صوبائی اسمبلی پنجاب
مباحثات

---

16 دسمبر 1974ء

(یکم ذوالحج 1394ھ)

جلد 13—شمارہ 1

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی

پنجاب

مندرجات

(سوموار—16 دسمبر 1974ء)

صفحہ

تلاوت قرآن پاک اور اس کا ترجمہ	1
چیئرمینوں کا پینل	2
نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	2
اراکین اسمبلی کی رخصت	21
مسئلہ استحقاق ۔	
نشان زدہ سوال نمبر 4519 کے غلط جواب کی فراہمی	29

قیمت : 1 روپیہ

صوبائی اسمبلی پنجاب

پہلی صوبائی اسمبلی پنجاب کا تیرھواں اجلاس

سوموار - 16 دسمبر 1974ء

(دوشنبہ - یکم ذوالحج 1394ھ)

اسمبلی کا اجلاس اسمبلی چیمبر لاہور میں ساڑھے آٹھ بجے صبح منعقد ہوا -
مسٹر سپیکر رفیق احمد شیخ کرسی صدارت پر متمکن ہوئے -

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ قاری اسمبلی نے پیش کیا -

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ ۭ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ
اَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ ۠ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗٓ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝
اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ
اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّعَلٰي رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ
الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ۭ لَهُمْ
دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝

(پ ۹ — س ۸ — رکوع ۱۵ — آیات ۱ تا ۴)

اے پیغمبر! لوگ تم سے مال غنیمت کے بارے میں دریافت کرتے ہیں تو کہہ دو کہ غنیمت تو اللہ اور اس کے رسول کا مال ہے۔
پس اللہ سے ڈرو اور آپس میں صلح رکھو۔ اور اگر ایمان رکھتے ہو تو اللہ اور اس کے رسول کے حکم پر چلو۔
حقیقت میں مومن تو وہ ہیں کہ جب اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل (ڈر سے) دہل جاتے ہیں اور جب انہیں اس کی
آیتیں سنائی جاتی ہیں تو ان کا ایمان اور بڑھ جاتا ہے اور وہ اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہیں۔
اور وہ جو نماز ادا کرتے ہیں جو مال و دولت ہم نے ان کو دی ہے اس میں سے اچھے کاموں پر خرچ کرتے ہیں۔ یہی سچے ایمان
والے ہیں اور ان کے لیے پروردگار کے ہاں (بڑے بڑے) درجے ہیں اور بخشش و عزت کی روزی ہے۔

(وما علینا الا البلاغ ! (۱۶–۱۲–۱۹۷۴)

چیئر مینوں کا پینل

سیکرٹری اسمبلی : قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1973 کے قاعدہ نمبر 14 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے اجلاس ہذا کے لئے مندرجہ ذیل اراکین پر مشتمل بحیثیت تقدیم صدر نشینوں کی جماعت تشکیل فرمائی ہے :-

(1) چوہدری علی محمد خادم

(2) بیگم سیدہ عابدہ حسین

(3) رانا کے ۔ اے محمود خاں ۔ اور

(4) سید تابش الوری

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

مسٹر سپیکر : اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے ۔

لیبر کورٹس میں دائر کردہ مقدمات کی تعداد

*5633 ۔ **مسٹر عبدالقیوم بٹ :** کیا وزیر محنت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) صوبہ پنجاب کی لیبر کورٹس میں ضلع وار مزدوروں نے کل کتنے مقدمات دائر کئے ۔ ان میں جونیئر لیبر کورٹس میں کتنے دائر کئے گئے ۔

(ب) مذکورہ مقدمات میں کتنوں کا انتظامیہ کے حق میں اور کتنوں کا مزدوروں کے حق میں فیصلہ ہوا ۔ علیحدہ علیحدہ بتایا جائے ۔

(ج) مذکورہ مقدمات کا فیصلہ کتنی کتنی مدت میں ہوا ۔ علیحدہ علیحدہ بتایا جائے اور مقدمات دائر کرنے والے مزدوروں کے اداروں کا نام بھی بتایا جائے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری محنت (کنور محمد یسین خان) : (الف) صوبہ پنجاب کی لیبر کورٹس میں سال 1973ء میں کل 9081 مقدمات دائر ہوئے۔ جن میں سے پنجاب لیبر کورٹس میں 1869 مقدمات دائر ہوئے اور 7212 مقدمات جونیئر کورٹس میں دائر ہوئے ضلع وار تفصیل لف ہذا ہے۔

(ب) 5012 مقدمات کا فیصلہ مزدوروں کے حق میں جب کہ 2904 کا فیصلہ انتظامیہ کے حق میں ہوا۔ ضلع وار تفصیل لف ہذا ہے۔

(ج) مطلوبہ *تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع وار تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

ضلع	پنجاب لیبر کورٹس		جونیئر لیبر کورٹس	
	دعوے دائر کئے گئے	فیصلہ ہوا	دعوے دائر کئے گئے	فیصلہ ہوا
لاہور	451	451	1352	1098
گوجرانوالہ	85	85	700	615
گجرات	6	6	109	109
شیخوپورہ	40	40	466	460
سیالکوٹ	60	60	331	303
لائلپور	658	531	1631	1562
ملتان	116	116	580	512
ساہیوال	7	7	140	128
مظفر گڑھ	12	12	229	200

*براہ مہربانی تفصیل اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ فرمائیں۔

ڈیرہ غازی خان	4	4	22	22
راولپنڈی	286	286	1195	1195
جہلم	11	11	31	31
سرگودہا	67	31	172	172
کیمبلپور	5	5	70	70
میانوالی	45	31	70	70
رحیم یار خان	5	5	64	63
بہاولپور	2	2	25	25
بہاولنگر	—	—	6	6
جھنگ	9	2	19	19
	1869	1685	7212	6660

فہرست مقدمات 1973ء

جو پنجاب لیبر کورٹس اور جونیئر لیبر کورٹس میں1973 میں دائر کئے گئے !

(1) جن مقدمات کا فیصلہ مزدوروں کے حق میں ہوا ۔
(2) جن مقدمات کا فیصلہ انتظامیہ کے حق میں ہوا ۔
(3) بقایا مقدمات جن کا فیصلہ 1973ء میں ہوا ۔

نمبر شمار	عدالتوں کے نام	کتنے دعوے دائر کئے گئے	کتنے مقدمات کا فیصلہ ہوا	لاہور	گوجرانوالہ	گجرات	شیخوپورہ	سیالکوٹ	لائلپور	ملتان	ساہیوال	مظفر گڑھ	ڈیرہ غازی خان	راولپنڈی	جہلم	سرگودھا	کیمبل پور	میانوالی	رحیم یار خان	بہاولپور	بہاول نگر	جھنگ	جن مقدمات کا فیصلہ مزدوروں کے حق میں ہوا	جن مقدمات کا فیصلہ انتظامیہ کے حق میں ہوا	وہ مقدمات جو دوسری عدالتوں میں منتقل ہوئے یا خارج ہو گئے	بقایا مقدمات جن کا فیصلہ 1974ء میں ہوا	میزان
	پنجاب لیبر کورٹ نمبر 1 لاہور	542	542	451	85	6	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	5	...	...	...	...	262	280	...	...	542
	[illegible]	617	617	...	...	...	40	60	58	116	7	12	4	286	11	6	5	26	5	2	...	...	402	215	...	[illegible]	617

	پنجاب لیبر کورٹ نمبر 2 لاہور																										
	پنجاب لیبر کورٹ نمبر 3 لائل پور	710	526	...	...	...	...	...	473	...	...	...	...	...	...	25	...	...	...	...	...	2	296	230	...	184	710
		1869	1685	451	85	6	40	60	531	116	7	12	4	286	11	31	5	31	5	2	...	2	960	725	...	184	1869
	جونیئر لیبر کورٹس راولپنڈی	1195	1195	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	1195	...	...	...	...	...	...	...	...	717	478	...	...	1195
	کیمبل پور	70	70	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	70	...	...	...	...	...	58	12	...	...	70
2	سیالکوٹ	331	303	...	...	...	...	303	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	238	65	...	28	331
3	فیروز والا	466	460	...	...	...	460	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	263	197	...	6	466
	ضلع شیخوپورہ																										
4	ملتان	580	512	...	...	...	...	...	...	512	...	200	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	344	168	...	68	580
	مظفر گڑھ	229	200	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	149	51	...	29	229
	ساہیوال	140	128	...	...	...	...	...	...	...	128	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	88	40	...	12	140
5	رحیم یار خان	64	63	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	63	...	...	...	50	13	...	1	64
	بہاول پور	25	25	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	25	...	...	23	2	...	...	25
	بہاولنگر	6	6	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	6	...	5	1	...	...	6
6	لائل پور نمبر 1	406	383	...	...	...	...	...	383	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	153	142	48	25	406
7	لائل پور نمبر 2	1225	1179	...	...	...	...	...	1179	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	693	283	222	46	1244
	جھنگ	19	19	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	19	...	...	...	...	...
8	گوجرانوالہ	700	615	...	615	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	465	150	...	85	700
9	گجرات	109	109	...	...	109	...	...	...	...	...	...	...	...	31	...	...	...	...	...	...	...	61	79	...	...	140
	جہلم	31	31	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...
10	لاہور نمبر 1	536	383	383	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	203	131	49	153	536
	لاہور نمبر 2	816	715	715	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	344	261	110	101	816
11	سرگودھا	172	172	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	172	...	...	...	...	...	...	100	72	...	...	172
	میانوالی	70	70	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	70	...	...	...	...	45	25	...	...	70
12	ڈیرہ غازی خان	22	22	...	...	...	...	...	...	...	...	...	13	...	...	...	...	...	...	...	...	...	13	9	...	...	22

میاں منظور احمد موہل : جناب والا ! سوال کے جزو (ج) میں مزدوروں کے اداروں کے ناموں کی تفصیل مانگی گئی تھی ۔ لیکن وزیر موصوف نے مطلوبہ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی ہے لیکن جناب مزدوروں کے اداروں کے نام ایوان کی میز پر نہیں رکھے گئے ہیں ۔

وزیر محنت : جناب والا ! تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے ۔ اگر اسے پڑھنے کی کوشش کی جائے تو اس پر دس دن لگیں گے ۔ یہ میرے خیال میں 1511 صفحات پر مشتمل ہے ۔

مسٹر سپیکر : آپ اگر کہیں گے تو وہ پڑھ دیں گے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : پڑھنی چاہئے ۔

Mr. Speaker : You may read them. He has to read it only at the most for 60 minutes of the question hour. The rest will be deemed to have been read.

ساری تفصیل پڑھنی ضروری نہیں ہے ۔

(اس مرحلہ پر وزیر محنت نے جواب کی تفصیل پڑھنی شروع کی)

مسٹر سپیکر : آپ تفصیل سے پڑھ رہے ہیں ۔ انہوں نے صرف یہ کہا ہے ۔ کہ کن کن نے دعوے دائر کئے ہیں ۔ صرف پہلا حصہ پڑھیں ۔

Don't give them all the things.

وزیر محنت : ٹھیک ہے ۔ (تفصیل دوبارہ پڑھنی شروع کی) حاجی صاحب آپ توجہ بھی کریں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : توجہ ہے جناب ۔

سید تابش الوری : اس طرح سے پڑھنے کی عادت پڑ جائے گی ۔

وزیر محنت : ٹھیک ہے ۔ (پھر پڑھنا شروع کیا ۔)

مسٹر منظور حسین جنجوعہ : پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں ۔ کہ بجائے اس کے کہ سارے نام پڑھے جائیں ۔ اس کو سمجھ لیا جائے کہ یہ تمام تفصیل پڑھ لی گئی ہے ۔

Mr. Speaker : What is placed on the table.

مسٹر منظور حسین جنجوعہ : جناب والا ! اور سوالات بھی ہیں ۔ جن میں بہت سے فاضل ممبران interested ہیں اور انہوں نے ان پر ضمنی سوالات کرنے ہیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا! یہ سات دن کی موشن دیں ۔ اور وہ قاعدہ بتائیں ۔ جس کے تحت وہ یہ reverse کر رہے ہیں ۔ کہ ایوان میں میں ایک نشان زدہ سوال پڑھا جاتا ہے ۔ اس کو ایوان کی میز پر رکھا جائے ۔

Mr. Speaker : Probably, the only thing is that he is making another use of the 60 minutes, the use that has been made by some of the members. These 60 minutes can be consumed. This is probably what he is demonstrating.

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! یہ اس صورت میں ہو سکتا ہے ۔ جب اس کی تفصیلات ہمیں بہم پہنچا دی جاتی ہیں ۔ پھر ایوان کی میز پر تفصیلات رکھ دی جاتی ہیں ۔ نشان زدہ سوال کی تمام تفصیلات تمام ممبران کو دی جائیں ۔

مسٹر سپیکر : حاجی صاحب وزیر متعلقہ نے تو اعتراض نہیں کیا ہے ۔ تجویز تو انہوں نے پیش کی ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : ٹھیک ہے ۔ پھر پڑھنے دیں ۔

مسٹر سپیکر : آپ تشریف رکھیں ۔

Whether I agree with him or not, or the House agrees with him or not.

انہوں نے ایک پوائنٹ آف آرڈر پیش کیا ہے ۔

مسٹر منظور حسین جنجوعہ : جناب والا ! جہاں تک تفصیل کا تعلق ہے یہ نہیں ہو سکتا ہے کہ پورا ایک گھنٹہ اسی پر صرف کر دیا جائے اور اس کو پڑھا جائے ۔ دیگر سوالات بھی ہیں ۔ اور بہت سے دوسرے ممبران ان سوالات میں دلچسپی رکھتے ہیں ۔ وہ ان پر سپلیمنٹری سوالات کرنا چاہتے ہیں ۔ لہذا میں درخواست کرتا ہوں کہ اس کو یہ سمجھا جائے کہ یہ تفصیل پڑھ لی گئی ہے ۔ اگر کسی کو اعتراض ہے ۔ تو وہ کاپی اس کے پاس موجود ہے ۔ وہ خود پڑھ سکتا ہے ۔

سید تابش الوری : جناب والا ! اس میں مدعی سست ۔ گواہ چست والا معاملہ ہے ۔

Mr. Abdul Hafeez Kardar : The proposal is being converted into a point of order.

مسٹر سپیکر : نہیں ۔ یہ ان کا استحقاق ہے ۔

He is exercising his authority as a Member. Any member has a right to stand up and tell him that.

مگر انہوں نے کہا ہے کہ اور بھی ضروری سوالات ہیں ۔ اس کو جلدی ختم کیا جائے ۔ اس میں مدعی سست گواہ چست والی بات نہیں ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : پوائنٹ آف آرڈر ۔ میں جناب کی توجہ قواعد انضباط کار کی طرف مبذول کراؤں گا ۔ اور جناب کی interpretation اس سلسلہ میں چاہوں گا ۔ کہ کیا یہ ضروری نہیں ہے ۔ کہ جس سوال کو آپ نشان زدہ سوال قرار دے دیں ۔ اس کی تفصیلات تمام ممبران کو پہنچ جائیں ۔ اور ان کو ایوان میں پڑھ کر سنایا جائے ۔ جہاں تک ان کی contention کا تعلق ہے وہ دوسری بات ہے ۔ پہلے میں اس کی interpretation چاہوں گا کہ کیا یہ ضروری نہیں ہے کہ نشان زدہ سوال کی تفصیلات تمام ممبران کو پہنچا دی جاویں اور وہ پڑھ کر سنائی جاویں ۔ اور اگر یہ ضروری ہے ۔ تو کیا جناب والا! ہمیں اس کی تفصیلات حاصل کرا دیں گے ۔ چونکہ آئین اور قانون کے تحت ہمارا حق ہے ۔ کہ ہم نشان زدہ سوال کی تمام تفصیلات اپنے پاس رکھیں ۔ اور وہ سوال شروع ہونے سے پہلے ہمارے پاس پہنچائی جائیں جو کہ نہیں پہنچائی گئیں ۔

مسٹر سپیکر : جہاں تک پہلی بات کا تعلق ہے کہ آپ کے پاس تحریری اطلاع پہنچ جانی چاہئے یہ کسی رولز میں نہیں ہے ۔ آپ رولز بتائیں کہ کہاں لکھا ہوا ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : precedent میں بتا رہا ہوں ۔

مسٹر سپیکر : وہ تو پریکٹس کی بات ہے ۔

It is not a matter of precedent.

اب آپ پریکٹس پر آ گئے ہیں ۔ پریکٹس تو یہ بھی ہوتی ہے کہ بہت دفعہ پورا جواب نہیں سنایا گیا ۔ اور یہ کہا گیا ہے

That it may be deemed to have been read.

حاجی محمد سیف اللہ خان : وہ تو کسی نے مانگا نہیں ۔ جب ایک حق کوئی مانگے ۔ جب بھی کوئی انفارمیشن مانگے ۔ تو وہ دینا پڑتی ہے جب ہم نہ مانگیں ۔ تو یہ ہو سکتا ہے ۔ کہ وہ اس وقت چھوڑ دیں ۔ اب ہم اپنا حق مانگ رہے ہیں ۔ اب میں آپ کی interpretation چاہتا ہوں کہ تمام تفصیلات ہمیں پہنچانا ضروری ہے یا نہیں ۔

مسٹر سپیکر : پہلا حصہ ضروری نہیں ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : اب جب سوال جناب کو کیا جا چکا ہے ۔ اس کی تفصیلات ہمیں نہیں پہنچائی جا رہی ہیں ۔ اسے اب آپ نے نشان زدہ سوال قرار دے دیا ہے اور اس کی تفصیلات نہ ہمیں پہنچائی گئی ہیں اور نہ ہی ہماری ڈیسک میں ہیں ۔

مسٹر سپیکر : آپ کے پاس نہیں ہیں ؟

حاجی محمد سیف اللہ خان : نہیں ۔ کسی کے پاس نہیں ہیں ۔

وزیر محنت : جناب والا ! اس ضمن میں میں کچھ عرض کرنی چاہتا ہوں ۔ یہ فاضل ممبر کا حق ہے کہ میں اس کا جواب دوں اور میں اس کے لئے تیار ہوں اور وہ میں پہلے جواب دے رہا تھا ۔ یہ فاضل ممبر کا حق نہیں ہے کہ میں اس کو چھپوا کر ضرور ان کے پاس اس کی کاپی پہنچاؤں ۔ دوسری بات یہ ہے کہ میں نے سرکاری خزانہ کا تحفظ کیا ہے ۔ اس کے چھپوانے پر 15—20 ہزار روپیہ خرچ آتا تھا ۔ میں نے مناسب سمجھا کہ میں اسے ہاؤس میں پڑھ دوں تاکہ قومی دولت کا ضیاع نہ ہو ۔

Mr. Speaker : You please read it. If it is not available with the Members, how can it be like that.

(اس مرحلہ پر وزیر محنت نے تفصیل پڑھنی شروع کی)

وزیر محنت : جناب والا ! اس کے پڑھنے سے ایک اور فائدہ ہوگا کہ اگر کوئی صاحب اپنے لڑکے کا نام رکھنا چاہیں تو رکھ سکتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر : اس لئے آپ نے اسے سرکولیٹ نہیں کیا ۔

(وزیر محنت نے پھر تفصیل پڑھنی شروع کر دی)

ڈاکٹر غلام ہلال شاہ : پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ! یا تو ایسا انتظام کیا جائے کہ تمام نام آج ہی پڑھ کر سنائے جائیں ۔ اگر تمام نام ہم نہیں پڑھ سکتے تو اس کے لئے بہتر یہی ہوگا کہ جتنے نام پڑھ کر سنا دئے گئے ہیں انہیں پر اکتفا کر لیا جائے اور دوسرے جو سوالات ہیں ان پر بحث کی جائے ۔

وزیر محنت : جناب والا ! میں نے اس کی پانچ کاپیاں ایوان کی میز پر رکھوا دی ہیں اگر کوئی فاضل ممبر دیکھنا چاہے گا تو وہ دیکھ سکے گا ۔

مسٹر منظور حسین جنجوعہ : جناب والا ! اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر : فائدے کی بات نہیں ہے ۔

مسٹر منظور حسین جنجوعہ : جناب والا ! یہ خواہ مخواہ وقت کے ضیاع کا سبب بن رہا ہے ۔

(قطع کلامیاں)

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! ایک قاعدے کے مطابق کارروائی ہو رہی ہے اس کو اگر وقت کا ضیاع کہا جائے جسے قاعدے کے مطابق قرار دیا جا چکا ہے تو یہ اچھا نہیں ہے ۔

ڈاکٹر غلام ہلال شاہ : جناب والا ! اس کے لئے وقت نکالا جائے تاکہ تمام نام پڑھ کر سنائے جائیں ۔ اگر یہ چند ایک نام پڑھ کر باقی ساری کارروائی پڑی رہے گی تو پھر اس کا کیا فائدہ ہوگا ؟

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! سوالات کے لئے ایک گھنٹہ ہے ۔

ڈاکٹر غلام ہلال شاہ : جناب والا ! ایک گھنٹہ میں تو ہم تفصیلات کا ساتواں حصہ بھی ختم نہیں کر سکتے ۔

(قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر : باقی جو نام ہیں وہ جب کارروائی چھپے گی تو اس میں آ جائیں گے ۔

وزیر محنت : جناب والا ! پانچ دس منٹ میں تمام سوالات کے جوابات پڑھے جائیں گے ۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر : معلوم ہوتا ہے سردار صاحب کی اگلے سوال کا جواب دینے کی نیت نہیں ہے ۔ اس لئے وہ insist کر رہے ہیں ۔

وزیر محنت : جناب والا ! ویسے اگر حاجی محمد سیف اللہ خان چاہیں تو میں انہیں اپنی کاپی دے دوں گا ۔

مسٹر سپیکر : ان کا حق ہے کہ وہ یہ کہیں کہ آپ پڑھ کر تفصیل سنائیں ۔

وزیر محنت : جناب والا ! ان کا حق ہے ۔ میں ان کا حق تسلیم کرتا ہوں ۔ اگر وہ مناسب سمجھتے ہیں تو میں انہیں تمام کاپیاں بھی دے سکوں گا ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! وہ یہ سارے نام پڑھ دیں ۔

(وزیر محنت نے پھر نام پڑھنے شروع کر دئے)

مسٹر سپیکر : اگر آپ صفحے چھوڑ کر پڑھیں تو کیا کوئی ان کو پتا لگ جائے گا کہ آپ صفحے چھوڑ کر پڑھ رہے ہیں ؟

(قہقہہ)

وزیر محنت : جناب والا ! میں نے صفحے نہیں چھوڑے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! اگر یہ کاپی نہیں دیں گے تو ہم ڈیبیٹ میں دیکھیں گے ۔

(وزیر محنت صاحب نے پھر پڑھنا شروع کیا)

(اسی مرحلہ پر مسٹر ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے) ۔

ڈاکٹر غلام ہلال شاہ : پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا ! میری یہ رائے ہے کہ ایوان سے یہ رائے طلب کی جائے کہ وہ دوسرے سوالات کے جوابات سننا چاہتے ہیں یا اسی کا جواب دیا جائے ؟

وزیر محنت : اس پر ضروری نہیں ہے کہ ایوان کی رائے طلب کی جائے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! یہ موشن پہلے آ چکی ہے اور جناب سپیکر نے اس پر رولنگ دے دی ہے کہ چونکہ انھوں نے یہ معلومات ممبران کو نہیں پہنچائیں اس لئے اس کا پڑھنا ایوان میں ضروری ہے ۔

Mr. Deputy Speaker : Disallowed.

ڈاکٹر غلام ہلال شاہ : جناب والا ! جنھوں نے سوالات کئے ہیں وہ تو موجود ہی نہیں ہیں ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اس پر سپیکر صاحب رولنگ دے چکے ہیں ۔

I can't up-set it.

(اس مرحلہ پر پھر وزیر محنت نے نام پڑھنا شروع کئے)

Mr. Manzur Hussain Janjua : Point of order. The House is not in quorum.

Mr. Deputy Speaker : Take a count please.

Minister for Labour : The member did not rise at all. He only told me about the quorum.

Mr. Deputy Speaker - There was one point of order and I asked the Secretary Assembly to count the quorum.

Minister for Labour : But he did not raise it.

Minister for Communications : He has withdrawn it.

Mr. Deputy Speaker : When I have taken notice that means that the point of order has been raised.

The House is not in quorum. Please ring the bells......The bills were rung ..The House is in quorum, Yes, Sardar Sarghir Ahmad.

Mr. Abdul Hafeez Kadar : On a point of order, Mr. Deputy Speaker.

Mr. Deputy Speaker : Well, I am Speaker here.

Mr. Abdul Hafeez Kadar : Now Mr. Speaker, I stand corrected. I think there is need for a fair ruling on this that instead of occupying the time of the House in just reading names and details like this, the time would be saved by evolving some method. I am sure that it is the concensus of the House that we must try to save the time. In certain cases the ruling is that the statement is placed on the table of the House and some times it is read. And I think you may consider evolving a method by which the valuable time of the House may be saved.

Mr. Deputy Speaker : This has already been decided by the Speaker. I cannot reopen this again.

Mr. Abdul Hafeez Kardar : My point of order is this whether you would reconsider what the Speaker has held or you would uphold that.

Mr. Deputy Speaker : I will uphold what the Speaker has said here.

(اس مرحلہ پر وزیر محنت نے پھر نام پڑھنے شروع کئے)

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اگلا سوال ۔

محکمہ محنت میں ایڈ ہاک بنیاد پر بھرتی ہونے والے افسران کی تعداد

***6310 ۔ چوہدری شبیر حسین چیمہ :** کیا وزیر محنت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) 73 ۔ 1972ء میں محکمہ محنت میں عبوری (ایڈہاک) مدت کے لئے نئے بھرتی ہونے والے اور ترقی پانے والے افسران کی الگ الگ تعداد کیا ہے نیز اس محکمہ میں درجہ اول اور درجہ دوم افسران کی تعداد علیحدہ علیحدہ کتنی ہے ۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ محنت کے درجہ دوم افسران کی آسامیوں کو مستقل کر دیا گیا ہے ۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس محکمہ کے درجہ اول جونیئر افسران کو ابھی تک مستقل نہیں کیا گیا ۔ اگر ایسا ہے تو اس کی کیا وجہ ہے ؟

پارلیمانی سیکرٹری محنت (کنور محمد یامین خان) ۔ (الف) سال 1972-73ء میں محکمہ محنت میں عبوری (ایڈ ھاک) مدت کے لئے نئے بھرتی ہونے والے اور ترقی پانے والے درجہ اول افسران کی تعداد علی الترتیب تیرہ (13) اور اکیس (21) ہے ۔ جب کہ درجہ دوم افسران کی تعداد علی الترتیب تیس (30) اور چوبیس (24) ہے ۔

(ب) جی ہاں ۔ متذکرہ بالا درجہ دوم افسران کی آسامیوں کو مستقل کر دیا گیا ہے ۔

(ج) یہ اس حد تک درست ہے کہ اس محکمہ کے عبوری (ایڈ ھاک) مدت کے لئے نئے بھرتی ہونے والے اور ترقی پانے والے درجہ اول جونیئر افسران کو ابھی تک مستقل نہیں کیا گیا ۔ ان افسران کو بھی مستقل کئے جانے کے بارے میں معاملہ سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن حکومت پنجاب کے زیر غور ہے ۔

محنت کشوں کی سہولت کے لئے ہسپتالوں اور پولی کلینک کی تعمیر

6414* ۔ ملک شاہ محمد محسن : کیا وزیر محنت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا یہ امر واقعہ ہے کہ کچھ عرصہ قبل حکومت نے محنت کشوں کی سہولت کے لئے پنجاب ایمپلائز سوشل سیکورٹی انسٹیٹیوشن کو ہدایت کی تھی کہ لاہور ۔ ملتان ۔ راولپنڈی ۔ لائلپور ۔ گوجرانوالہ اور گجرات میں ہسپتال اور پولی کلینک تعمیر کئے جائیں ۔ اگر ایسا ہے تو اس ہدایت پر صوبہ کے کس شہر میں عمل درآمد ہو رہا ہے ۔ اگر اس پر عمل نہیں ہو رہا تو کیوں ؟

پارلیمانی سیکرٹری محنت (کنور محمد یامین خان) : یہ درست نہیں ہے کہ حکومت نے پنجاب سوشل سیکورٹی انسٹی ٹیوشن کو ہسپتال کی تعمیر کرنے کی ہدایت کی ہو ۔ البتہ خود اس ادارہ نے اپنے وسائل سے بڑے بڑے شہروں میں

ہسپتال قائم کرنے کی تجویز مرتب کی ہے ۔ سال 75 ۔ 1974ء کے بجٹ میں جن مقامات پر ہسپتال بنانے کا منصوبہ تیار کیا گیا ہے اس کی تفصیل یہ ہے :—

نمبر شمار	مقام	رقم مخصوص شدہ
1 ۔	لاہور	ہسپتال کی تعمیر کے لئے ابتدائی طور پر 8 لاکھ (آٹھ لاکھ) روپیہ مخصوص کیا گیا ہے ۔
2 ۔	مریدکے	ایک بڑی ڈسپنسری کی تعمیر کے لئے 3 لاکھ (تین لاکھ) روپیہ مخصوص کئے گئے ہیں ۔
3 ۔	ملتان	یہاں ایک ہسپتال کی تعمیر کے لئے 4 لاکھ (چار لاکھ) روپیہ مخصوص کیا گیا ہے ۔
4 ۔	گوجرانوالہ	زمین کے حصول اور ہسپتال کی ابتدائی تعمیر کے لئے 5 لاکھ (پانچ لاکھ) روپیہ مخصوص کیا گیا ہے ۔
5 ۔		راولپنڈی اور لائلپور میں ہسپتال کی زمین وغیرہ حاصل کرنے کے لئے ایک ایک لاکھ روپیہ کی رقم بجٹ میں رکھی گئی ۔

تین جگہ یعنی لاہور ۔ ملتان اور اسلام آباد میں زمین کا قبضہ حاصل کر لیا گیا ہے ۔ ملتان میں ہسپتال کی تعمیر کا سنگ بنیاد عنقریب رکھا جا رہا ہے ۔ لاہور اور اسلام آباد کے ہسپتالوں کے ڈیزائن وغیرہ زیر تجویز ہیں ۔ گوجرانوالہ میں زمین خریدنے کے سلسلہ میں کوشش کی جا رہی ہے ۔ لائل پور میں بورڈ آف ریونیو کے ساتھ 6 ایکڑ زمین حاصل کرنے کے لئے رابطہ قائم ہے ۔

میاں منظور احمد موہل: جناب والا ! 75-1974ء کے منصوبے کے بارے میں بتایا گیا ہے ۔ لیکن سوال کرنے والے نے کہا ہے کہ کچھ عرصہ قبل ۔ کیا وزیر موصوف بیان فرمائیں گے کہ 74-1973ء میں بھی صوبائی حکومت نے کوئی منصوبہ پاس کیا تھا ؟

وزیر صحت : جناب والا ! اس سے پیشتر ایسا کوئی منصوبہ پاس نہیں ہوا تھا ۔ 75-1974ء کے بجٹ میں ان ہسپتالوں کے لئے رقم رکھی گئی ہے ۔

اگر میرے فاضل دوست چاہیں تو میں ان کی بھی تفصیل انہیں بتا سکتا ہوں ۔

سید تابش الوری : جناب والا ! کیا وزیر موصوف بتائیں گے کہ ان ہسپتالوں کی تعمیر پر مجموعی طور پر کتنی رقم صرف ہوگی اور اس کے لئے اس سال کتنی رقم مخصوص کی گئی ہے ؟

وزیر محنت : جناب والا ، لاہور کے ہسپتال کے لئے جو کہ سو بستروں کا ہوگا ، 64 لاکھ روپے کا تخمینہ ہے اور ابتدائی اخراجات اور زمین وغیرہ کے لئے آٹھ لاکھ روپے سال رواں کے بجٹ میں مخصوص کیے گئے ہیں ۔ ملتان کے ہسپتال کے لئے جو 50 بستروں کا ہو گا ، بتیس لاکھ روپے کے اخراجات کا تخمینہ ہے اور اس کے لئے سال رواں کے بجٹ میں چار لاکھ روپے ابتدائی کام شروع کرنے کے لیے رکھے گئے ہیں ۔ گوجرانوالہ میں پچاس بستروں کا ہسپتال ہوگا اور بتیس لاکھ روپے کی لاگت سے تعمیر ہوگا ۔ اس کے لئے بھی زمین وغیرہ کے حصول کے لئے پانچ لاکھ روپے بجٹ میں رکھے گئے ہیں ۔ لائل پور کا ہسپتال سو بستروں کا ہوگا اور اس کا تخمینہ لاگت 64 لاکھ روپے ہے ۔ راولپنڈی کا ہسپتال پچاس بستروں کا ہو گا اور اس کا تخمینہ لاگت بتیس لاکھ روپے ہے اور ان دونوں ہسپتالوں کے لئے ایک ایک لاکھ روپے اس بجٹ میں رکھے گئے ہیں ۔

جناب والا ! جہاں تک موجودہ بجٹ میں رقم مختص کرنے کا تعلق ہے ، اگر کسی ہسپتال کو اس سال مزید رقم کی ضرورت ہوئی تو اس ادارے کے پاس رقم موجود ہے ۔ رقم کی کوئی قلت نہیں ۔ ہسپتال کی تعمیر کا کام اس تیزی سے جاری رکھا جائے گا ۔

سید تابش الوری : کیا وزیر موصوف بتائیں گے کہ ان ہسپتالوں کو کتنے عرصے میں مکمل کر لیا جائے گا ؟

وزیر محنت : جناب والا ! میں صحیح طور پر تو نہیں بتا سکتا کہ فلاں تاریخ تک ان ہسپتالوں کی تعمیر مکمل ہو جائے گی ۔ میری خواہش اور کوشش ہے کہ اس کام کو جس قدر جلدی ممکن ہو ، مکمل کر لیا جائے کیونکہ کسی منصوبہ کے لئے سب سے بڑی دقت رقم کی فراہمی کی ہوتی ہے ۔ میں فاضل ممبر کو یقین دلاتا ہوں کہ ان منصوبہجات کے لئے رقم کی کوئی قلت نہیں ۔ اس لئے مجھے توقع ہے کہ یہ منصوبے جلد پایہ تکمیل کو پہنچ جائیں گے ۔

صنعتکاروں کا چالان

*6728 **ملک محمد اعظم** - کیا وزیر محنت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ صوبہ میں یکم جنوری 1974ء تا یکم اکتوبر 1974ء ایسے کتنے صنعتکاروں کا چالان کیا گیا جنہوں نے مزدوروں کو قانون کے مطابق سہولتیں نہ دیں ؟

پارلیمانی سیکرٹری محنت (کنور محمد یاسین خان) : 1140 صنعتکاروں کا چالان کیا گیا ۔

دفتر روزگار سرگودھا کی کارکردگی

*6728 (الف) **ملک محمد اعظم** : کیا وزیر محنت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ دفتر روزگار سرگودھا نے یکم جنوری 1973ء تا 30 ستمبر 1974ء کتنے افراد کو روزگار مہیا کروایا ؟

پارلیمانی سیکرٹری محنت (کنور محمد یاسین خان) : دفتر روز گار سرگودھا نے یکم جنوری 1973ء سے 30 ستمبر 1974 تک 2432 (دو ہزار چار سو بتیس) اشخاص کی حصول روزگار میں مدد کی ۔

میاں منظور احمد موہل : جناب والا ! سوال میں یہ ہے کہ کتنے افراد کو روزگار مہیا کروایا اور یہاں جواب میں ہے کہ حصول روزگار میں مدد کی ۔ مہیا کرنے اور مدد کرنے میں فرق ہے ۔ اس کی وضاحت کی جائے ؟

وزیر محنت : جناب والا ! فاضل ممبر تصحیح فرما لیں ۔ دفتر روزگار نے ان افراد کو روزگار مہیا کرایا ۔ کیونکہ کسی سرکاری محکمے میں کوئی شخص ملازم نہیں ہو سکتا ، جب تک محکمہ اس کو رجسٹر نہ کرے اور روزگار نہ دلائے ۔ یہ الفاظ کا ہیر پھیر رہے ، فرق کوئی نہیں ۔ دفتر روز گار نے سب کو روزگار دلایا ۔

ملک محمد اکرم اعوان : کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ دفتر روزگار کا روزگار مہیا کرنے کا کیا طریقہ ہے اور وہ کس طرح عوام کی مدد کرتا ہے ؟

وزیر محنت : جناب والا ! دفتر روزگار میں بے روزگار لوگوں کے نام درج کر لیے جاتے ہیں ۔ جن محکمہ جات یا اداروں میں کوئی آسامی خالی ہوتی ہے ، ان اداروں پر قانون کے تحت یہ لازم ہے کہ دفتر روزگار کو اطلاع دیں کہ

ہمارے پاس اتنی اسامیاں خالی ہیں ۔ دفتر روزگار ایسے اشخاص کی درخواستیں جو اس اسامی کے لئے موزوں ہوتے ہیں ، متعلقہ محکمے کو پہنچا دیتا ہے ۔ اگر متعلقہ محکمے کے لئے وہ آدمی قابل قبول ہو تو اسے ملازمت مل جاتی ہے ۔ اس طرح دفتر روزگار بےروزگار لوگوں کو روزگار مہیا کرتا ہے ۔

(اس مرحلہ پر مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

کرنل محمد اسلم خان نیازی : کیا وزیر موصوف مہربانی فرمائیں گے کہ دفتر روزگار کا کوئی چھوٹا موٹا افسر سب ڈویژن یا تحصیل ہیڈ کوارٹر پر متعین ہو تاکہ دور دراز کی تحصیلوں اور سب ڈویژن کو فائدہ پہنچ سکے ۔ مثلاً عیسیٰ خیل تحصیل اپنے ضلع کے ہیڈ کوارٹر سے ساٹھ میل دور ہے ۔ بلکہ جناب والا ! میں آپ کی اطلاع کے لئے عرض کروں ۔۔۔۔

مسٹر سپیکر : آپ اپنی بات کو سوال تک ہی محدود رکھیں ، اسے جواب تک نہ لے آئیں ۔

کرنل محمد اسلم خان نیازی : جناب والا ! تکلیف یہ ہے کہ ہمیں سرگودھا جانا پڑتا ہے ۔ کیا تحصیل ہیڈ کوارٹر پر بھی اس قسم کے انتظام کی مہربانی فرمائیں گے تاکہ غریب لوگوں کے لئے آسانی ہو ۔

وزیر محنت : جناب والا ! پہلے تو صورت حال یہ تھی کہ تمام اضلاع میں بھی دفاتر روزگار نہ تھے ۔ لیکن موجودہ حکومت نے ان دفاتر کو اضلاع تک وسعت دینے کی کوشش کی ہے ۔ سردست یہ ممکن نہیں کہ سب ڈویژن تک ان دفتروں کو بنا دیا جائے لیکن جوں جوں وقت آئے گا مناسب وقت پر اس تجویز پر غور کیا جا سکے گا ۔

صوبہ میں برطرف مزدوروں کی تعداد

6843* ۔ چوہدری علی بہادر خان : کیا وزیر محنت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) صوبہ میں سال 72 ۔ 1971ء — 73 ۔ 1972ء — 74 ۔ 1973ء اور 75 ۔ 1974ء میں اب تک کل کتنے مزدور مل مالکان نے برطرف کئے ۔

(ب) مذکورہ عرصہ کے دوران ایسے کتنے مقدمات لیبر کورٹس میں

دائر ہوئے اور ان میں کتنے منظور بحال ہوئے اور کتنوں کے کیس خارج ہوئے۔

(ج) مذکورہ عدالتوں میں سے ایسے کتنے مقدمات اس وقت زیر سماعت ہیں اور یہ کتنے عرصہ سے زیر سماعت ہیں ؟

پارلیمانی سیکرٹری قانون (کنور محمد دالسین خان) : مطلوبہ معلومات اکٹھی کی جا رہی ہیں ۔ موصول ہونے پر ایوان میں پیش کر دی جائیں گی ۔

مسٹر سپیکر : اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے ۔

بریگیڈیر صاحب داد خان وزیر صحت ، پنجاب و چیئرمین پاپولیشن پلاننگ بورڈ نے آج ساڑھے بارہ بجے دوپہر اراکین اسمبلی کو فلیٹیز ہوٹل لاہور میں پنجاب پاپولیشن پلاننگ بورڈ کی تیار کردہ فلمیں دکھانے اور دوپہر کے کھانے پر مدعو کیا ہے ۔ کارڈ بھی فاضل اراکین میں تقسیم کر دئے گئے ہیں ۔ بریگیڈیر صاحب کی طرف سے استدعا ہے کہ کھانے پر اور فلمیں دیکھنے کے لئے تمام ممبران تشریف لے آئیں ۔

اراکین اسمبلی کی رخصت

حافظ علی اسد اللہ

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست حافظ علی اسد اللہ صاحب ممبر صوبائی اسمبلی پنجاب کی طرف موصول ہوئی ہے :

گذارش ہے کہ میں مورخہ 29 اکتوبر 1974ء کو اپنے حلقے میں مصروفیت کی بنا پر اجلاس میں شرکت نہ کر سکا ۔ رخصت منظور فرمائی جائے ۔

مسٹر سپیکر : اب سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

ملک خان محمد کھوکر

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست ملک خان محمد کھوکھر صاحب ممبر صوبائی اسمبلی پنجاب کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

میں مورخہ 5 نومبر 1974ء اور 9 نومبر 1974ء کو بوجہ ضروری کام میٹنگ استحقاق کمیٹی میں شمولیت نہ کر سکا۔ رخصت عنایت فرمائی جائے۔

مسٹر سپیکر : اب سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر احمد بخش تھیم

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست مسٹر احمد بخش تھیم صاحب ممبر صوبائی اسمبلی پنجاب کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

گذارش ہے کہ میں بوجہ علالت مندرجہ ذیل میٹنگ میں حاضر نہیں ہو سکا۔ رخصت عطا فرمائی جائے۔

9.11.74 ، 16.11.74 ، 23.11.74 ، 30.11.74 اور 7.12.74 ۔

مسٹر سپیکر : اب سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

کرنل محمد اسلم خان نیازی

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست کرنل محمد اسلم خان نیازی صاحب ممبر صوبائی اسمبلی پنجاب کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

I am proceeding to Hajj to-day afternoon flight 4.00 p.m. and will have to stay there till approximately 6th January, 1975. I request for leave for this. Thanks.

مسٹر سپیکر : اب سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر تاج محمد خان

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست مسٹر تاج محمد خان صاحب ممبر صوبائی اسمبلی پنجاب کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

گذارش ہے کہ میں بوجہ بیماری مورخہ 25 نومبر 1974ء اور 5 دسمبر 1974ء ٹرانسپورٹ میٹنگ میں شمولیت نہ کر سکا۔ براہ مہربانی ان ایام کی رخصت منظور فرمائی جائے ۔

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

میاں منظور احمد موہل

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ درخواست میاں منظور احمد موہل صاحب ممبر صوبائی اسمبلی پنجاب کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

گذارش ہے کہ بندہ گذشتہ اجلاس میں 28 اکتوبر 1974ء تا 30 اکتوبر 1974ء بوجہ علالت حاضر اجلاس نہ ہو سکا ۔ لہذا ہر سہ یوم کی رخصت عطا فرمائی جائے ۔

مسٹر سپیکر : اب سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

راؤ محمد افضل خان

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست راؤ محمد افضل خان صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

میں بوجہ بیماری مورخہ 1-10-1974 تا 22-10-1974 اسمبلی میں حاضر نہ ہو سکا ۔ لہذا ان ایام کی رخصت منظور فرمائی جائے ۔

مسٹر سپیکر : اب سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مخدوم زادہ سید ارشاد حسین شاہ

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست مخدوم زادہ سید ارشاد حسین شاہ صاحب ممبر صوبائی اسمبلی پنجاب کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

گزارش ہے کہ راقم بوجہ تکلیف جسمانی سفر کے قابل نہیں ہے ۔ براہ مہربانی رخصت 21 اکتوبر 1974ء تا یکم نومبر 1974ء عنایت فرمائی جائے ۔

مسٹر سپیکر : اب سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

راجہ محمد افضل خان

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست راجہ محمد افضل خان صاحب ممبر صوبائی اسمبلی پنجاب کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

As I am going out of the station for some important engagement. I will be obliged if leave for 31st October 1974 to 1st November 1974 is granted by the House.

مسٹر سپیکر : اب سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر نذر حسین منصور

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست مسٹر نذر حسین منصور صاحب ممبر صوبائی اسمبلی پنجاب کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

Sir, I beg to submit that leave for 24th October 1974 may kindly be granted as I was not well on that day.

مسٹر سپیکر : اب سوال یہ ہے۔

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

چوہدری منظور احمد

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست چوہدری منظور احمد صاحب ممبر صوبائی اسمبلی پنجاب کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

گزارش ہے کہ میں مورخہ 13 اور 14 نومبر 1974 کی میٹنگ میں بوجہ بیماری حاضر نہ ہو سکا۔ براہ مہربانی میری دو یوم کی رخصت عطا فرمائی جاوے۔

مسٹر سپیکر : اب سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

خان محمد شفیق خان

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست خان محمد شفیق خان صاحب ممبر صوبائی اسمبلی پنجاب کی طرف سے موصول ہوئی :-

گذارش ہے مورخہ 16 نومبر 1974ء کو میں بیماری کی وجہ سے کمیٹی کی میٹنگ میں شامل نہ ہو سکا۔ لہذا رخصت منظور فرمائی جاوے۔

مسٹر سپیکر : اب سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

میاں محمد رفیع

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست میاں محمد رفیع صاحب ممبر صوبائی اسمبلی پنجاب کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

میں مورخہ 9 دسمبر 1974ء کو سٹینڈنگ کمیٹی ہوم کی میٹنگ میں حاضر نہیں ہو سکا۔ مجھے اس دن کی رخصت عطا فرمائی جائے۔

مسٹر سپیکر : اب سوال یہ ہے۔

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

ایچ - ایس - اسلام الدین

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست ایچ اسلام الدین صاحب ممبر صوبائی اسمبلی پنجاب کی طرف سے موصول ہوئی ہے ۔

عرض ہے کہ میں فریضہ حج کی ادائیگی کے لئے جا رہا ہوں ۔ براہ کرم مجھے حج سیزن کی رخصت عنایت فرمائی جائے ۔

میں پاکستان کی سلامتی ۔ بقا اور ترقی کے لئے اور آپ تمام معزز اراکین اسمبلی کے لئے دعا کروں گا ۔

مسٹر سپیکر : اب سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

قاضی محمد اسماعیل جاوید

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست قاضی محمد اسمعیل جاوید صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

گزارش ہے کہ میں حج بیت اللہ کے لئے جا رہا ہوں ۔ اس دوران ہونے والی اسمبلی اور استحقاق کمیٹی کی میٹنگوں میں شریک نہیں ہو سکتا ۔ گزارش ہے کہ میری غیر حاضری حج سیزن کی رخصت میں شمار کی جائے ۔ شکریہ

مسٹر سپیکر : اب سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

خانزادہ تاج محمد

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست خانزادہ تاج محمد صاحب ممبر صوبائی اسمبلی پنجاب کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

As I am proceeding for Haj on 12th December, 1974 and request you kindly to grant me leave for the period I am away from the country.

مسٹر سپیکر : اب سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

ملک خالق داد خان بندیال

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست ملک خالق داد خان بندیال صاحب ممبر صوبائی اسمبلی پنجاب کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

As I am proceeding for the performance of Haj, it is requested that I may be granted leave of absence from the session of the Punjab Assembly during December, 1974, which is scheduled to commence with effect from 16th December 1974.

مسٹر سپیکر : اب سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

حاجی احمد علی بیٹو

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست حاجی احمد علی بیٹو صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

گذارش ہے کہ بندہ مورخہ 5 نومبر 1974 کو

فریضہ حج کے لئے روانہ ہو رہا ہے اور واپسی
حج تک چھٹی عنایت فرما کر مشکور فرمائیں ۔

مسٹر سپیکر : اب سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسئلہ استحقاق

مسٹر سپیکر : حاجی محمد سیف اللہ صاحب میرے سامنے آپ کی تحریک استحقاق نمبر 74 ہے ۔ یہ مسئلہ تو اپریل 1974 میں پیش ہوا تھا اور تحریک استحقاق کے لئے بھی ایک شرط ہے کہ وہ recent occurrance ہونی چاہئے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! یہ ایک documentary question تھا جس کے بارے میں اب مجھے documents ملے ہیں ۔ انہوں نے کہا تھا کہ یہ تسلیم شدہ ادارہ نہیں ہے حالانکہ وہ تسلیم شدہ ادارہ تھا اور اس کے لئے احکام بھی جاری ہو چکے تھے ۔ مگر جواب بالکل اس کے الٹ دیا گیا ۔ کیونکہ مجھے اب اس کے متعلق documents ملے ہیں اس لئے میں نے اب یہ تحریک استحقاق دی ہے ۔ یہ درست ہے کہ یہ سوال 1974 میں پیش ہوا تھا ۔

مسٹر سپیکر : ٹھیک ہے ۔ آپ اسے ایوان میں پڑھ دیں ۔

نشان زدہ سوال نمبر 4519 کے غلط جواب کی فراہمی

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے خاص اہمیت کے حامل مسئلہ جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے پر بحث کرنے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرنے کی اجازت طلب کرتا ہوں ۔ مسئلہ یہ ہے کہ میرے سوال نمبر 4519 کے جزو (الف) اور (ب) کا جواب غلط دیا گیا ہے ۔ جس کے متعلق متعلقہ ادارہ سے معلومات حاصل کرنے کے بعد یہ علم ہوا ہے کہ یہ جوابات غلط ہیں ۔ اس سے میرے اور اس ایوان کے استحقاق کی پامالی ہوئی ہے ۔

Mr. Speaker : The matter is referred to the Committee on Privileges.

Therefore the report to come چونکہ کمیٹی کے پاس بہت کام ہے ۔ within a month.

Now, there is drivilege motion by Ch. Mohammad Hanif. The mover is not present therefore the motion suffers from the default. Raja Mohammad Afzal Khan No. 76.

راجہ محمد افضل خان ۔ ایم پی اے کو ڈیرہ دین پناہ کے مقام پر پولیس کی طرف سے بغیر وارنٹ دکھائے 30 گھنٹے تک حراست میں رکھنا

راجہ محمد افضل خان : جناب والا ! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ پر بحث کے لئے تحریک استحقاق پیش کرنے کی اجازت طلب کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے ۔ معاملہ یہ ہے کہ یکم دسمبر کو میں جناب ایئرمارشل اصغر خان کے ہمراہ ڈیرہ غازیخان جا رہا تھا کہ راستہ میں ڈیرہ دین پناہ کے مقام پر پولیس کی بھاری جمعیت بمعہ اے سی لیہ نے ہمیں آگے جانے سے روک دیا اور بغیر کسی وارنٹ کے حراست میں لے لیا ۔ میں نے انہیں بتایا کہ میں پنجاب اسمبلی کا رکن ہوں اور مجھے اپنی حراست کی وجہ جاننے کا حق حاصل ہے ۔ لیکن پولیس افسر نے جواب دیا کہ ان کو اوپر سے حکم ملا ہے اور وارنٹ وغیرہ بعد میں دکھا دیں گے ۔ مجھے کھانے اور سونے کی سہولتیں دئیے بغیر پولیس نے 30 گھنٹے حراست میں رکھا اور مختلف جگہ گھمانے کے بعد راولپنڈی ترنول کے مقام پر چھوڑ دیا ۔ قواعد اسمبلی کے مطابق میری حراست کی اطلاع فوری طور پر سپیکر کو دی جانی تھی جسے بعد ازاں اراکین اسمبلی کے پاس بھجوایا جاتا لیکن ایسا نہیں کیا گیا ۔ جس سے میری اور اس ایوان کے اجتماعی استحقاق کی پامالی ہوئی ہے ۔ جس پر فوری غور کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔

وزیر قانون : جناب والا ! میں اس فاضل ایوان میں واضح طور پر اس بات کی تردید کرنی چاہتا ہوں کہ اصغر خان صاحب یا فاضل رکن اسمبلی کو حراست میں لیا گیا ہے ۔ نہ انہیں گرفتار کیا گیا نہ حراست میں لیا گیا ہے اور نہ ہی اس قسم کی کوئی کارروائی ہوئی ہے جس سے فاضل رکن کا استحقاق مجروح ہوا ہو ۔

راجہ محمد افضل خان : جناب والا ! اس سلسلے میں میں شارٹ سٹیٹمنٹ بھی دینا چاہتا ہوں ۔ کہ جہاں تک وزیر صاحب کے جواب کا تعلق ہے وہ میرے خیال میں سنی سنائی بات کر رہے ہیں اور میں وہاں عملاً موجود تھا ۔ یہ واقعہ میرے ساتھ گزرا ہے ۔ میں ایک معزز رکن کی حیثیت سے یہ انکشاف کر رہا ہوں کہ یہ واقعہ درست ہے ۔ بغیر کھانے پینے کے بلکہ میں نے کوشش بھی کی کہ میں گاڑی لے جا کر کچھ اپنے کھانے پینے کا سامان لے آؤں ۔ اس کے لئے بھی مجھے جانے نہیں دیا گیا اور تیس گھنٹے بغیر کھانے پینے کے انہوں نے حراست میں رکھا اور حراست میں ہی ہم کو میانوالی لے کر گئے۔ میانوالی میں ایک اور پولیس سکواڈ کی پانچ سات گاڑیاں کھڑی تھیں جہاں کی پولیس سکواڈ نے میانوالی پولیس کے حوالے کیا اور کہا یہ دو آدمی ہیں ائر مارشل اصغر خان اور راجہ محمد افضل خان یہ آپ کے حوالے ہیں ۔ انہوں نے ہمیں وہاں سے ترنول پولیس کے حوالے کیا اور پھر ترنول پولیس نے پنڈی پولیس کے حوالے کیا ۔ پنڈی پولیس نے مجھے لے جا کر ترنول اور جی ٹی روڈ کے کنارے پر چھوڑا کہ آپ ادھر تشریف لے جائیں اور ائر مارشل اصغر خان کو ساتھ لے گئے ۔ یہ واقعہ ہے اور آپ کو اگر اس کی یہ اطلاع ملی ہے تو وہ غلط ہے ۔ کیونکہ میں ایک رکن ہونے کی حیثیت سے اس میں ملوث تھا میں خود موجود تھا میں آپ کو صحیح اطلاع دے رہا ہوں یہ غلط باتیں ہیں اگر آپ یہ detention نہیں سمجھتے تو پھر یہ عام رواج بن جائے گا اس کو قانونی حیثیت مل جائے گی کہ جب بھی اور جس شخص کو چاہئے پولیس پکڑ لے اور چھوڑ دے ۔

وزیر قانون : جناب والا ! حکومت پر اس وقت یہ فرض لازم آتا ہے کہ وہ جب کسی ممبر کو گرفتار کرے ۔ جناب سپیکر کو اس ممبر کی گرفتاری کے متعلق اطلاع دے ۔ جب کسی ممبر کو گرفتار ہی نہ کیا گیا ہو حراست میں ہی نہ لیا گیا ہو کوئی ایسا واقعہ سرزد ہی نہیں ہوا تو سپیکر کو کس امر کی اطلاع دینا حکومت پر لازم تھا ۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ایسی کوئی کارروائی نہیں ہوئی ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! میں تحریک پیش کرتا ہوں :
کہ اس مسئلے کو کمیٹی آن پرولیج کے سپرد کیا جائے۔

وزیر قانون : پرولیج بنے تو جائے میں نے تو clear cut deny کیا ہے ۔

Mr. Speaker : The member has made an allegation and asserts that he was detained.

اگر کسی افسر نے ان کو غلط طور پر detain کیا ہے ۔

You may take action against him.

وزیر قانون : اگر یہ ثابت کر دیں کہ کسی نے انہیں غلط طور پر حبس بے جا میں رکھا ہے تو ان کے لئے دو کورٹس موجود ہیں ۔ یہ لیگل کورٹ میں حبس بے جا کے متعلق کارروائی کر سکتے ہیں ۔ عدالت میں بھی اور ہم بھی اس کا نوٹس لینے کے لئے تیار ہیں اگر یہ صحیح ثابت ہو جائے ۔

سید تابش الوری : جناب والا ! یہ بڑا سنگین مسئلہ ہے کہ ایک ممبر کو بغیر کسی وارنٹ کے حراست میں رکھا گیا اور قواعد کے مطابق یہ ضروری تھا کہ اس حراست کی اطلاع آپ کو دی جاتی اس سے پہلے یہ مثالیں موجود ہیں ۔

Mr. Speaker : It is referred to the Committee on Privileges, the report to come within thirty days.

حاجی محمد سیف اللہ خان : شکریہ ۔

راجہ محمد افضل خان : شکریہ ۔

مجلس برائے استحقاقات کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

سید تابش الوری : جناب سپیکر ! مجھے اجازت دی جائے کہ میں مجلس استحقاق کی رپورٹ ایوان میں پیش کروں ۔

مسٹر سپیکر : اجازت ہے ۔

سید تابش الوری : جناب والا ! میں سید محمد تقی شاہ رکن صوبائی اسمبلی پنجاب کی پیش کردہ تحریک استحقاق نمبر 68 کے بارے میں مجلس برائے استحقاقات کی عبوری رپورٹ پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر : سید محمد تقی شاہ رکن صوبائی اسمبلی پنجاب کی پیش کردہ تحریک استحقاق نمبر 68 کے بارے میں مجلس برائے استحقاقات کی عبوری رپورٹ پیش کر دی گئی ہے ۔

سید تابش الوری : جناب والا! میں میاں سردار احمد اویسی ۔ رکن صوبائی اسمبلی پنجاب کی پیش کردہ تحریک استحقاق نمبر 54 کے بارے میں مجلس برائے استحقاقات کی رپورٹ پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر : میاں سردار احمد اویسی ۔ رکن صوبائی اسمبلی پنجاب کی پیش کردہ تحریک استحقاق نمبر 54 کے بارے میں مجلس برائے استحقاقات کی رپورٹ پیش کر دی گئی ہے ۔

سید تابش الوری : جناب والا ! میں جناب میاں خورشید انور ۔ رکن صوبائی اسمبلی پنجاب کی پیش کردہ تحریک استحقاق نمبر 42 کے بارہ میں مجلس برائے استحقاقات کی رپورٹ پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر : جناب میاں خورشید انور رکن صوبائی اسمبلی پنجاب کی پیش کردہ تحریک استحقاق نمبر 42 کے بارہ میں مجلس برائے استحقاقات کی رپورٹ پیش کر دی گئی ہے ۔

سید تابش الوری : جناب والا ! میں جناب حاجی سیف اللہ خان صاحب رکن صوبائی اسمبلی پنجاب کی پیش کردہ تحریک استحقاق نمبر 46 کے بارہ میں مجلس برائے استحقاقات کی رپورٹ پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر : جناب حاجی محمد سیف اللہ خان صاحب رکن صوبائی اسمبلی پنجاب کی پیش کردہ تحریک استحقاق نمبر 46 کے بارہ میں مجلس برائے استحقاقات کی رپورٹ پیش کر دی گئی ہے ۔

سید تابش الوری : جناب والا ! میں جناب حاجی محمد سیف اللہ خان صاحب رکن صوبائی اسمبلی پنجاب کی پیش کردہ تحریک استحقاق نمبر 50 کے بارہ میں مجلس برائے استحقاقات کی رپورٹ پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر : جناب حاجی محمد سیف خان صاحب رکن صوبائی اسمبلی پنجاب کی پیش کردہ تحریک استحقاق نمبر 50 کے بارہ میں مجلس برائے استحقاقات کی رپورٹ پیش کر دی گئی ہے ۔

سید تابش الوری : جناب والا ! میں جناب حاجی محمد سیف اللہ خان صاحب رکن صوبائی اسمبلی پنجاب کی تحریک استحقاق نمبر 59 کے بارہ میں مجلس برائے استحقاقات کی رپورٹ پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر : جناب حاجی محمد سیف اللہ خان صاحب رکن صوبائی اسمبلی پنجاب کی پیش کردہ تحریک استحقاق نمبر 59 کے بارہ میں مجلس برائے استحقاقات کی رپورٹ پیش کر دی گئی ہے ۔

مجلس برائے استحقات کی رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں توسیع

سید تابش الوری : جناب والا ! میں تحریک پیش کرتا ہوں ۔

کہ جناب رانا پھول محمد خان ۔ رکن صوبائی اسمبلی پنجاب کی پیش کردہ تحریک استحقاق نمبر 61 کی رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں 28 فروری 1975 تک توسیع کی جائے ۔

مسٹر سپیکر تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے :-

کہ جناب رانا پھول محمد خان ۔ رکن صوبائی اسمبلی پنجاب کی پیش کردہ تحریک استحقاق نمبر 61 کی رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں 28 فروری 1975تک توسیع کی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

سید تابش الوری ! جناب والا ! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں ۔

کہ چوھدری ممتاز احمد کاہلوں رکن صوبائی اسمبلی پنجاب کی پیش کردہ تحریک استحقاق نمبر 69 کی رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں 28 فروری 1975 تک توسیع کی جائے ۔

مسٹر سپیکر : تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے ۔

کہ چوھدری ممتاز احمد کاہلوں رکن صوبائی اسمبلی پنجاب کی پیش کردہ تحریک استحقاق نمبر 69

کی رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں 28 فروری 1975 تک توسیع کی جائے

(تحریک منظور کی گئی)

سید تابش الوری : جناب والا ! میں تحریک پیش کرتا ہوں ۔

کہ جناب علامہ رحمت اللہ راشد ۔ سید تابش الوری اور حاجی محمد سیف اللہ خان اراکین صوبائی اسمبلی کی پیش کردہ تحریک استحقاق کی رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں 28 فروری 1975 تک توسیع کی جائے ۔

مسٹر سپیکر : تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے :-

کہ جناب علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ سید تابش الوری اور حاجی محمد سیف اللہ خان اراکین صوبائی اسمبلی کی پیش کردہ تحریک استحقاق کی رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں 28 فروری 1975 تک توسیع کی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

سید تابش الوری : شکریہ ۔

مجلس قائمہ کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

بیگم آباد احمد خان : جناب سپیکر ۔ میں مہر محمد ظفراللہ خان کی تحریک برائے مسودہ قانون ادارہ برائے بہم رسانی و نکاسی آب برائے عظیم تر لاہور مصدرہ 1974 (مسودہ قانون 47ء بابت 1974) کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے لوکل گورنمنٹ ، سماجی بہبود اور اوقاف کی رپورٹ پیش کرتی ہوں ۔

مسٹر سپیکر : مہر محمد ظفراللہ خان کی تحریک برائے مسودہ قانون ادارہ برائے بہم رسانی و نکاسی آب برائے عظیم تر لاہور مصدرہ 1974 (مسودہ قانون 47 بابت 1974) کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے لوکل گورنمنٹ سماجی بہبود اور اوقاف کی رپورٹ پیش کر دی گئی ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد : جناب والا ! میں مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) ہنگامی قانون دیوانی عدالتیں مغربی پاکستان مصدرہ 1974ء (مسودہ قانون نمبر 68 بابت 1973ء کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے قانون و پارلیمانی امور کی رپورٹ پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر : مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) ہنگامی قانون دیوانی عدالتیں مغربی پاکستان مصدرہ 1974 (مسودہ قانون نمبر 68 بابت 1973) کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے قانون و پارلیمانی امور کی رپورٹ پیش کر دی گئی ہے ۔

مجلس قائمہ کی رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں توسیع

چوہدری منظور احمد : جناب والا ! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں ۔

> کہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) موٹر گاڑی ہائے مغربی پاکستان مصدرہ 1974 (مسودہ قانون نمبر 46 بابت 1974) کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ کی رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں 20 جنوری 1975 تک توسیع کی جائے ۔

مسٹر سپیکر : تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے ۔

> کہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) موٹر گاڑی ہائے مغربی پاکستان مصدرہ 1974 (مسودہ قانون نمبر 46) بابت 1974 کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ کی رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں 20 جنوری 1975 تک توسیع کی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مجلس قائمہ کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

مسٹر محمد انور علی بٹ : جناب والا ! میں مسودہ قانون احترام رمضان المبارک مصدرہ 1973ء (مسودہ قانون نمبر 64 بابت 1973ء) کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹ پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر : مسودہ قانون احترام رمضان المبارک مصدرہ 1973 (مسودہ قانون نمبر 64 بابت 1973) کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹ پیش کر دی گئی ہے ۔

مسٹر محمد انور علی بٹ : جناب والا ! میں مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) ہنگامی قانون تجدید کرایہ جات شہری مغربی پاکستان مصدرہ 1974 (مسودہ قانون نمبر 32 بابت 1974) کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹ پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر : مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) ہنگامی قانون تجدید کرایہ جات شہری مغربی پاکستان مصدرہ 1974 (مسودہ قانون نمبر 32 بابت 1974) کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹ پیش کر دی گئی ہے ۔

میاں خورشید انور : جناب والا ! میں مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) سرمایہ برائے بہبودی سرکاری ملازمین مغربی پاکستان مصدرہ 1974 (مسودہ قانون نمبر 50 بابت 1974) کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے سروسز جنرل ایڈمنسٹریشن اور اطلاعات کی رپورٹ پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر : مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) سرمایہ برائے بہبودی سرکاری ملازمین مغربی پاکستان مصدرہ 1974 (مسودہ قانون نمبر 50 بابت 1974) کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے سروسز جنرل ایڈمنسٹریشن اور اطلاعات کی رپورٹ پیش کر دی گئی ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! میں مسودہ قانون (تنسیخ) ایگریکلچرل ڈویلپمنٹ اینڈ سپلائز کارپوریشن پنجاب مصدرہ 1974 (مسودہ قانون نمبر 33 بابت 1974) کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے زراعت منصوبہ بندی و ترقیات کی رپورٹ پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر : مسودہ قانون (تنسیخ) ایگریکلچرل ڈویلپمنٹ سپلائز کارپوریشن پنجاب مصدرہ 1974 (مسودہ قانون نمبر 33 بابت 1974) کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے زراعت منصوبہ بندی و ترقیات کر رپورٹ پیش کی دی گئی ہے ۔

مجلس برائے سرکاری مواعید کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

مسٹر احمد بخش تھیم : جناب والا ! میں جناب میاں خورشید انور صاحب رکن صوبائی اسمبلی پنجاب کی پیش کردہ تحریک دوبارہ اعلان اثاثہ جات وزراء اراکین اسمبلی اور عہدہ داران پیپلز پارٹی کے بارہ میں مجلس برائے سرکاری مواعید کی رپورٹ پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر : میاں خورشید انور ۔ رکن صوبائی اسمبلی پنجاب کی پیش کردہ تحریک دوبارہ اعلان اثاثہ جات وزراء ۔ اراکین اسمبلی اور عہدہ داران پیپلز پارٹی کے بارہ میں مجلس برائے سرکاری مواعید کی رپورٹ پیش کر دی گئی ہے ۔

مجلس قائمہ کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

میاں ظہور احمد : جناب والا ! میں مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) مالیہ اراضی مغربی پاکستان مصدرہ 1974ء (مسودہ قانون نمبر 37 بابت 1974ء) کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے مال کی رپورٹ پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر : مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) مالیہ اراضی مغربی پاکستان مصدرہ 1974ء (مسودہ قانون نمبر 37 بابت 1974)ء کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے مال کی رپورٹ پیش کر دی گئی ہے ۔

میاں ظہور احمد : جناب والا ! میں مسودہ قانون (ترمیم) زراعت پنجاب مصدرہ 1974ء (مسودہ قانون نمبر 35 بابت 1974ء) کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے مال کی رپورٹ پیش کرتا ہوں ,

مسٹر سپیکر : مسودہ قانون (ترمیم) زراعت پنجاب مصدرہ 1974ء (مسودہ قانون نمبر 35 بابت 1974)ء کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے مال کی رپورٹ پیش کر دی گئی ہے ۔

میاں ظہور احمد : جناب والا ! میں مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) مالیہ اراضی مغربی پاکستان مصدرہ 1974ء (مسودہ قانون نمبر 24 بابت 1974ء) کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے مال کی رپورٹ پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر : مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) مالیہ اراضی مغربی پاکستان مصدرہ 1974ء (مسودہ قانون نمبر 24 بابت 1974ء) کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے مال کی رپورٹ پیش کر دی گئی ہے ۔

میاں ظہور احمد : جناب والا ! میں مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) مالیۂ اراضی مغربی پاکستان مصدرہ 1974ء (مسودہ قانون نمبر 84 بابت 1974ء) کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے مال کی رپورٹ پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر : مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) مالیہ اراضی مغربی پاکستان مصدرہ 1974ء (مسودہ قانون نمبر 84 بابت 1974ء) کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے مال کی رپورٹ پیش کر دی گئی ہے ۔

تحاریک التوائے کار

Mr. Speaker : Now we go on to the adjournment motions.

سب سے پہلے تحریک التوائے کار حاجی محمد سیف اللہ خان صاحب کی پیش کی جاتی ہے ۔

علامہ اقبال لائبریری رحیم یار خان کا نام تبدیل کرکے ڈسٹرکٹ پیپلز لائبریری رکھ دیا جانا

مسٹر سپیکر : حاجی محمد سیف اللہ خان یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ ڈپٹی ڈائریکٹر صاحب لائبریریز حکومت پنجاب کے حکم سے مورخہ یکم دسمبر 1974ء کو علامہ اقبال لائبریری رحیم یار خان کا نام تبدیل کرکے ڈسٹرکٹ پیپلز لائبریری رکھ دیا گیا ہے ۔ ایک طرف حکومت حکیم الامت علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ سے اپنی عقیدت کے بلند بانگ دعویٰ کرتی ہے اور دوسری جانب ان کے

نام سے موسومہ اداروں سے ان کا نام حذف کرکے اپنی پارٹی سے مشابہ نام رکھ کر اپنے سیاسی اغراض و مقاصد کی مذموم تکمیل کر رہی ہے ۔ حکومت کے اس فیصلہ سے عوام میں سخت اضطراب بے چینی اور شدید غم و غصہ پایا جاتا ہے ۔

وزیر قانون : جناب والا ! اگر کسی لائبریری کا نام حضرت علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ کے نام پر تھا میں حکومت کی طرف سے آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ وہی نام بدستور رہے گا ۔ اگر کسی افسر نے ایسا کوئی حکم صادر کیا ہے تو اسے واپس لے لیا جائے گا اور اسے منسوخ کر دیا جائے گا ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! میں اس یقین دہانی پر اپنی تحریک التوائے کار کو پریس نہیں کرتا ۔

Mr. Speaker : In view of the statement of the Minister adjournment motion is not pressed.

گورنمنٹ گرلز ہائی سکول الہ آباد ضلع رحیم یار خان کے سٹاف کو تنخواہ کی عدم ادائیگی ۔

مسٹر سپیکر : حاجی محمد سیف اللہ خان یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول الہ آباد ضلع رحیم یار خان کے تمام سٹاف کو گذشتہ چار ماہ سے تنخواہیں ادا نہیں کی جا رہیں ۔ اس صورت حال سے تمام سٹاف انتہائی پریشانی کا شکار ہے جس کا اثر طالبات کی پڑھائی پر پڑ رہا ہے ۔ حکومت کی اس غفلت کی بنا پر عوام میں سخت اضطراب ۔ بے چینی اور شدید غم و غصہ پایا جاتا ہے ۔

پارلیمانی سیکرٹری : (بیگم ریحانہ سرور) ۔ جناب والا ! میں نے اس کے بارے میں محکمہ سے دریافت کیا ہے اور مجھے یہ پتہ چلا ہے کہ رحیم یار خان میں گورنمنٹ گرلز ہائی سکول کی ہیڈ مسٹرس کے بارے میں کیس بضور

ڈی ۔ پی آئی ۔ کے آفس میں گیا ہوا ہے drawing and disbursing officer اور اس کا فی الحال فیصلہ نہیں ہوا ۔ اس لئے جب تک تحریری طور پر اس کیس کا فیصلہ نہیں ہوگا اس وقت تک treasury میں دستخط منظور نہیں کئے جا سکتے ۔ لہذا میں حاجی صاحب کو یقین دلاتی ہوں کہ اس کیس کو ڈی ۔ پی ۔ آئی کے آفس سے جلدی نکلوایا جائے گا تاکہ تنخواہوں میں کسی قسم کی تاخیر نہ ہونے پائے ۔

وزیر قانون : جناب والا! اس سلسلہ میں میں بیگم صاحبہ کو supplement کرنا چاہتا ہوں ۔ آپ اس تحریک التوائے کار کو آج رکھ لیں کیونکہ تنخواہوں کا مسئلہ ہے انہیں عرصہ چار ماہ سے تنخواہیں نہیں ملی ہیں ۔ میں آج دریافت کروں گا کل ہم اس کا جواب دیں گے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا! ٹھیک ہے ۔

تحصیل لیاقت پور کے سیلاب زدہ علاقہ میں تقاوی قرضوں کی وصولی کے سلسلہ میں وزیر اعلیٰ پنجاب کی یقین دہانی پر عمل در آمد نہ کیا جانا ۔

مسٹر سپیکر : حاجی محمد سیف اللہ خان یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ مورخہ 10 نومبر 1974ء کو وزیر اعظم پاکستان کے دورہ کے موقعہ پر جناب وزیر اعلیٰ پنجاب نے عوام کے مطالبہ پر یقین دہانی کرائی تھی کہ سیلاب زدہ علاقہ تحصیل لیاقت پور میں عوام کو دیئے جانے والے ہر قسم کے تقاوی قرضوں کی وصولی کی میعاد میں ایک فصل مزید کی مہلت دینے کا فیصلہ کر دیا گیا ہے ۔ مگر تا حال اس فیصلہ پر عمل در آمد نہیں ہوا اور غریب عوام کے خلاف ان قرضہ جات کی وصولی کے سلسلہ میں تحریری کارروائیاں کی جا رہی ہیں ۔ اس صورت حال سے عوام میں سخت اضطراب پریشانی اور غم و غصہ پایا جاتا ہے ۔

وزیر اعلیٰ : جناب والا! مجھے یاد ہے کہ میں نے رات اسی سلسلہ میں مزید تحقیق کی ہے ۔ صورت یہ تھی کہ محترم حاجی سیف اللہ خان صاحب نے اس مسئلہ کو وہاں اٹھایا تھا ۔ لیکن میں نے وہاں ان سے یہی کہا کہ اس صورت میں یہ مسئلہ صرف لیاقت پور تک محدود نہیں رہے گا ۔ بلکہ پنجاب کے مختلف علاقوں میں مختلف جگہوں پر یہ قرضے دیئے گئے ہیں ۔ اس طرح سے تو یہ تمام قرضے ہمیں ملتوی کرنے پڑیں گے ۔ اس لئے یہ مسئلہ اس طرح سے حل نہیں ہو سکتا اور اس کی کوئی یقین دھانی نہیں کرائی گئی تھی کہ یہ معاف کیا جائے گا اور اس مسئلہ کے متعلق دوبارہ میں نے تحقیق کی ۔ ہو سکتا ہے کہ میرے ذہن میں ٹھیک بات نہ ہو ۔ اس لئے میں نے کمشنر سے بات پوچھا اور اس کارروائی کے میں نے minuts نکلوائے ساری کارروائی میں ایسی کوئی یقین دھانی وہاں نہیں کروائی گئی تھی ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا! میں بھی اس سلسلہ میں گذارش کرنی چاہتا ہوں۔ میں نہیں کہتا کہ وہ غلط فرما رہے ہیں میں ان کی یاداشت تازہ کرنا چاہتا ہوں ہو سکتا ہے ان سے سہواً ہو گیا ہو ۔

مسٹر سپیکر : وہ کہتے ہیں مجھے یاد تھا پھر بھی میں نے minutes نکلوائے ہیں اور تصدیق کی ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا! میری گذارش صرف ایک منٹ کی ہے وہ سن لیں ۔ میں نے اس وقت عوام کی جانب سے مطالبہ کیا تھا کہ ان قرضوں کو معاف کر دیا جائے جس پر جناب وزیر اعظم نے مداخلت فرمائی تھی اور انہوں نے جناب وزیر اعلیٰ سے پوچھا تھا کہ ' آپ تو فرماتے تھے معاف کر دیا ہے یہ کیوں نہیں معاف ہوا ۔ انہوں نے فرمایا تھا کہ جناب یہ صرف یہاں کا مسئلہ نہیں سارے ملک کا مسئلہ ہے معاف نہیں ہو سکتی ۔ بلکہ ہم وصولی کا ایک فصل کا التوا کر دیتے ہیں ۔ اس سلسلہ میں میں تمام نیشنل پریس کے پرچے ان کی خدمت میں پیش کر سکتا ہوں جن میں وہ خبر چھپی ۔ اس وقت اخباری نمائندے موجود تھے اور انہوں نے واضح یقین دھانی کروائی تھی ہم وصولی میں التواء کر دیتے ہیں اور میں نے بھی اپنی تحریک التوا میں وصولی کے متعلق کہا ہے معافی کا نہیں ۔ مجھے یقین ہے کہ وہ اپنی یاداشت کو تازہ فرمائیں گے اور عوام کے روبرو بالخصوص قائد عوام کے روبرو ایک کئے گئے وعدہ کو پامال نہیں کریں گے اس پر عمل پیرا ہوں گے ۔ آپ اخبارات اس تاریخ کے اٹھا کر دیکھیں کہ ان میں کیا بیان جناب وزیر اعلیٰ کا چھپا ہے ۔ آپ تسلی کر لیں ۔

وزیر اعلیٰ : جناب والا ! میں نے اپنی طرف سے جو وضاحت کی ہے یہی صحیح پوزیشن ہے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ۔ اس لئے کہ یہ مسئلہ اگر کسی ایک جگہ موجود ہو تو وہ اس طرح ہو سکتا ہے ۔ مگر مسئلہ دوسرے طور پر اٹھایا گیا تھا کہ بعض اوقات خرابہ ہو جاتا ہے خرابہ معاف کر دیا جاتا ہے لیکن اگلے سال پھر اسے پیش کر دیا جاتا ہے ۔ اس سے اگلے سال پھر اسے بل میں پیش کر دیا جاتا ہے ۔ اس میں میں نے ضرور کہا تھا کہ اس صورت میں جب کہ خرابہ ہے اور نقصان ہوا ہو تو اسے مزید بل میں جمع نہ کیا جائے ۔ لیکن یہ جو صورت ہے کہ قرضے معاف کئے جائیں یا قرضے ملتوی کیے جائیں ۔ یہ مسئلہ اگر کسی ایک علاقہ میں ہم کریں گے تو یقیناً باقی تمام علاقوں میں بھی ایسے کرنا پڑے گا ۔ اس لئے یہ مسئلہ ایک **policy decision** ہے جس کا نہ تو فوری طور پر کوئی فیصلہ کیا جا سکتا تھا اور نہ ہی کیا گیا ۔ اس بات کو پریس میں لایا گیا ہے وہ خبر میری نظر سے نہیں گزری ۔ میں حاجی صاحب سے کہوں گا کہ وہ مجھے دکھائیں اور اگر ایسا ہے بھی تو اسکی رپورٹنگ صحیح نہیں ہوئی کیونکہ یہ بات تو کسی طرح سے قابل قبول نہیں ہو سکتی ۔

Mr. Speaker : In view of the categorical statement of the Chief Minister the adjourment motion is not admitted.

اس کے بعد نمبر 4 ہے اور اس مضمون کی 6 اور 8 بھی ہیں اور بھی اس کے ساتھیں حاجی محمد سیف اللہ خان نمبر 6 راجہ محمد افضل خان پھر 8 ہے راجہ محمد افضل خان اور اس کے بعد ایک اور تحریک التوا نمبر 26 ہے ۔ یہ ساری ایک ہی جیسی ہیں ۔

راجہ محمد افضل خان : جناب والا ! تحریک التوا نمبر 8 میں میں نے حکومت کی کارروائی کے متعلق کہا ہے کہ یہ خلاف قانون ہے ۔

تحریک استقلال کے سربراہ ائر مارشل اصغر خان کو لیہ کے قریب ڈیرہ دین پناہ میں غیر قانونی طور پر حراست میں لینا ۔

مسٹر سپیکر : حاجی محمد سیف اللہ خان یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ نوائے وقت مورخہ 3 دسمبر 1974 میں شائع ہونے والی خبر کے مطابق مورخہ یکم دسمبر 1974 کو پولیس نے تحریک استقلال کے سربراہ ائرمارشل اصغر خان کو لیہ کے قریب ڈیرہ دین

پناہ میں سڑک پر ٹرک کھڑا کرکے انہیں آگے جانے سے روک لیا جب کہ وہ طے شدہ پروگرام کے تحت بھکر میں جلسہ عام سے خطاب کرنے کے بعد ڈیرہ غازی خان جا رہے تھے - پولیس نے ائر مارشل اور اس کے ساتھیوں کے گرد گھیرا ڈال دیا جو تیرہ گھنٹے تک جاری رہا اور اس دوران عوام ائر مارشل کے لیے کھانے پینے کے لیے اشیاء لائے۔ مگر انہیں بھی ائر مارشل تک نہ پہنچنے دیا اور لاٹھی چارج کیا گیا - اس طرح ائر مارشل کو تیرہ گھنٹے کے بعد بتلایا گیا کہ انہیں حراست میں لے لیا گیا ہے اور انہیں ان کے ساتھیوں سمیت بھکر کے قریب میانوالی پولیس کے حوالہ کر دیا گیا جو پہلے سے وہاں منتظر تھی اور میانوالی پولیس نے ترنول پھاٹک کے قریب لا کر راولپنڈی پولیس کے حوالے کر دیا - جس نے انہیں ایبٹ آباد پہنچا دیا اس تمام تر غیر قانونی گھیراؤ اور حراست کے باوجود حکومت کی جانب سے یہ تاثر دیا گیا ہے کہ انہیں گرفتار نہیں کیا گیا - اگر انہیں گرفتار نہیں کیا گیا تو یہ تمام کارروائی کس قانون اور کس غرض سے کی گئی - حکومت کے اس غیر آئینی اقدام سے عوام میں سخت اضطراب بے چینی اور شدید غم و غصہ پایا جاتا ہے ۔ ان کی detention کے سلسلہ میں رٹ بھی کی گئی ہے ہائی کورٹ میں ۔

سید تابش الوری : جناب وہ خارج ہو گئی ہے ۔

Mr. Speaker : I would like to have a copy of the orders of the High Court before I entertain this. Disposed of.

چوہدری غلام قادر : جناب والا ! یہ ائر مارشل کے ساتھ لفظ ریٹائرڈ ہونا چاہیے اس سے غلط فہمی پیدا ہو سکتی ہے ۔

راجہ محمد افضل خان : جناب اگر ایسی بات ہے تو اسے ٹھیک کر لیں ۔

مسٹر سپیکر : اگر ہائی کورٹ کی یہ finding ہو کہ ان کو detain نہیں کیا گیا ۔

I would like to look into that.

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! یہ تو حکومت بتائے کہ یہ معاملہ subjudice ہے یا نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر : میرے علم میں ایک بات لائی گئی تھی - میں اس کے لیے تسلی چاہتا تھا یہ کل آئے گی - کل پیش ہو گی ۔

میاں منظور احمد موہل : میری جناب تحریک التوا نمبر 26 ہے وہ بھی اس میں شامل کر لیں ۔

مسٹر سپیکر : دیکھیں گے اگر تو کل تک 26 کی کوئی اطلاع نہ مل گئی تو پھر لے لیں گے ۔ ابھی تو میرے ریکارڈ میں تصفیہ طلب ہیں اور جن کا تصفیہ ہو جاتا ہے وہ میں اپنے پرائیوٹ سیکرٹری سے کہتا ہوں کہ ان کو متعلقہ ممبران تک پہنچایا جائے ۔

حکومت کی جانب سے بہاول پور ڈویژن میں بالعموم اور تحصیل لیاقت پور میں بالخصوص آٹے کی تقسیم اور سپلائی بند کرنا :

مسٹر سپیکر : حاجی محمد سیف اللہ خان یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ جناب وزیر اعظم پاکستان کے دورہ ڈویژن کے اختتام مورخہ 10 نومبر 1974 کے بعد سے بہاولپور ڈویژن میں بالعموم اور تحصیل لیاقت پور میں بالخصوص حکومت کی جانب سے آٹے کی تقسیم اور سپلائی قطعی طور پر بند کر دی گئی ہے ۔ جس کی وجہ سے آٹے کے نرخ ساٹھ روپیہ فی من تک پہنچ گئے ہیں ۔ اس ہوش ربا گرانی کے پیش نظر عوام میں سخت اضطراب بے چینی اور غم اور غصہ پایا جاتا ہے ۔

سید تابش الوری : جناب والا ! اس موضوع پر ایک میری بھی تحریک التوا ہے نمبر مجھے یاد نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر : اس میں ایک نمبر 21 ہے وہ میاں منظور احمد موہل صاحب کی ہے ۔

وزیر خوراک : جناب والا ! میرے فاضل معزز دوست کی اطلاع حقیقت پر مبنی نہیں ہے ، بہاولپور ڈویژن میں جتنا کوٹہ پہلے دیا جاتا تھا وہ برقرار ہے اور بدستور دیا جا رہا ہے ۔ اس میں کسی قسم کی کمی کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔ لیاقت پور کے سلسلہ میں بھی میں عرض کر دوں 660 بوری آٹا ماہانہ پہلے بھی دیا جا رہا تھا اور اب بھی دیا جا رہا ہے اور حکومت کے پاس یہ تجویز زیر غور ہے کہ کوٹا میں اضافہ کیا جائے ۔ ہم اس بارہ میں سوچ رہے ہیں ہمارے ڈپٹی ڈائریکٹر فوڈ اس بارے میں کچھ تجاویز لیکر آئے تھے ۔ ہم اس بارے میں بھی سوچ رہے ہیں ۔ جہاں تک سپلائی نہ کرنے یا سپلائی بند کرنے کا تعلق ہے یہ بات بالکل حقیقت پر مبنی نہیں ہے ۔

Mr. Speaker : In view of the categorical statement of the Minister concerned the adjourment motion is not entertained.

No. 6 by Raja Muhammad Afzal

راجہ محمد افضل خان : جناب والا ! یہ ہو گئی ہے -

Mr. Speaker : It has been dealt with.

سرگودھا میں تحریک استقلال کے کارکنوں کے احتجاجی جلوس پر پولیس کا اندھا دھند لاٹھی چارج -

مسٹر سپیکر : راجہ محمد افضل خان یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ نوائے وقت لاہور مورخہ 5 دسمبر 1974 کی اس خبر ہے کہ سرگودھا میں تحریک استقلال کے کارکن اپنے قائد ریٹائرڈ ائر مارشل محمد اصغر خان کو خلاف قانون حراست میں رکھنے کے خلاف احتجاجی جلوس دفعہ 144 کی پابندی کے تحت دو دو آدمی چل کر نکالنے لگے۔ تو مجسٹریٹ نے پولیس کے ذریعہ اندھا دھند لاٹھی چارج کرا کر جلوس کو روک کر احتجاج کرنے کا حق خلاف قانون روکا گیا - - - - - -

مسٹر سپیکر : میں کوئی اہل قلم تو نہیں ہوں - لیکن یہ فقرہ بنتا نہیں ہے -

سید تابش الوری : آپ ہمیشہ ہماری رہنمائی فرماتے رہے ہیں -

مسٹر سپیکر : میں وہی کوشش کر رہا ہوں - مگر فقرہ اتنا لمبا ہو گیا ہے - جیسے کار لائل کے قلم کا ہو - مگر ترکیب ان سے نہیں ہو سکی -

اس سے عوام میں غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی ہے - اور عوام یہ سوچنے لگے ہیں کہ جمہوریت کو آمریت کے حربوں سے پامال کیا جا رہا ہے - اس لئے کارروائی ملتوی کرکے بحث کی جائے۔

بہرحال جس طرح بھی فقرہ بنا ہے - اگر آپ کچھ اس کا مطلب سمجھ گئے ہیں - تو کچھ فرما دیں -

وزیر قانون : مطلب تو خیر جناب والا ! کوئی بھی نہیں سمجھ سکے گا - جہاں تک انہوں نے ایک واقعہ کا ذکر کیا ہے - میں نے اس کی تصدیق کرنے

کی کوشش کی ہے اور میں نے پوری تسلی کی ہے ۔ اس کے لئے مجھے یہ عرض کرنی چاہتا ہوں کہ کسی آدمی پر لاٹھی چارج نہیں ہوا ہے اور نہ کسی کو گرفتار کیا گیا ہے اور نہ ہی کسی کو دفعہ 144 کے تحت روکا گیا ہے ۔ نہ ہی کسی نے دفعہ 144 کی خلاف ورزی کی ہے ۔

مسٹر سپیکر : یعنی یہ واقعہ ہی نہیں ہوا ہے ۔

وزیر قانون : واقعہ نہیں ہوا ۔ نہ کسی کو گرفتار کیا گیا ۔ نہ ہی کسی پر لاٹھی چارج ہوا ۔ نہ کسی کو روکا گیا ۔

راجہ محمد افضل خان : نہیں جناب والا ! یہ سنی سنائی بات کر رہے ہیں ۔

مسٹر سپیکر : آپ نے اخبارات کا حوالہ دیا ہے ۔ انہوں نے غالباً کسی سے سنا ہے ۔

وزیر قانون : جناب والا ! میں اس کی تردید کرتا ہوں ۔ یہ بالکل غلط ہے ۔ میں نے رابطہ قائم کیا اور میں نے اس کی تصدیق کی ہے ۔

راجہ محمد افضل خان : جناب میں نے بھی ٹیلیفون پر رابطہ قائم کیا اور تصدیق کی ۔

مسٹر سپیکر : راجہ صاحب آپ نے کہیں ذکر نہیں کیا ہے کہ آپ نے ٹیلیفون پر تصدیق کی ہے اور تصدیق بھی آپ نے سن کر کی ہوگی ۔ دیکھ کر تو نہیں کی ہوگی ۔

راجہ محمد افضل خان : جناب والا ! یہ تو میں اپنی تحریک التوا میں ذکر نہیں کر سکا ۔ مجھے امید تھی کہ یہ مان جائیں گے ۔

Mr. Speaker : In view of the very specific and categorical statement by the Minister for Law and Parliamentry Affairs, the only cours left to me is to accept his statement.

اگر آپ اس کے عینی شاہد ہوتے جس طرح کہ آپ کی تحریک التوا میں تھا ۔

"then I would have prima facie accepted your statement.

سید تابش الوری : جناب والا ! یہ ٹیلیفونی شاہد ہیں ۔

راجہ محمد افضل خان : جناب والا ! میری تحریک التوا نمبر 7 آپ چھوڑ گئے ہیں ۔

مسٹر سپیکر : نمبر 7 میرے پاس نہیں پہنچی ۔

سید تابش الوری : آپ کے دفتر میں پہنچ گئی ہوگی ۔

مسٹر سپیکر : ابھی تو میں بڑی احتیاط کرتا ہوں اور میں اپنے تمام benefits of doubts اپنے اسمبلی کے ممبران کو دیتا ہوں ۔ اب تحریک التوا نمبر 9 راجہ محمد افضل خان کی پیش ہوگی ۔

ملتان کی انتظامیہ کی طرف سے تحریک استقلال کو جلسہ کرنے کی اجازت نہ دینا

مسٹر سپیکر : راجہ محمد افضل خان یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ کہ روز نامہ نوائے وقت راولپنڈی مورخہ 3 دسمبر 1974ء کے مطابق ملتان کی انتظامیہ نے تحریک استقلال کو جلسہ کرنے کی اجازت نہیں دی اور نہ ہی لاوڈ سپیکر استعمال کرنے کی اجازت دی ہے ۔ اس خبر سے عوام میں حکومت کے خلاف بددلی اور نفرت پائی جاتی ہے ۔ عوام یہ سوچنے پر مجبور ہو گئے ہیں کہ حکومت دانستہ طور پر عوام کے بنیادی حقوق غصب کرنے کے درپے ہے ۔ ایک طرف وزیر اعظم کے دورہ پر تو کوئی پابندی احتجاج اور لاوڈ سپیکر کے استعمال پر نہیں ہے ۔ لیکن حزب اختلاف کو بولنے کی اجازت بھی نہیں ہے ۔ تو جمہوری آئین کی خلاف ورزی کرکے غیر جمہوری حربوں کے ذریعہ سے حزب اختلاف کے حقوق پامال کئے جا رہے ہیں ۔ جس وجہ سے عوام میں بے چینی پھیل رہی ہے ۔ کارروائی ملتوی کرکے بحث کی جاوے ۔

وزیر اعلیٰ : جناب والا ! حقیقت یہ ہے کہ پنجاب بھر میں جلسوں پر کوئی پابندی نہیں ہے ۔ حکومت پنجاب بحیثیت حکومت پنجاب کے پورے صوبہ میں دفعہ 144 نافذ نہیں کرتی ہے ۔ اپنے اپنے علاقہ میں ضلع کے مجسٹریٹ یا اسسٹنٹ کمشنر جہاں اس بات کی ضرورت ہوتی ہے وہ دفعہ 144 نافذ کرتے ہیں ۔ اس وقت صورت حال یہ ہے کہ جلسوں پر کوئی پابندی نہیں ہے ۔ اگر کہیں تھی تو وہ وزیر اعظم کے دورے کے بعد وہاں سے یہ پابندی آٹھا لی گئی ہے ۔ چنانچہ اس وقت یہ صورت حال ہے کہ پورے بہاولپور اور ملتان

ڈویژن میں یا باقی جو علاقے سرگودھا وغیرہ ہیں وہاں اپوزیشن تمام جگہ جلسے کر رہی ہے اور انہیں بولنے کی اجازت ہے ۔ بول تو وہ یہاں بھی رہے ہیں اور اسمبلی کے باہر بھی انہیں بولنے کی اجازت ہے ۔ ہاں کہیں کہیں حالات کے مطابق مظاہروں پر جلوسوں پر پابندی ہے ۔ اس لئے یہ کہنا غلط ہے ۔ صحیح نہیں ہے ۔ (معاف کیجئے میں لفظ غلط واپس لیتا ہوں ۔)

مسٹر سپیکر : غلط کی بات نہیں ۔ جھوٹ کہنے پر اعتراض ہو سکتا ہے ۔

وزیر اعلیٰ : بہر حال تیغ امن کو نرم کرتا ہوں ۔ یہ صحیح نہیں ہے کہ دفعہ 144 لگی ہوئی ہے اور بولنے پر پابندی ہے ۔ ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے ۔ تمام دوست اس بات کے شاہد ہیں ۔ اخبارات گواہ ہیں ۔ ہر جگہ جلسے ہو رہے ہیں اور بڑی خوشی سے ہو رہے ہیں ۔

راجہ محمد افضل خان : سوال اس وقت کا تھا ۔ جواب اس وقت کا ہے ۔ وہ بھی سچے ہیں اور میں بھی سچا ہوں ۔

میاں مصطفیٰ ظفر قریشی : پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب سپیکر ۔ آپ نے ابھی سید تابش الوری صاحب کے جواب میں فرمایا ہے کہ میں benefits of doubts کا فائدہ ہمیشہ فاضل ممبران کو دیتا ہوں ۔ آپ بھی ایک اچھے وکیل ہیں اور آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ benefits of doubts کس کو دیا جاتا ہے ۔ اس لئے میں یہ گزارش کروں گا کہ اس لفظ کو کارروائی سے حذف کر دیا جائے ۔

مسٹر سپیکر : اب میں اس کی مزید وضاحت کرتا ہوں کہ اس کا مطلب کیا ہے اور جو میں نے پہلے بیان کیا ہے اس کا مطلب کیا ہے ۔

میاں مصطفیٰ ظفر قریشی : مطلب وہی ہو سکتا ہے جو کہ آپ کے دل میں ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ general terms میں benefits of doubts کس کو کہتے ہیں ۔ بعد میں آپ موجود نہیں ہوں گے ۔

مسٹر سپیکر : زندگی کے ہر شعبہ میں benefits of doubts کا لفظ استعمال ہوتا ہے ۔ صرف مجرموں اور جرائم پیشہ لوگوں کے معاملہ میں یہ استعمال نہیں ہوتا ۔

میاں مصطفیٰ ظفر قریشی : جناب والا ! جب یہ کارروائی چھپے گی تو اس

وقت آپ جیسے سمجھ دار لوگ نہیں ہوں گے اور آپ بھی موجود نہیں ہوں گے ۔ لہذا آپ مہربانی کر کے اس کو خذف کرا دیں ۔

میاں خورشید انور : سوچیں گے ۔

مسٹر سپیکر : سوچنے کی بات نہیں ہے ۔ میں اس کو جتنا مناسب سمجھوں گا اس کو حذف کر دیا جائے گا ۔

In view of the Chief Minister's statement that on the 3rd of December, 1974, there was no restriction on holding public meetings or the use of loudspeaker, Adjourment motion No. 9 is, therefore, not allowed.

میاں منظور احمد موھل صاحب آپ کی تحریک التوا نمبر 13 کے متعلق یہ ہے ۔

.That in view of the statement of the Minister it has become infructuous.

کیونکہ آپ نے اس کو بڑا **generalise** کیا ہے ۔

میاں منظور احمد موھل : جناب والا ! میں نے اس میں یکم نومبر کے بارے میں لکھا ہے ۔

مسٹر سپیکر : اب اگر آپ کا **emphasis** اس بات پر ہے کہ عوام کے ذہن پر کیا اثر رہا ہے اور اس کے **consequences** کیا ہیں ۔ آپ کا سارا **emphasis** اس کے **consequence** پر ہے اس **particular incident** پر نہیں ہے ۔

میاں منظور موھل : جناب والا ! میں نے اس میں واضح طور پر دفعہ 144 کے نفاذ کا ذکر کیا ہے ۔

مسٹر سپیکر : آپ کا یہ سوال اٹھ رہا ہے کہ ''جمہوریت ہماری سیاست ہے" کے پاسبان اپوزیشن کو عوام کے سامنے اپنا نقطہ نظر پیش کرنے سے باز رکھنے کا تہیہ کئے ہوئے ہیں ۔ آپ کا **emphasis** اس بات پر ہے اور پھر اس سے پہلے واقعہ سے آپ اس کو **connect** کر رہے ہیں کہ "اس سے صوبہ بھر کے عوام میں غصہ اور بے چینی پائی جاتی ہے لہذا اس پر بحث کی جائے" ۔ دونوں ہی باتیں اس میں موجود ہیں اور انھوں نے کہا ہے پبلک کو جلسے کرنے

میاں منظور احمد موہل : جناب والا ! میں ان کے ساتھ جانے کے لئے تیار ہوں لیکن وہ راستے میں نہ بھاگ جائیں ۔

وزیر ٹرانسپورٹ : جناب والا ! میں نہ صرف بھاگوں گا نہیں ، بلکہ میں فاضل رکن کو یقین دلاتا ہوں کہ ان کی پوری طرح سے حفاظت کی جائے گی ۔

(قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر : ان کو کوئی خطرہ نہیں ہے ۔

In view of the statment of the Minister, this is accordingly disposed of. The time is over.

حکومت پنجاب کے حسابات تصرف بابت سال 1970—71ء مع رپورٹ آڈیٹر جنرل پنجاب اور حسابات مالیات بابت 1970—71

وزیر اعلیٰ : جناب والا ! میں حکومت پنجاب کے حسابات تصرف بابت سال 71 ۔ 1970ء مع رپورٹ آڈیٹر جنرل پنجاب اور حسابات مالیات بابت 71 ۔ 1970ء ایوان کی میز پر رکھتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر : حکومت پنجاب کے حسابات تصرف بابت سال 71 ۔ 1970ء مع رپورٹ آڈیٹر جنرل پنجاب اور حسابات مالیات بابت 71 ۔ 1970ء ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے ۔

It is referred to the Public Accounts Committee under Rule 151 of the Rules of Procedure.

تقویمی سال 1973ء کے لئے حکمت عملی کے اصولوں کی پابندی اور ان پر عمل درآمد کے بارے میں رپورٹ

وزیر اعلیٰ : جناب والا ! میں تقویمی سال 1973ء کے لئے حکمت عملی کے اصولوں کی پابندی اور ان پر عمل درآمد کے بارے میں رپورٹ ایوان کی میز پر رکھتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر : تقویمی سال 1973ء کے لئے حکمت عملی کے اصولوں کی پابندی اور ان پر عمل درآمد کے بارے میں رپورٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے ۔

نے بار بار عرض کی ہے کہ یہ نیک نیتی سے جاننا چاہتے ہیں - لیکن یہ جو تجویز پیش فرمائی ہے کہ میاں منظور احمد موہل صاحب ان کے ساتھ تشریف لے جائیں گے یہ نیک نیتی پر محمول نہیں ہے -

مسٹر سپیکر : آپ کو اعتراض تو پھر یہ ہو سکتا ہے کہ بیچ میں تیسرا ممبر بھی ساتھ ہو جائے۔

علامہ رحمت اللہ ارشد : لیکن تیسرے ممبر کی زندگی بھی خطرے میں ہوگی -

میاں منظور احمد موہل : جناب سپیکر - فاضل وزیر نے یہ اعتراض کیا ہے کہ میں نے specific نمبر نہیں لکھا حالانکہ میں نے کہا ہے کہ کئی روز سے اسی سے زیادہ بسیں خراب ہیں -

مسٹر سپیکر : specific نمبر سے ان کا مطلب ہے بسوں کا نمبر - جیسے پی بی ایل - جے اے اور پی جے بی ہوتا ہے -

میاں منظور احمد موہل : جناب والا ! اب میرے بس میں یہ بات نہیں ہے کہ میں وہاں جاؤں اور بسوں کے نمبر نوٹ کروں - میں نے تعداد لکھی ہے اور پھر یہ کہا ہے کہ ایسی بسیں بھی شامل ہیں جنہیں حال ہی میں رومانیہ سے درآمد کیا ہے - جناب والا ! میں نے اس لئے یہ پوائنٹ اٹھایا تھا کہ رومانیہ سے حال ہی میں جو بسیں درآمد ہوئی ہیں ان کی خرابی کی کیا وجہ ہے ؟ صرف یہ بات تھی اور وزیر صاحب تینوں پر چلے گئے ہیں - یہ تحریک التوا تو میں نے نیک نیتی سے دی ہے ایسی کوئی وجہ نہیں ہے کہ ان کو اس قدر اضطراب ہو کہ میں محض تنقید برائے تنقید پر ایسی موشن دے رہا ہوں -

مسٹر سپیکر : انہوں نے بڑا واضح بیان دیا ہے کہ رومانیہ سے جو بسیں آئی ہیں وہ ستر ہیں اور on road 35 ہیں اور زیادہ سے زیادہ دو بسیں معمولی خرابی کی وجہ سے ورکشاپ میں گئی ہیں اور کوئی بس major defect میں suffer نہیں کر رہی -

Are you in a position to contradict-it ?

وہ آپ کی تسلی کے لئے مزید آپ کو پیش کش کر رہے ہیں کہ ان کے ساتھ ورکشاپ میں چلئے اور جا کر دیکھ لیجئے -

رہے ہیں کہ کیا وجہ ہے کہ اتنی جلدی رومانیہ سے آنے والی بسیں بھی ورکشاپ میں جانے لگ گئی ہیں ۔ اس خبر سے عوام میں اضطراب و ہیجان پیدا ہو گیا ہے ۔ لہذا اس پر بحث کی جائے ۔

وزیر ٹرانسپورٹ (میاں محمد افضل وٹو) :۔ جناب والا ! بات یہ ہے کہ اس میں بسوں کا کوئی نمبر نہیں دیا گیا کہ کون سے نمبر کی بس خراب ہو گئی ۔ چونکہ بس خواہ رومانیہ کی بنی ہوئی ہو خواہ اٹلی کی بنی ہوئی ہو خواہ لی لینڈ کی بنی ہوئی ہو ہر ایک کی ایک مشین ہے ۔ اس میں کوئی بھی نقص چلانے یا کسی ڈیزل کی خرابی کی وجہ سے ہو سکتا ہے ۔ تو جب تک یہ نہ بتایا جائے کہ کون سے نمبر کی بس خراب ہے اس کا specific جواب نہیں دیا جا سکتا چونکہ یہ جنرل ٹرمیں ہیں اور میں welcome کرتا ہوں کہ کوئی بھی فاضل رکن گورنمنٹ ٹرانسپورٹ کی بسوں کے متعلق ان کی کارکردگی کے متعلق نیک نیتی کے ساتھ constructive تنقید یا تجویز بتائے ۔ اور اگر وہ درست ہو تو اس کی اصلاح بھی کریں گے اور اگر اس کی غلط فہمی ہو تو ہم اس کی وضاحت بھی کریں گے ۔ تو ان جذبات کے ساتھ میں فاضل رکن کو یقین دلاتا ہوں کہ وہ کبھی بھی یہ hesitate نہ کریں اور میرے ساتھ تشریف لائیں ہم ورکشاپ میں ان کے ساتھ جائیں گے ان کو ساتھ لے کر جائیں گے اور پہلے سے زیادہ عزت کریں گے ۔ کیونکہ اب ان کی اس طرح کی باتوں پر ہمارا فرض ہے کہ ہم ان کی پوری تسلی کرائیں ان کو حق ہے کہ وہ ہماری کارکردگی کو جس نقطہ نظر سے بھی چاہیں تنقید کریں ۔ لیکن نیک نیتی کے ساتھ تنقید کریں میں ان کی خدمت میں ان کی اطلاع کے لئے یہ واضح کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ رومانیہ کی بسیں زیادہ سے زیادہ ستر ہمارے پاس آئی ہیں جن میں سے پینتیس on road ہیں ۔ چھ مہینوں میں دو یا تین سے زیادہ بسیں main defect کی وجہ سے خراب نہیں ہوئیں ۔ اگر ان کو اس پر اعتراض ہو یا اس کو چیلنج کرنا چاہتے ہیں تو تحریری طور پر بسوں کے نمبر بتا دیں ہم ان کو ان کی تفصیل اگلے اجلاس میں یا اگلے روز دے دیں گے ۔ اگر چاہیں تو میرے ساتھ تشریف لے چلیں ہم وہاں ان کو دکھا دیں گے ۔ انشاء اللہ العزیز جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کہ اگر ان کی تنقید برائے تنقید نہیں بلکہ تنقید نیک نیتی پر مبنی ہے تو انشاء اللہ ان کو گورنمنٹ ٹرانسپورٹ کی کارکردگی سے موقع پر دیکھ کر ذہنی سکون ہو گا کہ گورنمنٹ ٹرانسپورٹ پہلے سے بدرجہ اتم کام کر رہی ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد : پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ! وزیر موصوف

کی بالعموم اجازت ہے اور پھر آپ کی یہ بات vague ہے کہ آپ ایک incident کی بجائے یا کسی event یا occurrence کی بجائے اس کو as a policy criticise کر رہے ہیں - اس کے لئے ممبر کی طرف سے ایک ریزولیوشن porper form میں ہے -

میاں منظور احمد موہل : جناب والا ! اس بارے میں میری بات تو سنیں -

مسٹر سپیکر : آپ میرے چیمبر میں تشریف لے آئیں -

میاں منظور احمد موہل : جناب والا ! میں نے یکم نومبر کے بارے میں واضح طور پر کہا ہے -

مسٹر سپیکر : آپ نے ایک واقعہ یکم نومبر کا بیان کیا ہے -

میاں منظور احمد موہل : جناب سپیکر ! اس میں میں نے specific کہا ہے کہ فلاں فلاں رہنماؤں خان عبدالولی خان - مفتی محمود صاحب کو عوام سے خطاب کرنے سے روک دیا گیا ہے -

مسٹر سپیکر : وہ میں نے پڑھ لیا ہے -

To criticise the policy the proper form is a resolution by a Member and not an adjournment motion. Therefore I don't allow.

تحریک التوا نمبر 14 میاں منظور احمد موہل صاحب کی ہے جو کہ او۔ٹی بسوں کے متعلق ہے -

اومنی بس سروس کے ورکشاپ میں بسوں کا خراب حالت میں پڑے رہنا

مسٹر سپیکر : میاں منظور احمد موہل یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کارروائی ملتوی کی جائے - مسئلہ یہ ہے کہ روز نامہ نوائے وقت لاہور مورخہ 3 نومبر 1974ء میں شائع شدہ خبر کے مطابق او۔ٹی بس سروس کے ورکشاپ میں گذشتہ کئی روز سے 80 سے زیادہ بسیں خراب پڑی ہیں - ان میں ایسی بسیں بھی شامل ہیں جنھیں حال ہی میں رومانیہ سے درآمد کیا گیا تھا - اس خبر سے عوام کے ذہنوں میں شکوک و شبہات جنم لے

سید تابش الوری : جناب والا! میری ایک تحریک ہے اگر اسے اسی وقت زیر بحث لے آئیں تو کارروائی آگے بڑھ سکے گی -

مسٹر سپیکر : میں اس کے لئے چیف منسٹر صاحب سے بات کروں گا ویسے تو سات دن لگتے ہیں - آپ یا علامہ رحمت اللہ ارشد صاحب آ جائیں ہم چیف منسٹر صاحب سے بات چیت کر لیں گے - تحریک پر formal order بھی یہی ہے -

To come after seven days.

مسودات قانون

مسودہ قانون جامعہ ملتان مصدرہ 1974ء

(مسودہ قانون نمبر 55 بابت 1974)

وزیر قانون : جناب والا ! میں دی ملتان یونیورسٹی بل 1974ء پیش کرتا ہوں -

مسٹر سپیکر : دی ملتان یونیورسٹی بل 1974ء پیش کر دیا گیا ہے -

It is referred to the concerned Standing Committee, the report to come within a month.

مسودہ قانون (ترمیم) انہار خورد پنجاب مصدرہ 1974ء

(مسودہ قانون نمبر 56 بابت 1974ء)

وزیر آبپاشی : جناب والا! میں دی پنجاب مائینر کنیالز (امنڈمنٹ) بل 1974ء پیش کرتا ہوں -

مسٹر سپیکر : دی پنجاب مائینر کینالز بل 1974ء پیش کر دیا گیا ہے -

It is referred to the concerned Standing Committee, the report to come within a month.

مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) مالیات مغربی پاکستان مصدرہ 1974ء

(مسودہ قانون نمبر 49 بابت 1974ء)
(بحث جاری)

مسٹر سپیکر : اب وزیر قانون مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) مالیات مغربی پاکستان مصدرہ 1974ء کی تحریک پیش کریں گے ۔

وزیر قانون : جناب والا ! میں تحریک پیش کرتا ہوں ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر : یہ بل پہلے پیش ہو چکا ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : پوائنٹ آف آرڈر ۔ یہ فنانس بل پچھلے سیشن میں for consideration at once پیش ہو گیا تھا ۔ وہ سیشن ختم ہو گیا ہے جہاں تک بل کا تعلق ہے وہ lapse نہیں ہوتا ۔ جہاں تک موشن کا تعلق ہے اسمبلی prorogue ہونے کے بعد اس کے لئے نیا نوٹس دینا پڑتا ہے انہیں آج نوٹس از سر نو دینا چاہیے تھا ۔

مسٹر سپیکر : کس چیز کا نوٹس دینا چاہیے تھا ۔

Haji Muhammad Saifullah Khan : Motion for consideration at once.

Mr. Speaker : It was being discussed.

Haji Muhammad Saifullah Khan : Quite correct Sir. But the session was prorogued. It was not adjourned.

وہ بل پڑا ہوا ہے ۔ بل lapse نہیں ہوتا جب تک اسمبلی قائم ہے ۔ جہاں تک اس موشن کا تعلق ہے "for consideration at once" that has been lapsed. A fresh motion for consideration should be given.

مسٹر سپیکر : وہ تو ویسا ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : وہ move نہیں ہوا ۔

مسٹر سپیکر : وہ move کرنے لگے تھے وہ تو میں نے move نہیں کرنے دیا ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : وہ موشن ایجنڈا پر درج نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر : حاجی صاحب جہاں تک سینیٹ سے متعلقہ کا تعلق ہے ایسا بھی ہوتا ہے کہ آدھا بل اسمبلی میں زیر غور آگیا اور اسمبلی prorogue ہو گئی اور جب اسمبلی دوبارہ آتی ہے تو جس سٹیج پر بل چھوڑا ہوتا ہے اس سے آگے کارروائی شروع ہو جاتی ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : ایک نظیر ایسی نہیں ملے گی ۔ میں اس بات کو وثوق سے کہتا ہوں بل موجود ہوتا ہے وہ lapse نہیں ہوتا ہے ۔

Mr. Speaker : Let me now discuss it as to what is a bill. How a bill is in the House without a motion.

Haji Muhammad Saifullah Khan : Sir, first of all we present a text of the bill to the Assembly......

Mr. Speaker : At what stage?

Haji Muhammad Saifullah Khan : At any time. There is no stage for that. That can be given any time.

Mr. Speaker : How is it to be given.

حاجی محمد سیف اللہ خان : ہم اسمبلی سیکریٹریٹ میں بل دے دیتے ہیں ۔ آپ اس کو ایجنڈے میں اس وقت تک شامل نہیں کر سکتے جب تک اس کے ساتھ "consideration at once" کی موشن نہ دیں ۔ موشن آ نہیں سکتی ۔ ۔ بل ہم آپ کو دے دیتے ہیں ۔ اس کے ساتھ ہی ہمیں موشن دینی چاہئے

That it should come for consideration at once.

اور وہ جب موشن آتی ہے اس کے بعد بل پر کارروائی شروع ہوتی ہے ۔ اب یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ آیا بل ہی از سر نو دینا چاہئے ۔ نہیں ہے قطعاً نہیں ۔ بل وہی ہوگا ۔ وہ موجود رہے گا وہ lapse نہیں ہوگا ۔

Mr. Speaker : Can there be a bill with the Assembly or even with the Secretariat without a motion.

Haji Muhammad Saifullah Khan : Yes Sir, this can be given.

Mr. Speaker : What is the provision for that. ?

Haji Muhammad Saifullah Khan : The Assembly has no objection to take any thing which I give to you but you cann't include it in the agenda of the Assembly unless there is a

closure motion for that. The bill itself has not to be considered in the Assembly but the motion is to be considered in the Assembly. Sir, I say that the bill is on the record of the Assembly, the bill has not lapsed but so far as that very motion is concerned, it was moved in the last Assembly session that it will be taken into consideration at once. That has been lapsed due to the prorogation of the Assembly. That motion has to be given afresh, notice has to be given afresh and it is to be moved afresh, and there we have a right to discuss.

مسٹر سپیکر : آپ کا مطلب یہ ہے کہ اسمبلی prorogue کر کے سٹینڈنگ کمیٹی کو بھیج دیں اور پھر نئے سرے سے introduce کرنا ہو گا ؟

حاجی محمد سیف اللہ خان : نئے سرے سے ہی ہو گا ۔

مسٹر سپیکر : کیا ہو گا ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : for consideration at once جس طرح آج دو بل پیش ہوئے ہیں اور یہ اسمبلی کے ریکارڈ میں رہیں گے کہ یہ present ہو گئے مگر یہ اس وقت تک discuss نہیں ہو سکتے جب تک موشن "for consideration at once" نہ آئے ۔ وہ موشن separate موشن ہوتی ہے جس کا تعلق اس سیشن کی حد تک ہوتا ہے ۔ جب وہ سیشن ختم ہو گیا وہ موشن بھی ختم ہو گئی ۔

مسٹر سپیکر : اس سے متعلق رولز کیا ہیں ؟

(وقفہ)

Sheikh Aziz Ahmad : There is only rule 198 of the Rules of procedure.

Haji Muhammad Saifullah Khan : The rule say.

> On the prorogation of a session all notices other than notices of intention to introduce a Bill, shall lapse and fresh notice shall be given for the next session.

Thank you Sheikh Sahib.

مسٹر سپیکر : حاجی صاحب ۔ اب اس سے آپ کس نتیجے پر پہنچتے ہیں ؟

حاجی محمد سیف اللہ خان : میں نے کہا ہے کہ presentation تو ہو گئی ۔

Mr, Speaker : To introduce a Bill.

حاجی محمد سیف اللہ خان : وہ تو آج ہو گیا ہے ۔ مثال کے طور پر وہ بل تو introduce ہو گیا ۔ باقی تمام motions lapse ہو جائیں گی ۔

All other motions shall lapse on the prorogation of the session. That was not presentation. That is a motion for consideration at once and that is a sepapate things from that of presentation.

مسٹر سپیکر : نوٹس کس سٹیج پر رہتا ہے ؟

حاجی محمد سیف اللہ خان : مثال کے طور پر آج انہوں نے ملتان یونیورسٹی بل پیش کیا ہے اور وہ اسمبلی کے ریکارڈ پر آ گیا ہے ۔

That is mere presentation.

Mr. Speaker : Then what is the stage of introduction ?

حاجی محمد سیف اللہ خان : یہ بل introduce ہو گیا ۔ اگر اس کے بعد تا قیامت اس کی موشن نہ آئے "for consideration at once" تو ہم اس بل کو نہیں چھیڑ سکتے اور اسمبلی کو اس سلسلے میں کوئی اختیار نہیں ۔ ہم اسے اس وقت چھیڑیں گے جب اس کے متعلق "for consideration at once" کی موشن آئے گی ۔ تو وہ ہے موشن اور وہ lapse ہو جاتی ہے جب سیشن prorogue ہو جاتا ہے اور اس کے لئے انہوں نے الگ موشن دینی ہے کہ اسے فی الفور زیر غور لایا جائے ۔ یہ بل کی دوسری سٹیج ہے ۔ میں نے پہلے عرض کی تھی کہ جہاں تک بل کی presentation کا تعلق ہے ۔ جہاں تک بل کا تعلق ہے ۔

Bill has not been lapsed. Bill is on record. He has now to give fresh notice for presentation. I am not saying that they should present the Bill a fresh because the Bill has not been lapsed.

میں اس کی اطلاع کے لئے عرض کروں گا ۔ کہ prorogue دوسرے نے کیا اور اس کو lapse دوسرے نے کرایا ہے ۔

Chaudhari Muhammad Yaqub Awan : Point of order. My brother, Haji Muhammad Saifullah Khan has twice repeated that "this Bill has been lapsed". I will request him that the word "been" should be droped. This is grammatically incorrect. It really pinches when my brother repeats it twice or

thrice. The Bill has lapsed, the motion has lapsed; that is the correct sentences. "Has been lapsed" is not correct.

Mr. Speaker : Your point is that the word "been" is not required.

Chaudhri Muhammad Yaqub Awan : Yes, Sir. That is my request.

وزیر قانون : جناب اس سلسلے میں قاعدہ 198 (2) بھی ملاحظہ فرمائیں یہ بھی بل کی کارروائی سے متعلق ہے -

سید تابش الوری : جناب والا ! قاعدہ 198 (2) بھی دیکھ لیجئے - اس سے بات زیادہ بہتر طور پر واضح ہو جائے گی - جناب والا ! اگر یہ موشن نہ دیں تو یہ بل lapse ہو جائے گا سوائے اس کے کہ اسمبلی خود ایک خاص تحریک کے ذریعے اس بل کی عمر بڑھا دے یا ایسے دوبارہ زیر غور لانے کا فیصلہ کرے -

Mr. Speaker : ہے Prime facie reading میری

and I would like to be enlightened on that. The Minister for Law may please give his particular attention to this.

Rule 198 lays down.

> On the prorogation of a session all notices other than notices of intention to introduce a Bill, shall lapes and fresh notices shall be given for the next session.

This is about the stage when notice is required but when notice stage is completed and a motion has been made and is being considered by the House, what is the position about the motions ? There is a difference between a notice and a motion. A motion has been made then what happens to the motion ?

وزیر قانون : جناب والا ! وہ بل جس صورت میں بھی پچھلے سیشن میں چھوڑا جائے گا - اس صورت میں وہ اگلے سیشن میں آ جائے گا -

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! میں یہ بات ایک چھوٹی سی مثال سے واضح کر دوں کہ ہم قراردادیں پیش کرتے ہیں - جب ایک قرارداد ایوان میں پیش ہو جائے - پہلے اس کا نوٹس دیا جاتا ہے - پھر وہ ایجنڈے

پر آ جاتی ہے اور move ہو جاتی ہے ۔ اگر سیشن prorogue نہیں ہوتا تو دوسرے non-official day پر قرارداد خود بخود آ جاتی ہے اور اس کے لئے لئے نوٹس کی ضرورت نہیں کیونکہ سیشن جاری ہے اور اگر سیشن prorgoue ہو جاتا ہے ۔

Then that very Resolution or that very Bill cannot be carried in this list unless a fresh motion is given for that purpose because that motion is a separate thing. Every motion lapses. Bill itself is something else, motion for consideration is something else and motion for its passing is something else. It passes through three stages.

Mr. Speaker : But notice of motion is necessary. Notice is actually not meant for the member, it is meant for the office. Sardar Saghir Sahib, please move the motion.

وزیر قانون : جناب والا ! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ دی ویسٹ پاکستان فنانس
(پنجاب امنڈمنٹ) بل 1974ء
فی الفور زیر غور لایا جائے ۔

مسٹر سپیکر : تحریک پیش کی گئی ہے :

کہ دی ویسٹ پاکستان فنانس
(پنجاب امنڈمنٹ) بل 1974ء
فی الفور زیر غور لایا جائے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : میں اس کی مخالفت کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر : حاجی محمد سیف اللہ خان ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد : پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ! لاہور میں مسٹر احمد رضا خان قصوری کے والد جناب محمد احمد خان کے بہیمانہ قتل کے متعلق سرحد اسمبلی نے قرار داد تعزیت پاس کی ہے اور جناب واجب الاحترام وزیر اعلیٰ نے بھی ان کو تعزیت کا پیغام بھیجا ہے ۔ دوسرے وزراء نے بھی بھیجا ہے ۔ میں یہ بات ریکارڈ پر لانی چاہتا ہوں کہ ہم حزب اختلاف کی طرف سے چاہتے ہیں کہ ایک قرار داد تعزیت پیش ہو ۔ اس سلسلہ میں میں حکومت کا نظریہ اور رد عمل معلوم کرنا چاہتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر : آپ وزیر اعلیٰ صاحب سے بات کر لیں اور پھر مجھے اطلاع دے دیں ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد : تو اس کا فیصلہ کل ہوگا ؟

مسٹر سپیکر : ممکن ہے اس سے پہلے ہی ہو جائے۔

علامہ رحمت اللہ ارشد : تو یہ کل کر لیں گے ۔

مسٹر سپیکر : ٹھیک ہے ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان ۔

Mian Manzur Ahmad Mohal : Point of order. The House is not in quorum.

Mr. Speaker : Please take a count. Count was taken. The House is in quorum. Yes Haji Sahib.

Haji Muhammad Saifullah Khan : I beg to move :

> That the West Pakistan Finance (Punjab Amendment) Bill, 1974, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by the 15th January, 1975.

Mr. Speaker : The motion is :

> That the West Pakistan Finance (Punjab Amendment) Bill, 1974, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by the 15th January, 1975.

Minister for Law : Opposed.

مسٹر سپیکر : حاجی محمد سیف اللہ خان ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! اجازت ہو تو میں پرنسپل کو ساتھ ہی ڈسکس کر لوں ۔

مسٹر سپیکر : ہاں ، کر لیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب سپیکر ! یہ موجودہ بل بظاہر نہایت ہی مختصر ہے اور ترمیم کی غرض سے اس ایوان میں پیش کیا گیا ہے ۔

(اس مرحلہ پر بیگم سیدہ عابدہ حسین صاحبہ کرسی صدارت پر متمکن ہوئیں) ۔

جناب والا ! یہ بل الفاظ کے لحاظ سے تو مختصر اور معمولی کہلایا جا سکتا ہے ۔ لیکن جہاں تک اس کی مقلویت ، اس کے دور رس نتائج اور اس سے مرتب ہونے والے اثرات کا تعلق ہے ، میرے نزدیک یہ ایک نہایت ہی اہم

بل ہے ۔ لکھنے کو تو صرف یہ لکھ دیا گیا ہے کہ ہم شوگرکین سیس کو بارہ پیسے سے بڑھا کر بیس پیسے کر رہے ہیں ۔ کاش ہماری صوبہ پنجاب کی انتظامیہ یہ جانتی ' کاش ! ہماری حکومت پنجاب یہ تکلیف گوارا کرتی کہ ہم اس معزز ایوان سے جس اختیار کا مطالبہ کر رہے ہیں ' ہم اس صوبے کے غریب عوام پہ جو ایک نیا بوجھ لادنے کی کوشش کر رہے ہیں ۔ آیا ہمیں اس کا حق پہنچتا ہے ؟ آیا ہمارے پاس اس کا کوئی جواز بھی ہے ؟ کیا اس سے صوبہ پنجاب کے عوام کو تھوڑا سا فائدہ بھی پہنچے گا ؟ کیا موجودہ حکومت یہ حق رکھتی ہے کہ اس صوبے کے عوام کو مزید مجبور کر سکے کہ وہ اپنے گاڑھے پسینے کی کمائی کا کچھ حصہ ' جو کمائی ان کی نان شبینہ کے لئے بھی مکتفی نہیں ہے ' جو ان کی گزر اوقات کے لئے بھی پوری نہیں ہوتی' اس میں سے مزید کچھ حصہ وہ حکومت کے حوالے کر سکیں ۔ اس حکومت کے حوالے کر سکیں جو عوام پہ ٹیکس اس لئے لگایا کرتی ہے ' جو عوام سے پیسے اس لئے بٹورا کرتی ہے ' جو عوامی **exchequer** اس لئے قائم کیا کرتی ہے کہ اس سے صوبے کے عوام کی فلاح و بہبود کی جائے گی ' حکومت کو آئین اور جمہوریت کی منشا کے مطابق چلایا جائے گا ' آئین کے تحت دی گئی ہر قسم کی مراعات اور سہولیات عوام کو دی جائیں گے ۔ کسی حکومت کے قائم ہونے کا اولین مقصد یہ ہوتا ہے'کسی حکومت کے **exchequer** کو قائم کرنے کا سب سے پہلا مقصد یہ ہوتا ہے اور یہ ہوتا ہے سب سے بڑا جواز کسی صوبے کے عوام پر کوئی بوجھ ڈالنے یا ٹیکس عائد کرنے کا ؟ اگر حکومت پنجاب اپنا گریبان کھول کر اس کے اندر جھانک کر دیکھے تو اسے نظر آئے گا کہ جن فرائض کی بجا آوری میں صوبے کے عوام کو **exchequer** کا حصہ دار بنانے کے لئے مجبور کیا جاتا ہے جس کے لئے ان پر ٹیکس عائد کئے جاتے ہیں ۔ کیا ان میں سے کسی شعبے میں انہوں نے اپنے فرائض کی بجا آوری کی ہے ؟ جناب والا ! اس حکومت کی عام روایت رہی ہے کہ فنانس بل کو نہایت معمولی انداز میں ایوان میں پیش کیا کرتی ہے ۔ لیکن میں کہتا ہوں کہ قانون سازی کی تاریخ میں سب سے اہم قانون اور سب سے اہم بل ہوا کرتا ہے ' وہ یہی فنانس بل ہے کیونکہ اس کا تعلق براہ راست عوام سے ہوتا ہے ۔ عوام میں سے ہر غریب اور امیر سے اس کا تعلق ہوا کرتا ہے ۔ اس لئے میں اس معزز ایوان سے بھی التماس کروں گا اور حکومت سے بھی گذارش کروں گا کہ جن غریب عوام نے آپ کے ہاتھ میں زمام

اقتدار دی ہے، وہ آج آنکھیں اٹھا کر آپ کی طرف دیکھ رہے ہیں کہ جو کچھ پہلے ہم نے آپ کو دیا ہے ، جتنا پیسہ پہلے ہم نے آپ کے حوالے کیا ہے جتنے ٹیکس بھی پہلے لگ چکے ہیں ، جتنا exchequer انہوں نے آپ کے حوالے کیا ہے ، اس کا خرچ آپ نے کس طرح کیا ہے اور میں نے یہ موشن ایوان میں اس لئے دی ہے - بظاہر یہ موشن حیران کن ہو سکتی ہے کہ سیدھا سادا بل ہے - ہم نے تو صرف ایک لگائے ہوئے ٹیکس میں تھوڑا سا اضافہ کرنا چاہا ہے، ہم نے کوئی نیا ٹیکس عوام پہ نہیں لگایا تو اسے عوام کے پاس بھیجنے کی اور ان کی رائے لینے کی کیا ضرورت ہے - میں آج آپ کو موازنہ کرکے دکھانا چاہتا ہوں - میں نے موشن اس لئے دی ہے کہ آپ کے اس دعوے کا پول کھل جائے جو آپ ہر جلسے میں ، ہر مقام پر اور ہر جگہ پر کیا کرتے ہیں کہ ہمیں عوام کا تعاون اور اعتماد حاصل ہے - عوام نے آپ پہ اعتماد ضرور کیا تھا - عوام نے آپ کو اپنا راہبر ضرور چنا تھا - عوام نے اپنی قسمت کا اختیار آپ کے حوالے ضرور کیا تھا ، مگر اس وقت کہ جب انہوں نے آپ کو آزمایا نہ تھا ، جب انہوں نے آپ کو دیکھا نہ تھا - پھر آج جناب وزیر قانون ایک سیدھی سادی موشن کی مخالفت کیوں کر رہے ہیں ، وہ عوام کے پاس جانے سے کیوں کترا رہے ہیں ، وہ کیوں گھبرا رہے ہیں - آپ اس کو عوام کے پاس جانے دیجئے ، جنہوں نے اس حکومت کو ٹیکس لگانے کا اختیار دیا ہے - اگر آپ کو اطمینان ہے کہ آپ کے دعوے سچے ہیں اور ابھی تک آپ کو عوام کی تائید اور اعتماد حاصل ہے تو آئیے ، اور ریگولر پروسیجر لائیے - یہ ضابطے اور قانون کی بات ہے آپ کیوں گھبراتے ہیں - آپ کا تو آرڈیننس بھی نافذ ہے - آپ نے تو اس ضمن میں قانون بھی نافذ کیا ہوا ہے ، آپ کی وصولی تو رکتی نہیں کہ آپ یہ جواز پیش کر دیں کہ اس میں مزید تاخیر کی گئی تو پیسہ نہیں آئے گا - اگر وصولی رک جائے گی تو ہمارا کاروبار ختم ہو جائے گا - ہمارے اللے تللے نہیں ہو سکیں گے ، ہم پیسے کا ضیاع نہیں کر سکیں گے ، ہم عوام کے گاڑھے پسینے کی کمائی کو عیاشیوں پر خرچ نہیں کر سکیں گے ، ہم عوام کے خون پسینے کی کمائی کو اپنی مرضی کے مطابق اپنی خواہشات کی تکمیل پر خرچ نہیں کر سکیں گے - یہ صورت حال بھی نہیں ہے - آج تو میں آپ کے پاس چیلنج لے کر آیا ہوں کہ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ آپ کو اب بھی عوام کی تائید اور اعتماد حاصل ہے تو اسے عوام کے پاس بھیجئے - سب سے بڑی کسوٹی عوام ہوا کرتی ہے ،

سب سے بڑا وفادار شخص وہ ہوا کرتا ہے جو اپنی جیب تک اپنے دوست کے حوالے کر دے ۔ آپ نے عوام کی جیب پر ہاتھ ڈالنے کی کوشش کی ہے ۔ پہلے تو آپ نے دھوکہ دے دیا ۔ پہلے تو آپ عوام کو بتا دیا کہ ہم آپ کو روٹی ، کپڑا اور مکان دیں گے ۔ عوام نے اس نعرے سے خوش ہو کر آپ پر اعتماد کر لیا ۔ اب آزمانے کا وقت آیا ہے کہ تین سال میں آپ نے عوام کو کچھ دیا ہے یا عوام سے سب کچھ لوٹ لیا ہے ۔ آج میں کسوٹی لے کر آیا ہوں ۔ بقول آپ کے یہ ایک چھوٹا سا اور مختصر سا بل ہے ۔ خدارا ، آپ اس لئے بل کی موشن کو عوام کے پاس لے جائیے کہ آیا وہ آپ پر اعتماد رکھتے ہیں یا نہیں ۔ آپ کو یہ اختیار دیتے ہیں یا نہیں ؟ جناب والا! کیا نہیں ہوا ۔ اس exchequer سے کس طرح تباہی آپ نے نہیں مچائی ۔ صوبائی خزانے کے سر پر بیٹھ کر عوام کو تباہ کرنے اور کچلنے میں کونسی کسر آپ نے روا نہیں رکھی ۔ کیا آپ کو مزید پیسے اس لئے دیتے ہیں کہ آپ کے جلسوں پر عوامی خزانے سے زیادہ سے زیادہ خرچ ہو سکے ، اور مزید فورس قائم کر سکیں ۔ کیا آپ کو پیسے اس لئے دیتے ہیں کہ آپ ہزاروں کی تعداد میں سرکاری ملازمین اور پولیس کو سامعین بنا کر اپنے جلسے کی زینت بنا سکیں ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

شیخ عزیز احمد : مسٹر سپیکر ! جہاں تک اس ترمیمی بل کا تعلق ہے ، یہ نہ تو انتظامیہ کے اخراجات سے تعلق رکھتا ہے ، اور نہ ہی اس کا تعلق وزرا ، اسمبلی کے ممبران کی رہائشوں یا سرکاری افسروں پر اخراجات سے ہے ۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ شوگر کین سیس بارہ پیسے سے بیس پیسے کیا جانا چاہئے ۔ صرف آٹھ پیسے کی ایزادی پر بحث کی جا سکتی ہے ۔ لیکن بل کے اصل موضوع اور اصل مقاصد پر بحث نہیں کی جا سکتی ۔ صرف اس پر بحث کی جا سکتی ہے کہ اس کو آٹھ پیسے بڑھا دیا جائے ۔ یا نہ ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : میرے فاضل بھائی میں ان کا دلی احترام کرتا ہوں وہ بھول گئے ہیں کہ فنانس بل زیر غور ہے اور انہیں پتہ نہیں ہے کہ جب ایک پائی بھی حکومت ٹیکس کے طور پر لے تو اس پائی کے متعلق ہم شروع سے لے کر آخیر تک حکومت کے ایکشن کے متعلق comment کر سکتے ہیں اور نظریں اٹھا کر دیکھئیے ، فنانس بل کی discussion اٹھا کر

دیکھئیے کہ جب بھی فنانس بل ڈسکس ہوا ہے تو ساری حکومت اس میں ڈسکس ہوتی ہے ۔

شیخ عزیز احمد : بالکل نہیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! حکومت کے ہر شعبہ اس میں ڈسکس ہوتا ہے اور اس پر کسی قسم کی پابندی نہیں لگائی جا سکتی ۔ ٹیکس نہ لگائیں قانون بنائیں اگر صرف قانون کی حد تک ہو تو ہم ان الفاظ تک محدود رہیں گے جب پیسے لیں گے ۔ تو پیسہ لینے سے لے کر خرچ کرنے تک جو کچھ حکومت کرتی ہے جہاں جہاں خرچ ہوتا ہے جیسے جیسے آتا ہے اس کے متعلق ہم پوری انتظامیہ پر comment کرنے کا حق رکھتے ہیں ۔

Sheikh Aziz Ahmad :- Sir, the hon'ble Member is going beyond the scope of this Bill.

سکوپ کے اندر رہ کر جو چاہیں وہ کہہ سکتے ہیں اور بل کا سکوپ صرف اتنا ہے کہ ٹیکس 12 پیسہ کی بجائے 20 پیسے کر دیا جائے ۔

It is only an amendment for raising the sugercane cess.

Haji Mohammad Saifullah Khan : Tax.

Sheikh Aziz Ahmad : No, sugercane cess.

Haji Muhammad Saifullah Khan : No, It is a tax.

سید تابش الوری : جناب سپیکر صاحب یہ بہت اہم نکتہ ہے جو جناب شیخ عزیز احمد صاحب نے اٹھایا ہے ۔ مجھے معلوم تھا کہ جب ہم اس بل پر بحث کریں گے تو شیخ صاحب حسب معمول یہ اعتراض وارد کریں گے ۔ اس لئے میں آپ کی توجہ کے لئے بعض حوالے لے کر آیا ہوں ۔ جس سے میں یہ ثابت کروں گا کہ جب کوئی فنانس بل زیر غور ہو تو حکومت کی پوری حکمت عملی عمومی طور پر زیر بحث آ سکتی ہے ۔ میں اس کے لئے آپ کے سامنے May's parliamentry practice کے صفحہ نمبر 308 کا حوالہ دیتا ہوں جس میں کہا گیا ہے ۔

> The Finance Bill and the Ways and Means Resolutions on which it is founded involve an annual outlay of Government time which remains fairly consistent every session. To what extent may be considered to represent

> resent Government policy is difficult to say, as this may vary from year to year. But the Ways and Means Resolutions, largely, and Finance Bill to some extent, offering, as they do a review of the whole extent, offering as they do a review......

پھر میں آپ کی توجہ اس جانب مبذول کراؤں گا ۔

Mr. Chairman : It seems to me that the point which is being raised is in relevance to the presentation of the entire Finance Bill but it doesn't illustrate that it may relate to an amendment.

وزیر قانون : محترمہ سپیکر صاحبہ اس ضمن میں میں بھی کچھ عرض کرنی چاہتا ہوں کہ یہ جو شوگر سیس ہے ۔ یہ پنجاب کے مجموعی فنڈ میں نہیں جائے گا یہ صوبہ پنجاب کے خزانے کے اجتماعی فنڈ میں نہیں جائے گا بلکہ یہ فنڈ جو ہے مخصوص مقاصد کے لئے مقامی طور پر خرچ کیا جاتا ہے ۔ اس لئے میرے فاضل دوست اس بات پر تو بحث کر سکتے ہیں کہ یہ جو سیس میں اضافہ کیا جا رہا ہے اس کا مصرف ٹھیک نہیں ہے اس کا استعمال غلط ہے ۔ لیکن حکومت کی تمام تر پالیسیوں کو اس میں زیر بحث نہیں لا سکتے ۔

Mr. Chairman : I think Haji Muhammad Saifullah may very kindly restrict himself to the scope of the discussion.

سید تابش الوری : جناب ہم نے ہمیشہ سپیکر کی رولنگ اور خواہش کا احترام کیا ہے ۔ لیکن یہ بڑا اہم اور فنی نکتہ ہے ۔ اس لئے میں یہ چاہتا ہوں کہ اس پر آپ کو یا تو یہ رولنگ دینی چاہیئے ۔ میں جناب کی خدمت میں جو حوالے پیش کر رہا ہوں آپ ان حوالوں کو پیش نظر رکھ کر اپنی رولنگ مرحمت فرمائیں یا رولنگ اس سلسلے میں نہ دیں ۔ اور جناب سیف اللہ سے یہ درخواست کریں کہ وہ مختصراً ایوان کے سامنے اظہار خیال کریں ۔

مسٹر چیئرمین : میں نے عرض کی ہے چونکہ میری سمجھ کے مطابق آپ نے May's parliamentry practic کا حوالہ دیا ہے تو معلوم یہ ہوتا ہے کہ خاص جو annual budget debate ہے اس کا حوالہ دیا جائے اس لئے میں نے کہا ہے کہ

Haji Sahib may very kindly restrict himself to this subject.

حاجی محمد سیف اللہ خان : جنابہ میں جناب وزیر قانون کو اس سلسلے میں تھوڑا سا مطمئن کر دوں کہ پھر انہیں شاید اعتراض کی گنجائش نہ رہے - اس بل کو انہوں نے پیش تو کر دیا ہے مگر اس کی ساری کلاززز پڑھنے کی تکلیف گوارا نہیں کی کہ جس سیکشن کو امنڈ کیا جا رہا ہے اس سیکشن میں لکھا ہوا ہے -

> The cess payable under this act shall be collected and paid to Government by the sugar mills in such manner as may be prescribed.

میرے فاضل دوست جب ایک چیز بحیثیت گورنمنٹ کے وصول کریں گے جب ایک چیز بحیثیت گورنمنٹ کے آپ خرچ کریں گے تو پھر ہمیں بحیثیت گورنمنٹ کے آپ کے متعلق نیک و بد ہر قسم کے خیالات کے اظہار کا حق حاصل ہے - جنابہ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ آپ ازراہ کرم اسی بل کو عوام کے پاس بھیج دیں اور اس کے دو ہی طریقے لیجسلیشن میں ہر حکومت کو کسوٹی پر پرکھنے کے لئے ہو سکتا ہے - کہ یہاں پر وہ جمہوریت نہ ہو - ہو سکتا ہے ڈیموکریسی کا نام تو ہم نے لے لیا ہے ، ڈیموکریسی کا لبادہ تو ہم نے اوڑھ لیا ہے مگر جمہوریت کے تقاضے ہم پورے نہ کر سکتے ہوں - ارے میاں بڑے بڑے ڈیموکریٹک ملکوں میں اس حد تک نظیریں ملتی ہیں کہ معمولی سا شبہ تک کسی حکومت کو ہو جائے کہ اب انہیں عوام کی تائید حاصل نہیں رہی تو وہ فوراً زمام اقتدار چھوڑ دیا کرتے ہیں اور اس لئے چونکہ جب ایک ہاؤس بن جایا کرتا ہے جب ایک ایوان قائم ہو جاتا ہے تو اس میں پہلا طریقہ کار کسی حکومت کے اعتماد کا تو یہ متعین کیا جاتا ہے کہ اس کو ممبران کا اعتماد حاصل ہے یا نہیں - اگر ممبران کا اعتماد حاصل نہیں ہے یا کسی وقت ممبران کا اعتماد مشکوک ہو جائے تو باآسانی vote of no confidence دے کر فیصلہ کیا جا سکتا ہے - اور جب ایسی صورت حال جمہوریت میں پیدا ہو جائے کہ عوام ایک طرف ہو جائیں اور ایوان ایک طرف ہو جائے تو پھر یہ کسوٹی رکھ دی جاتی ہے - کہ عوام کا اعتماد پرکھنے کے لئے قانون میں ایک گنجائش رکھ دی جاتی ہے - کہ موشن آپ دے دیں کہ اگر یہ قانون آپ اپنی اکثریت کے بل بوتے پر جو پاس کرانا چاہتے ہیں اپنی

اکثریت کے بل بوتے پر اس کو اگر آپ لانا چاہتے ہیں تو ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ عوام آپ کے ساتھ نہیں ہیں ۔ عوام کا اعتماد آپ کے ساتھ نہیں ہے تو پھر حکومت اس بات کو خوشی سے قبول کر لیا کرتی ہے کہ آئیے ریفرنڈم کی شکل میں اس بل کو بھی عوام کے پاس بھیج دیتے ہیں ۔ اگر عوام اس کو قبول کر لیتے ہیں تو ہم حق بجانب اور اگر عوام قبول نہیں کرتے تو ہماری موشن خود بخود ہی ختم ہو جائے گی ۔

(اس مرحلہ پر مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے) ۔

شیخ عزیز احمد : جناب سپیکر ! حاجی صاحب جو فرما رہے ہیں اس کے متعلق تو یہ ہے کہ چلو عوام ہمارے ساتھ نہیں ہیں تو عوام کے نمائندے تو ہمارے ساتھ ہیں ۔

سید تابش الوری : آپ کا یہ اعتراف بھی بڑا قیمتی ہے ۔

شیخ عزیز احمد : عوام کے نمائندے ساتھ ہیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ عوام نے پہلے جو چیز آپ کی disposal پر رکھی ہے ۔ کیا اس کا صحیح مفاد آپ نے عوام کو پہنچایا ہے؟ کیا ان ٹیکسوں کا صحیح استعمال آپ نے کیا ہے ۔ کیا عوام کی حالت آپ نے بہتر بنائی ہے ؟ کیا وہ وعدے جو آپ نے اقتدار میں آتے وقت عوام سے کئے تھے نبھائے ہیں ؟ اگر آپ ان سب سے عہدہ برآ ہو چکے ہیں اور اگر عوام کو خوش حال کر چکے ہیں اگر عوام کو اس قابل چھوڑ چکے ہیں کہ وہ مزید ٹیکس آپ کو دے سکیں تو بخوشی اس سے زیادہ ٹیکس لگائیں ۔ ہمیں کوئی اعتراض نہیں مگر اب تو جناب والا ! حالت یہ پہنچ چکی ہے کہ عوام صبح سے لے کر شام تک روٹی کے دو ٹکڑوں کے لئے پھر رہی ہے عوام تو جناب والا صبح سے شام تک اپنی ضروریات زندگی کے حصول کے لئے تنگ آ چکی ہے ۔

شیخ عزیز احمد : جناب والا ! اس میمو سے اس کا کیا تعلق ہے ۔

مسٹر سپیکر : حاجی صاحب یہ ابتدائی سیس کسی specific purposes کے لئے لگایا تھا ۔ گورنمنٹ دو قسم کے ریونیوز اکٹھے کرتی ہے ۔ ریونیوز وہ ہوتے ہیں جو گورنمنٹ for general exdenpiture اکٹھے کرتی ہے کسی آئیٹم پر وہ خرچ ہو سکتے ہیں ۔ وہ گورنمنٹ کے consolidated funds میں اس غرض سے کے لئے جاتے ہیں کہ گورنمنٹ اس کو کسی کام کے لئے استعمال کرے ۔ کچھ ریونیوز ایسے ہوتے ہیں جو specific purposes کے لئے اکٹھے کئے جاتے ہیں ۔ اگر تو یہ جس کو سیس کہا جاتا ہے اسی specific purposes کے لئے استعمال ہو رہا ہے تو آپ کی تقریر اس specific purpose کے لئے زیادہ relevant ہو گی کہ سیس کا استعمال ٹھیک نہیں ہو رہا ہے سیس کو اکٹھا کرنے کی جو ایجنسی ہے اس پر زیادہ خرچ ہو رہا ہے وہ efficient نہیں ہے وہ دیانتدار نہیں ہے وہ corrupt ہونے سے اپنے آپ کو نہیں بچا سکتی اور اس کا جو استعمال ہو رہا ہے وہ اس طرح نہیں ہونا چاہیئے ۔ وہ اس طرح ہونا چاہیئے تھا یہ تو domain ہو گی to be very much relevant but for general criticism of the Government I think it is not called for.

اور خاص طور پر یہ بات کہ وہ شاید بالکل ہی متعلقہ نہیں ہے یا متعلقہ ہے ۔ میں کچھ نہیں سکتا اگر اس پر کوئی اعتراض اٹھاتا تو میں اس کو دیکھ لیتا اگرچہ شیخ عزیز احمد صاحب نے generally اعتراض اٹھایا ہے ۔

Governments have existed even with the minority in the Houses and in many democratic countries Governments have survived not only with the minority in the House but even the total number of votes obtained by them is not more than 50% but is much less than 50%. Democratic process is a peculiar process and probably Assembly is always not the proper forum to discuss what is democracy and what is not democracy, and who is a true representative of the people and who is not a true representative of the people. These are primarily in the domain of the active political field. Yes Haji Sahib.

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! آپ نے بالکل بجا ارشاد فرمایا ہے اور مجھے اس پر مکمل طور پر اتفاق ہے ۔ اگر اس سیس کی حد تک اس قانون میں یہ ہوتا کہ دفعہ نمبر 12 جس کی ترمیم کی جا رہی ہے اس کا اکاؤنٹ الگ رکھا جائے گا ۔ اس کا خرچ الگ کیا جائے گا اس کی separate accounting ہو گی تو یہ بالکل ٹھیک تھا کہ ہم اس دائرہ سے باہر نہیں جا سکتے ۔ یہاں پر تو حساب اس شکل میں ہونے والا ہے کہ جب

ایک پیسہ حکومت کے پاس آ جاتا ہے اور ہم اس کا حساب مانگتے ہیں تو کہتے ہیں کہ قانون میں کہیں نہیں لکھا ہوا ہے کہ اس کا ہم حساب دیں اور جب اس کی ڈسکشن آتی ہے تو جناب والا پھر کہتے ہیں کہ آپ اس حد تک رہیں ۔ حالانکہ جتنا پیسہ اس وقت تک اکٹھا ہوا ہے جتنا پیسہ حکومت کے پاس اس وقت تک آیا ہے انہوں نے اسے اپنے exchequer کا ایک حصہ بنایا ہوا ہے اس میں amalgamate کیا ہوا ہے کبھی اس کے بارہ میں کوئی بھی بجٹ میں کسی اکاؤنٹنگ میں انہوں نے پیش نہیں کیا اور نہ ہی کوئی ایسا ادارہ بنایا ہے جس سے ہم یہ معلوم کر سکیں ۔ یہ درست ہے کہ شوگر کین سیس بورڈ انہوں نے بنایا ہوا ہے اور یہ بھی درست ہے کہ ڈویژنل لیول پر بھی ہے ڈسٹرکٹ لیول پر بھی ہے ۔ مگر ان کے اختیارات بالکل محدود کر دیئے گئے ہیں ان کی دسترس بھی اکاؤنٹس کی حد تک محدود ہے اور پھر جناب والا ! اگر ان سیس کو مل والے بورڈ کے اکاؤنٹ میں جمع کرایا جاتا ہوتا اگر اس سیس کے ذریعہ یہ واضح کر دیا جاتا کہ جس مل سے یہ سیس وصول ہوگا وہ اسی مل پر ہی خرچ ہوگا اس مل کے حساب میں جمع ہوگا تو ہمارا دائرہ بحث یقیناً محدود ہو جاتا اور ہمیں آگے بڑھنے کی ضرورت نہ تھی ۔ بلکہ ہم واضح طور پر یہ بتا بھی سکتے تھے مگر انہوں نے تو جناب والا پوری amalgamation کر دی ہوئی ہے کسی ایک بورڈ کا الگ حساب نہیں ہے کسی ایک مل کا الگ حساب نہیں ہے کوئی پیسہ جو انہوں نے شوگر کین سیس کی شکل میں وصول کیا ہے اس کو صحیح طور پر انہوں نے آج تک نہ خرچ کیا ہے ۔ اور نہ خرچ کرنا سیکھا ہے اور نہ اس سلسلہ میں کبھی عوام کو اعتماد میں لیا ہے ۔ جناب والا ! کہنے کو تو بالکل معمولی سی بات ہے دیکھنے میں تو بالکل معمولی سا سیس ہے ۔ مگر میں آپ کو بتا دوں کہ یہ دینا کس کو پڑتا ہے ultimately کس کی جیب سے جاتا ہے ۔ لکھنے میں تو آپ نے لکھ دیا ہے کہ دس پیسے ہم مل سے وصول کریں گے دس پیسے ہم کاشتکاروں سے وصول کریں گے ۔ مگر آپ نے یہ نہیں سوچا کہ یہ بیس پیسے کے بیس کاشتکار کی جیب سے نکلیں گے ۔ آپ دیہات میں جا کر دیکھئے ۔ آپ وہاں کے حالات کا معائنہ کیجئے کپاس کا پہلے ہی آپ نے بھٹہ بٹھا دیا ہے ۔ کپاس کے بارے میں صوبہ کی جو پہلے امیدیں ہوا

کرتی تھیں وہ پہلے ہی ختم ہو گئی ہیں ۔ اب تھوڑا بہت گنا ان علاقوں میں رہ گیا ہے جہاں گنا کاشت ہوتا ہے وہاں جا کر دیکھیئے کہ گنے کے کاشتکاروں کا کیا حشر ہوتا ہے ۔ جب آپ سے مطالبہ کیا جاتا ہے کہ جناب سیس پرسیس تو آپ لگا رہے ہیں گنے پر مالیہ اور آبیانہ تو آپ بڑھا رہے ہیں ۔ خدا را گنے کی قیمت ہی اضافہ کیا جائے تو عوام کی آنکھوں میں جناب والا ! دھول جھونک دی جاتی ہے کہ صاحب اگر ہم گنے کی قیمت بڑھائیں گے تو ہمیں کھانڈ کی قیمت بڑھانی پڑے گی ۔ یہ نہاں لکھا ہوا ہے کبھی آپ نے pockets کو بھی دیکھا ہے کبھی آپ نے ان خورد برد حسابات کو بھی دیکھا ہے جو مل مالکان اپنے عجیب انداز عجیب طریقوں سے آپ کو پیش کرتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر : حاجی صاحب ۔ ممکن ہے باقی ممبران نے آپ کے اس پوائنٹ کو سراہا ہو ۔

but how has that become relevant.

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! یہ جو سیس لگ رہا ہے یہ گنے پر لگ رہا ہے ۔ گنے کی کیفیت میں نہ بتاؤں ؟ پہلے گنا کس حال میں تھا پہلے گنے کے کاشتکاروں کے ساتھ کیا بیت رہی ہے ۔ اور اب کے گنے کے کاشتکاروں کے ساتھ کیا بیت رہی ہے آیا ان کو ان کی محنت کا ثمر مل رہا ہے یا نہیں مل رہا ہے کہ مزید آپ کو پیسہ دیں جو ٹیکس آپ ان پر عائد کر رہے ہیں ۔

شیخ عزیز احمد : پوائنٹ آف آرڈر ۔ میں اس پوائنٹ پر یہ کہنا چاہتا ہوں کہ شوگر کین پر سیس پہلے ہی موجود ہے اور یہ بارہ پیسے فی من ہے ۔ جس وقت یہ بل فنانس ایکٹ کی شکل میں 1964ء کو لاگو ہوا تھا تو اس وقت اس کا ہونا یا نہ ہونا اور شوگر کین پر سیس لگانا یا نہ لگانا یہ سب کچھ زیر بحث آ چکے تھے ۔ اب تو پوزیشن یہ ہے کہ آیا اس کو بڑھایا جائے اور اس کو بڑھانے کے سلسلہ میں حاجی صاحب یہ کہتے ہیں کہ اس بل کو رائے عام معلوم کرنے کے لئے سرکولیٹ کیا جائے ایک دفعہ بھی آپ نے یہ واضح نہیں کیا کہ کس بنا پر اس کو مشتہر کیا جائے یا متداول کرایا جائے ۔

مسٹر سپیکر : شیخ صاحب ۔ وہ دونوں ہی باتیں cover کر رہے ہیں ۔

شیخ عزیز احمد : نہیں جناب والا ! وہ جنرل domain پر تو بحث نہیں کر سکتے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : تو پھر آپ بتائیں کس چیز پر بحث کی جائے ؟

مسٹر سپیکر : پرنسپلز آف دی بل پر بحث کر سکتے ہیں ۔

Sheikh Aziz Ahmad : Principles to levy a cess on sugar cane.

وہ on principles discuss نہیں کر سکتے صرف یہ ڈسکس کر سکتے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

Mr. Speaker : Not leavying but increasing, enhancing.

Sheikh Aziz Ahmad : For enhancing. That is all, sir.

مسٹر سپیکر : حاجی صاحب ۔ میں نے تو ایک بات کہی تھی کہ
Profits of the mill owners may not be relevant in discussion.
یعنی farmers and growers کی جو حالت ہے
that may be very much relevant.

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! جب ریٹس بڑھتے ہیں تو اس میں یہ دلیل دی جا سکتی ہے کہ جناب کھانڈ کے ریٹس بڑھ جائیں گے ۔ ویسے جناب والا ! کسی حد تک یہ بھی غلط ہے کھانڈ کے ریٹس نہیں بڑھیں گے۔ البتہ مل والوں کے منافع curtail ہو جائیں گے ۔ اگر جناب والا! ایک مل اونر کا منافع curtail ہو جائے اور کاشتکار کی معیشت بحال ہو جائے تو اس میں کوئی نقصان نہیں ہے ۔ ہم تو یہی کہہ رہے ہیں کہ حکومت نے صورت حال کو کبھی سمجھا ہی نہیں ۔

Begum Syeda Abida Hussain : I don't see any logic in the arguments of the speaker because the Government guarantees the purchase price as it is of all other major agricultural produces. What is guaranteed price, is the guaranteed price.

حاجی محمد سیف اللہ خان : یہی میں عرض کر رہا تھا کہ گندم کی قیمت بھی نہیں بڑھائی جا سکتی ۔ سیس بھی وصول کر سکتے ہیں اور چینی کی قیمت بھی نہیں بڑھائی جا سکتی اس کے حق میں میں دلائل دے رہا تھا کہ یہ قطعاً

جائز نہیں ہے درست نہیں ہے - اگر ہم ایک طرف سیس بھی اوپر لگا دیں گنے کی قیمت کو بھی ہم نہ بڑھائیں ، ان کی حالت کو بھی ہم درست نہ کریں اور پھر یہ تمام کا تمام بوجھ ہم کاشتکاروں کے اوپر لاد دیں جس سے میں سمجھتا ہوں کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا - جناب والا ! آپ اندازہ فرمائیں کہ جس طرح کہا گیا ہے اور یہ واقعہ بھی ہے کہ شوگر سیس 1964ء میں عائد کیا گیا تھا - پہلی مرتبہ اس صوبہ میں اس کو نافذ کیا گیا - یہ فنانس بل جو حال تجویز ہوتا اس سال بھی تجویز ہوا تھا تین فنانس بل یہ ہاؤس بھی پاس کر چکا ہے - کسی بھی وقت یہ اس کا حصہ ہوتے ہیں براہ راست نہیں بالواسطہ طور پر کہ باقی سب carry ہو جاتا ہے - ہمیں بتا دیا جاتا کہ ہم نے اس سلسلہ میں یہ کارگزاری کی ہے - ہمیں پہلے نہیں بتایا گیا ہمیں آج ہی بتا دیا جاتا - ہمیں آج ہی سمجھا دیتے کہ آخر اس کے بڑھانے کی ضرورت لاحق کیوں ہوئی - کس مفاد کے تحت آپ اس کو بڑھا رہے ہیں - پہلے کون سا فائدہ اس سیس کو لگا کر اس صوبہ کے عوام کو پہنچایا ہے کون سی کمی اس میں باقی رہ گئی ہے کونسے مقصد کی تکمیل اس میں باقی رہ گئی ہے جس کی بناء پر آپ اس سیس کو بڑھانا چاہتے ہیں - جناب والا ! آپ کے علم میں ہوگا اور اس ہاؤس کے تمام معزز ارکان اچھی طرح سے جانتے ہیں کہ ملیں اور ملوں کے ذریعہ حکومت ہر سال کروڑوں روپیہ شوگر سیس کے طور پر وصول کرتی ہے اور اس کے خرچ کرنے کا مقصد واضح طور پر قانون میں موجود ہے - اس کے سیکشن 12 کے سب سیکشن (4) میں دیا ہوا ہے -

> 12 (4) The proceeds of the Cess shall be utilised:—
>
> (i) for special maintenance and development of roads and special plant protection services in the aeas comprising the Mill Zone ; and
>
> (ii) other activities directed towards the dvelopment of sugar cane production.

جناب والا ! لب لباب اس سیس کو عائد کرنے کا یہ ہے - مقصد اس سیس کو عائد کرنے کا یہ ہے ہم اس کا ذرا موازنہ کریں یعنی اس قانون کی تکمیل اور اس سیس کا استعمال اسی سب سیکشن 4 کے تحت کیا ہے - جناب والا ! سیس کی وصولی میں تو کوئی حد نہیں لگائی گئی کہ کس کس حد پر وصول کیا جائے گا اس میں تو یہ کیا گیا ہے جو شخص بھی گنا دے گا

وہ اس کا سیس بھی ادا کرے گا۔ مثال کے طور پر لیاقت پور کا کاشت کار خان پور میں گنا سپلائی کرتا ہے تو بھی اسے گنے کا سیس ادا کرنا پڑے گا اور جب اس سیس کے مفاد کا سوال پیدا ہوتا ہے تو پھر آپ کے قانون میں پابندی لگا دی گئی ہے۔ کہ صرف مل ایریا میں خرچ کیا جا سکتا ہے۔ اس کی ہی ترقی پر خرچ کیا جا سکتا ہے۔ اور وہ شخص جو اس مل کے زون ایریا سے باہر رہتا ہے وہ شخص جس نے اس مل کو گنا فراہم کیا ہے، جس نے اس کو سیس فراہم کیا ہے وہ ان تمام مراعات سے خالی رہتا ہے۔ اگر وہ واقعی ہی آپ نے اس خرچ کو مل کی زون حدود تک ہی محدود رکھنا ہے۔ مل زون کے باہر یہ سیس خرچ نہیں ہو سکتا تو پھر مل زون سے باہر سے لائے ہوئے گنے پر سیس لینے کا جواز پیدا نہیں ہو سکتا۔

مسٹر سپیکر: وہ تو main act میں ہے اور main act اب زیر بحث نہیں ہے۔

حاجی محمد سیف اللہ خان: جناب میں main act کی بات نہیں کر رہا بلکہ سب سیکشن کی بات کر رہا ہوں جو سیکشن amend ہو رہا ہے۔ یہ سیکشن 12 amend ہو رہا ہے۔

مسٹر سپیکر: اس میں بتائیں کہاں ہے۔

حاجی محمد سیف اللہ خان: جناب یہ سیکشن 12 کی ترمیم ہے۔ آپ دیکھ لیں۔

مسٹر سپیکر: یہ تو ایک particular provision کی امنڈمنٹ ہے۔

حاجی محمد سیف اللہ خان: جناب والا! آپ دیکھیں 12 سیکشن ہے اور 12 سیکشن میں سب سیکشن (4) ہے۔

مسٹر سپیکر: یہ تو پہلے سے یہاں موجود ہے اور اس کی ترمیم نہیں ہو رہی۔

حاجی محمد سیف اللہ خان: جناب والا! اسی کی میں بات کر رہا ہوں کہ آپ سیس وصول تو کر سکتے ہیں لیکن خرچ نہیں کر سکتے۔ میں بھی اسی قانون میں ترمیم لانے کے لئے کہہ رہا ہوں۔

مسٹر سپیکر: آپ کی اس کے متعلق کوئی ترمیم ہے۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! میری ترمیم موجود ہے ۔

مسٹر سپیکر : بات ختم ہوئی میں تو صرف اتنا ہی پوچھنا چاہتا تھا ۔

بیگم سیدہ عابدہ حسین : جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے حاجی محمد سیف اللہ خان صاحب سے یہ معلوم کرنا چاہتی ہوں کہ آیا ان کے یہ علم میں ہے کہ جو مل زون کے باہر علاقہ ہوتا ہے وہاں پر عام طور پر کاشت کار گنا کاشت کرنے سے گریز کرتے ہیں ۔ اسی وجہ سے ان کے لئے معاشی طور پر سود مند نہیں ہوتا ۔ لہذا یہ بہت کم لوگوں کو apply کرے گا ۔

Chaudhri Muhammad Yaqoob Awan : I would like to submit with your kind permission. مل زون کے باہر کے کاشت کاروں پر گنا سپلائی کرنے کی پابندی نہیں ہے ۔ مل زون کے اندر والوں کو جو سہولیات دی جا رہی ہیں مل زون کے باہر والوں کو نہیں دی جا رہیں ۔ یہ ایک بنیادی اصول ہے ۔

Mr. Speaker : Haji Sahib, this is not actually relevant. You are actually speaking on the merits and demerits of the original Act and not of this bill.

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا! اسی سیکشن کی ترمیم ہے ۔

Mr. Speaker : Not of that section. I am talking of that section.

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! اب میں اس کی مثال آپ کے سامنے لاؤں گا کہ یہ سیس میرے علاقے میں حبی سنز شوگر مل سے وصول کیا جاتا ہے جس کا بوجھ وہاں کے کاشت کاروں پر پڑتا ہے لاکھوں روپے اس سیس کے حکومت کے خزانہ میں جمع ہیں ۔ لیکن اس کو خرچ کرنے کی توفیق آج تک نہیں ہوئی ۔ جناب والا ! میں ایک واضح مثال ان کے سامنے پیش کرتا ہوں کہ اس سیس کا کس طرح حکومت غلط استعمال کروا رہی ہے ۔ کس طرح اس سیس کو ذاتی اور سیاسی اغراض کے لئے استعمال کیا جاتا ہے ۔ اور ذاتی خوشنودیوں کے تحت اس کی منظوریاں دی جاتی ہیں ۔ میرے علاقہ میں ۔ میرے ایریا میں ایسی سڑکیں موجود ہیں جن کے کچھ حصے بن چکے ہیں ۔ ایک سڑک جس کے متعلق میں پہلے بھی فاضل وزیر کے نوٹس میں لا چکا ہوں اور آج پھر لانا

چاہتا ہوں کہ پکالاں فیروزہ روڈ ہے جس کو شوگر سیس سے بنایا جانا منظور کیا گیا تھا ۔ جب آپ کی حکومت بر سر اقتدار نہیں آئی تھی ۔ جب اس سیس کو سیاسی اغراض کے تابع خرچ نہیں کیا جاتا تھا ۔ اس سڑک کی خستہ حالت اور زبوں حالی کو دیکھ کر شوگر سیس سے سڑک بنانا منظور کیا گیا اور اس سڑک کا ڈھائی میل کا علاقہ پختہ بھی کر دیا گیا ۔ سات میل کی سڑک سیس سے بنوانی منظور ہوئی ۔ ڈھائی میل پر پانچ لاکھ یا سات لاکھ روپیہ خرچ بھی ہو گیا اور جب آپ کے دور میں سڑک کی باری آئی جب آپ کے دور میں اس سیس کو خرچ کے لئے منظور کیا گیا تو یہ نہ دیکھا گیا کہ یہ ایک اہم سڑک ہے ۔ اس کا ڈھائی میل کا حصہ بن چکا ہے ۔ باقی چار ساڑھے چار میل کا حصہ اس کا رہتا ہے اس کو مکمل نہ کیا گیا تو وہ سارا خرچ بھی ضائع ہو جائے گا ۔ اس کی منظوری آپ کے وقت سے پہلے ہو چکی تھی ۔ اس کے ٹینڈر طلب کر لئے گئے تھے اس کا ٹھیکہ دے دیا گیا اس پر تھوڑا سا کام بھی ہوا مگر وہ کام بند کر دیا گیا اور وہ پیسہ دوسری طرف منتقل کر دیا گیا ۔ یہ تو ہے جناب والا ! سیس کا استعمال ۔ یہ ہیں آپ کی پالیسیاں اور وہ سڑک مکمل نہ ہو سکی ۔ وہ پیسہ جو اس پر خرچ ہو چکا ہے دن بدن ضائع ہو رہا ہے ۔ ہم کیسے توقع کریں کہ یہ اس کے مقاصد کو پورا کر رہے ہیں ۔ جب یہ بارہ پیسے کے تابع تھا تو اس کے استعمال کا یہ حشر ہوا ۔ جب تھوڑے سے پیسہ کے استعمال کے لئے آپ پر اعتماد کیا گیا تو آپ نے دیانت داری نہ برتی اور آپ نے اس پیسے کو صحیح قانون کے مطابق خرچ کرنا روا نہ کیا ۔ ہم کیسے یہ توقع کر لیں ہم کیسے یہ اعتماد کر لیں آج ہم آپ کو 12 پیسے کی بجائے 20 پیسے کا اختیار دے دیں تو کیا یہ مزید قومی سرمایہ اور قومی دولت کے ضیاع کے مترادف نہیں ہے ۔ جناب والا! جب تک حکومت یہ یقین دہانی نہیں کراتی ہے ۔ جب تک حکومت اپنے عمل سے اس امر کو ثابت نہیں کرتی ہے ۔ کہ عوام کے اس سیس کی ایک ایک پائی اس قانون کی منشا کے مطابق خرچ کرے گی ۔ اور پہلے جو خرچ نہیں ہوئی ہے اس کو بھی اس قانون کی منشا کے مطابق خرچ کرنے کی کوشش کرے گی ۔ اس وقت تک میں نہیں سمجھ سکتا کہ ایسی حکومت کو یہ اختیار دے دینا کہ اس سیس کو بڑھا دیا جائے کسی بھی شکل میں منصفانہ عمل ہوگا۔

جناب والا ! میں اس امر سے کبھی اختلاف نہیں کروں گا ۔ میں مخالفت برائے مخالفت کے لئے نہیں کہہ رہا ہوں ۔ میں اس چیز کی اہمیت سے

واقف ہوں۔ میں اس چیز سے اتفاق کرتا ہوں۔ واقعی اس سیس کے بڑھنے کی ضرورت ہے۔ میں اس سے اتفاق کرتا ہوں۔ میں جانتا ہوں کہ اس سیس کا سب سے بڑا مقصد سڑکوں کی تعمیر کرنا ہے اور جب 1964ء میں یہ سیس لگایا گیا تھا۔ تو اس وقت 12 پیسے کے حساب سے لگایا گیا تھا۔ اس وقت میٹیریل کی قیمتیں کم تھیں اور یہ بھی آپ کے وجود مسعود کی برکات ہیں کہ وہی قیمتیں آج آسمان سے باتیں کر رہی ہیں۔ آپ کے اقتدار میں آنے سے پہلے ایک میل ایک لاکھ روپے میں اگر بنتا تھا تو وہ اب دس لاکھ میں بھی ایک میل نہیں بنتا ہے۔ ان اخراجات کو پورا کرنے کے لئے میں سمجھتا ہوں کہ سیس کا بڑھانا درست ہے۔

شیخ عزیز احمد: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا! جناب حاجی محمد سیف اللہ صاحب یہ جواز پیش کر رہے ہیں کہ یہ سیس بڑھایا نہ جائے۔ ان کی موشن یہ ہے کہ رائے عامہ معلوم کرنے کے لئے اس بل کو مشتہر یا متداول کرایا جائے۔ اب پوزیشن یہ ہے کہ اس کے لئے انہوں نے ایک بھی دلیل نہیں دی ہے کہ کیوں اس بل کو مشتہر کرایا جائے۔ یہ تو کہتے ہیں کہ سیس کو بڑھایا نہ جائے۔ یہ بات تو یہ اس وقت کہہ سکتے ہیں جب بل کی تیسری خواندگی ہوگی۔ اس وقت یہ کہیں کہ اس کو بڑھایا جائے یا نہ بڑھایا جائے اس بل کو پاس کریں یا نہ کریں۔ اس مرحلہ پر وہ کہہ سکتے ہیں جب اس کو introduce کیا گیا تھا۔ اس وقت یہ کہہ سکتے تھے کہ اس بل کو introduce نہ کیا جائے۔ لیکن اس سلسلہ میں اس بل کو کس بنا پر کن وجوہات پر متد اول کرایا جائے۔ بجائے اس کے کہ گورنمنٹ اس کو فوری طور پر زیر غور لائے کیوں اس بل کو متد اول کرایا جانا ضروری ہے۔ انہوں نے اس بل کے حسن و قبح پر کہ یہ کم ہے یا زیادہ ہے۔ اس کے اخراجات میں دھاندلی ہوگی اس پر یہ بحث کر رہے ہیں جو کہ تیسری خواندگی کے وقت بھی ہو سکتی ہے۔ یا ترامیم پر بحث کے وقت ہو سکتا ہے۔ یہ موقعہ تو صرف اس لئے ہے کہ اس بل کو فی الفور زیر غور نہ لایا جائے۔ بلکہ اس کو متد اول کرایا جائے اس کے متعلق بتائیں وہ کیا وجوہات ہیں۔

مسٹر سپیکر: آپ کا پوائنٹ آف آرڈر ہو گیا۔ حاجی صاحب آپ general principles پر بھی ساتھ ہی بول رہے ہیں؟

حاجی محمد سیف اللہ خان: جی ہاں۔ اگر شیخ صاحب کہیں۔ تو اس پر بعد میں الگ کچھ کہوں گا۔

جناب والا ! میں حکومت سے استدعا کروں گا کہ اگر وہ اس بل کو نیک نیتی سے لائیں ۔ اگر ان کی منشاء واقعی اس بل سے مل ایریا کو ڈیولیپ کرنا ہے ۔ اگر وہ واقعی اس مقصد کی تکمیل چاہتے ہیں جس مقصد کے لئے یہ سیس لگایا گیا ہے تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا ہے ۔ ہمیں یہ کہنے میں قطعاً کوئی باک نہیں ہے کہ جن خدشات کا ہم نے اظہار کیا ہے ۔ کیا آپ نے یہ بھی سوچا ہے کہ جس پر ہم ٹیکس لگا رہے ہیں ۔ جس شخص نے ٹیکس ادا کرنا ہے اس کی حالت کیا ہے ۔ اس کی پوزیشن کیا ہے ۔ کیا وہ اس ٹیکس کے بڑھانے کو قبول بھی کرتا ہے یا نہیں کرتا ہے ۔ اس کے ادا کرنے کی اس حیثیت ہے یا کہ نہیں ہے ۔ دوسری بات آپ نے یہ بھی نہیں سوچا ہے کہ اس ایوان کو اعتماد میں لیا جائے ۔ اس صوبے کے عوام کو اعتماد میں لیا جائے ۔ کہ آیا آپ ان بورڈوں کی از سر نو تشکیل کرنا چاہتے ہیں ۔ ان بورڈوں کو جن کے تحت اس سیس کا مصرف ہونا ہے جو کہ شوگر سیس کے نام سے موسوم ہیں ۔ ان میں آپ زیادہ سے زیادہ بہتر اور فعال نمائندگی لانا چاہتے ہیں اور اس خرچ کو بہتر کرنا چاہتے ہیں ۔ آپ نے کوئی بھی قدم ایسا نہیں اٹھایا ہے جو کہ کسی ٹیکس کے جائز تصور کرنے میں کسی ٹیکس کے عائد کرنے سے پہلے اٹھانا ضروری سمجھا گیا ہو ۔

جناب والا ! ایک نہیں ہزاروں مثالیں ایسی ہیں ۔ اس حد تک مجھے علم ہے ۔ میں وثوق سے اور یقین سے کہتا ہوں کہ یہ سیس ملوں سے پورا وصول نہیں کیا جاتا ۔ اگر اس سیس کو صحیح طریقہ سے وصول کر لیا جائے ۔ اگر اسی سیس میں بھی خرد برد ختم کر دی جائے ۔ اگر اس سیس کا خرچ صحیح معنوں میں کیا جائے تو آپ کو اس میں اضافے کی ضرورت بھی نہیں پڑے گی ۔ ضرورت تو اس لئے آپ کو لاحق ہوتی ہے کہ جو وجوہات میں نے بتائی ہیں ۔ جائز ضرورت کے تحت آپ نہیں بڑھا رہے ہیں ۔ آپ کسی دیگر جائز ضرورت کے تحت نہیں بڑھا رہے ہیں ۔ جن کے تحت سیس کا بڑھایا جانا گوارا کیا جا سکتا تھا ۔ صرف اس لئے آپ یہ سیس بڑھا رہے ہیں ۔ نہ آپ اس فنڈ کی صحیح وصولی کر رہے ہیں اور نہ اس فنڈ کا خرچ آپ صحیح کر رہے ہیں اور محض اپنے اختیار کو استعمال کرنے کے لئے اور محض اپنی طاقت کا مظاہرہ کرنے کے لئے اور محض یہ باور کرانے کے لئے کہ آپ کو ایوان میں اکثریت کا حق حاصل ہے اور اسی کے تحت جس طرح کا بھی اور جس منشاء کا

آپ قانون چاہیں اس ایوان سے پاس کرا سکتے ہیں - اگر صرف یہی کرانا مقصود ہے تو اس کا تو ہم پہلے ہی اعتراف کر چکے ہیں کہ آپ کے پاس بہت بڑی میجارٹی ہے - ہم نے پہلے ہی اس کا اقرار کر لیا ہے - اس میں آپ کو کسی بھی قسم کی دقت لاحق نہیں ہوگی کہ آپ اسے ایوان سے پاس کرائیں اور اس وجہ سے صرف اس صورت حال کو دیکھتے ہوئے ہمیں یہ تحریک پیش کرنا پڑی کہ از راہ خدا ان لوگوں سے پوچھ لیں جنھوں نے ٹیکس دینا ہے - ہم نے تو اس میں سے صرف لینا ہی ہے - جن کی جیبوں سے یہ جانا ہے ان کے پاس براہ راست یہ بل چلا جائے - for eliciting public opinion یہ بل اسی لئے ان کے پاس بھیج دیا جاتا ہے کہ وہ اپنی رائے کیا دیتے ہیں - اس کو بھی آپ گوارا نہیں کرتے ہیں - جناب والا ! میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ کسی وقت تو اس امر کی وضاحت پیش کر دی جائے کہ اگر واقعی یہ مبہم سی پروویژن قانون میں رکھ دی گئی ہے اور وہ واقعی ناقابل عمل پروویژن یعنی for eliciting public opinion ہے تو اس کو حذف کرا دیا جائے - کسی قانون پر حکومت ہمارے چیلنج کو قبول کرے - ایک بار نہیں بیسیوں بار یہ موشن آ چکی ہے -

مسٹر سپیکر : حاجی صاحب گورنمنٹ کی طرف سے پرائیویٹ ممبرز بل پر بھی موشن آ سکتی ہے -

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! وہ موشن دے کر دیکھیں - ہم اس کو قبول کرتے ہیں یا نہیں - میں جب اس ایوان میں بل پیش کروں - وہ بے شک for eliciting public opinion کے لئے موشن دے دیں - ہم تو بل دیتے ہی عوام کے مفاد کے لئے ہیں - ہم تو ان کی منشاء کے مطابق دیتے ہیں -

Mr. Speaker : Please let us continue.

حاجی محمد سیف اللہ خان : یہ ڈر تو انہیں محسوس ہوا ہے - public opinion معلوم کرنے کی مخالفت یہ اسی لئے کر رہے ہیں کہ انہیں عوام سے ڈر لگتا ہے - ہم تو نہیں ڈرتے اور اس سے بہتر بل میں سمجھتا ہوں عوام کے پاس جانے کا اور کوئی بل نہیں ہو سکتا ہے - دوسرا اور کون سا بل جائے گا - ویسے بھی ایسی روایات قائم ہیں - ہر ایوان کوئی نہ کوئی روایت قائم کرتا ہے - جناب والا ! آپ کو یاد ہوگا - بہت سی موشنز ہماری بعض دفعہ حکومت

نے صرف اس لئے قبول کی ہیں کہ چلو ہمارے وقت کی ایک مثال بن جائے اور جناب والا ! نے بھی از راہ مہربانی ان کی اجازت دی کہ اس ایوان کی مثال بن جائے ۔ میں استدعا کروں گا جس طرح کہ پہلے میں عرض کر چکا ہوں کہ آپ کا ٹیکس نافذ ہے وہ تو آپ اس ایوان کے حقوق کی پامالی کر چکے ہیں کہ اس ایوان میں بل پیش کرکے اس کے بعد آپ آرڈیننس لا چکے ہیں باوجود کہنے کے کہ ہماری حکومت اب آرڈیننس نہیں لایا کرے گی ۔ مگر آپ نے تو ان بلوں کے آرڈیننس لانا شروع کر دئے ہیں جو بل اس ایوان میں پیش کر دئے گئے ہیں ۔ مگر ہم نے اس پر بھی اعتراض نہیں کیا ہے کہ چلو جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے ۔

ہماری تھوڑی سی گذارش ہے ۔ ہماری تھوڑی سی التجا ہے ۔ خزانہ پر بوجھ بھی نہیں پڑتا ہے ۔ اس بل کو ذرا عوام کے پاس بھیج دیں اور ہمارے وزیر قانون تو بہت بڑی عوامیت کے دعویٰ دار ہیں ۔ وہ ہمیشہ یہی کہا کرتے ہیں کہ میں اس ایوان میں اچھی مثالیں اچھے دلائل پیش کیا کروں ۔ تو آج میں ان سے استدعا کروں گا کہ وہ اس بل کو رائے عامہ معلوم کرنے کے لئے بھیج دیں ۔

اس کے ساتھ ساتھ جناب والا ! میں اپنے فاضل وزیر خوراک سے استدعا کروں گا اور جن کی دیانت کا میں معترف ہوں ۔ ان کے پاس یہ محکمہ نیا آیا ہے وہ نئے آئے ہیں ۔ اس لئے اس بل کے پاس ہونے سے پہلے وہ اس سیس کی تمام تر کارگزاریاں ملاحظہ فرما لیں ۔ ان بورڈوں کی حشر سامانی خود پہلے دیکھ لیں میں انہیں پر فیصلہ چھوڑتا ہوں ۔ اگر انہیں تسلی ہو جائے اور وہ یقین اور وثوق سے کہہ دیں کہ جو سیس ہم نے آج تک وصول کیا ہے ۔ جو سیس عوام کی جیبوں سے لیا جاتا رہا ہے وہ صحیح خرچ ہوا ہے اور اس سیس کو بڑھانے کی جائز ضرورت حکومت کو لاحق ہو گئی ہے تو ہم اس پر یقینی طور پر ساتھ دیں گے ۔ ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہوگا اور اگر وہ خود ہی قائل ہو جائیں تو ہو سکتا ہے اس کو پبلک کے پاس لے جانے کی ضرورت نہ پڑے اور یہیں پر یہ بل ختم ہو جائے ۔ میں استدعا کروں گا خدا را عوام پر رحم

کیجیے ۔ عوام کی حالت زار پر رحم کیجیے ۔ اب وہ اس قابل نہیں رہی ۔ آپ کے دور میں اب ان کے جسم میں صرف ہڈیاں باقی رہ گئی ہیں ۔ ان کی کھالیں تک اتر چکی ہیں ۔ ان کے اوپر گوشت اور خون کا ایک قطرہ باقی نہیں رہا ۔ یہ ایک last straw کی شکل میں ٹیکس ان پر نہ ڈالیں ۔ ان کی حالت پر رحم کرتے ہوئے آپ اس کو واپس لیں اور اپنے ایکس چیکر کا صحیح خرچ اور صحیح استعمال کر کے موجودہ وسائل سے حکومت چلانے کی کوشش کریں ۔

Mr. Speaker : The House is adjourned till 9-00 a.m. tomorrow.

(اسمبلی کا اجلاس 17 دسمبر 1974ء بروز منگل 9 بجے صبح تک کے لئے ملتوی ہو گیا ۔)

— · —

صوبائی اسمبلی پنجاب

پہلی صوبائی اسمبلی پنجاب کا تیرھواں اجلاس

منگل ۔ 17 دسمبر 1974ء

(سہ شنبہ ۔ 2 ذوالحج 1394ھ)

اسمبلی کا اجلاس اسمبلی چیمبر لاہور میں ساڑھے آٹھ بجے صبح منعقد ہوا ۔ مسٹر سپیکر رفیق احمد شیخ کرسی صدارت پر متمکن ہوئے ۔

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ قاری اسمبلی نے پیش کیا ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

من كان يريد العاجلة عجلنا له فيها ما نشاء لمن نريد ثم جعلنا
له جهنم يصلها مذموما مدحورا ○ ومن اراد الاخرة وسعى لها
سعيها وهو مؤمن فاولئك كان سعيهم مشكورا ○ كلا نمد هؤلاء و
هؤلاء من عطاء ربك وما كان عطاء ربك محظورا ○ انظر كيف
فضلنا بعضهم على بعض وللاخرة اكبر درجت واكبر تفضيلا ○

(پ ۱۵ — س ۱۷ — رکوع ۲ — آیات ۱۸ تا ۲۱)

جو شخص صرف دنیا کی آسودگی) کا خواہشمند ہے ۔ تو ہم اس میں سے جسے چاہتے ہیں اور جتنا چاہتے ہیں جلد دے دیتے ہیں ۔ پھر اس کے لئے جہنم کو (ٹھکانا) مقرر کر رکھا ہے جس میں وہ نفرین سن کر اور (درگاہ خداوندی سے) راندہ ہو کر داخل ہوگا ۔ اور جو شخص آخرت کا خواستگار ہو اور اس میں کوشش کا حق ادا کرے اور وہ ایمان والا بھی ہو تو ایسے ہی لوگوں کی کوشش باریاب ہوگی (مشکور ہوگی) ۔ ہم ان کو اور ان سب کو تمہارے پروردگار کی بخشش (و عطا) سے مدد دیتے ہیں اور تمہارے پروردگار کی بخشش (و عطا کسی کے لئے) رکی ہوئی نہیں ۔ دیکھو ہم نے کس طرح بعض کو بعض پر فضیلت بخشی ہے اور آخرت درجات میں دنیا سے بہت برتر اور برتری میں کہیں زیادہ بڑھ کر ہے ۔

(منقول از البلاغ — [illegible] ۱۹۶۴ء)

مسٹر سپیکر : سردار محمد عاشق ۔

سردار محمد عاشق : سوال نمبر 4647 ۔

میاں منظور احمد موھل : کورم نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر : گنتی کی جائے ۔ (گنتی کی گئی) ۔ کورم پورا ہے ۔ وزیر خوراک جواب دیں ۔

ڈپوؤں پر اشیاء کی تقسیم میں بد دیانتی ۔

4647* ۔ **سردار محمد عاشق** ۔ کیا وزیر خوراک ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ ڈپو ہولڈرز ڈپوؤں پر تقسیم کی جانے والی اشیاء میں سخت بد دیانتی سے کام لیتے ہیں اور اکثر عوام اس سلسلہ میں ڈپو ہولڈروں کے خلاف درخواستیں بھی دیتے رہتے ہیں ۔

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو یکم جنوری 1973ء تا یکم دسمبر 1973ء کل کتنے ڈپو ہولڈروں کے خلاف درخواستیں تحریری طور پر عوام نے کیں ۔ ان میں سے کتنی درخواستیں درست پائی جانے کی وجہ سے کتنے ڈپو ہولڈروں کو جرمانہ یا سزائے قید دی گئی ۔ اگر واقعی کوئی جرمانہ یا سزا دی گئی ہو تو اس کی تفصیل بیان فرمائی جائے ؟

وزیر خوراک ۔ (سردار نصر اللہ خان دریشک) : (الف) یہ درست ہے کہ عوام بعض ڈپو ہولڈروں کے خلاف شکایات کرتے رہتے ہیں اور چند ڈپو ہولڈر بد دیانتی بھی کرتے رہے ہیں ۔

(ب) صوبہ میں سال 1973ء کے دوران تقریباً 2256 درخواستیں تحریری طور پر عوام نے ڈپو ہولڈروں کے خلاف دیں ۔ ان میں سے 715 درخواستیں درست پائی جانے کے سبب 302 ڈپو منسوخ اور 78 ڈپو معطل کئے گئے 306 ڈپو ہولڈروں کو متنبہ کیا گیا ۔

یا ان کی ضمانت کا کچھ حصہ یا تمام ضمانت ضبط کی گئی۔ نیز 29 ڈپو ہولڈروں کے خلاف پولیس میں رپورٹ درج کی گئی۔

میاں منظور احمد موہل : سپلمنٹری سر۔ کیا وزیر موصوف یہ بیان فرمائیں گے کہ انتیس ڈپو ہولڈروں کے خلاف پولیس میں جو رپورٹ درج ہوئی ہے، اس پر کوئی ایکشن ہوا ہے یا وہ ابھی زیر سماعت ہیں یا ان کا فیصلہ ہو چکا ہے ؟

وزیر خوراک : جناب والا ! ان میں سے کچھ کیسوں کا فیصلہ ہو چکا ہے اور کچھ ابھی زیر سماعت ہیں۔

میاں منظور احمد موہل : کیا وزیر موصوف بتائیں گے کہ جو فیصلہ ہوا ہے، وہ کیا ہے ؟

وزیر خوراک : یہ کافی تفصیل طلب جواب ہے۔

Mr. Speaker : It is too wide a question to be a supplementary. Next question.

(اس مرحلہ پر سید تابش الوری کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

صوبہ میں باسمتی چاولوں کے خریداروں کو بونس دینا

* **4696 سردار محمد عاشق** : کیا وزیر خوراک از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) کیا یہ درست ہے کہ امسال حکومت پنجاب نے موٹے چاولوں (جھاؤنان) کے خریداروں کو بونس دیا ہے اور باسمتی چاولوں کے خریداروں کو اس سے محروم رکھا ہے۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مارکیٹ میں موٹے چاولوں کی قیمت فروخت 22 یا 23 روپے فی من ہے اور باسمتی بہترین کی قیمت فروخت 30 یا 32 روپے فی من ہے۔

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس خسارہ کو دور کرنے کے لئے باسمتی چاولوں کے خریداروں کو بونس دینے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر ایسا ہے تو کب تک۔ اگر نہیں تو کیوں ؟

وزیر خوراک (سردار نصراللہ خان دریشک) :- (الف) جی نہیں ۔

(ب) جی نہیں ۔

(ج) حکومت کو فروخت کردہ باسمتی چاول پر دس فیصد بونس دیئے جانے کی منظوری دی جا چکی ہے ۔

حکومت کی خرید شدہ گندم کے وزن میں کمی

*5784 ۔ **میاں خورشید انور** : کیا وزیر خوراک از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) سال 73-1972ء میں حکومت نے کل کتنی گندم خرید کی تھی ۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ خوراک گندم خریدنے کے بعد اپنے سٹوروں سے اسے فروخت کرتا ہے تو اصل وزن میں کمی واقع ہو جاتی ہے ۔ اگر ایسا ہے تو 73-1972ء میں گندم کے وزن میں کتنی کمی ہوئی تھی اور کیا یہ کمی سابقہ سالوں کی نسبت زیادہ تھی ۔

(ج) اگر جزو (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو اس کی وجہ بیان کی جائے ۔ نیز حکومت اس کمی کو ختم کرنے کا کیا پروگرام رکھتی ہے ؟

وزیر خوراک (سردار نصراللہ خان دریشک) ۔ (الف) 9,24,755 ٹن دیسی گندم ۔

(ب) یہ درست ہے کہ محکمہ خوراک گندم کو ذخیرہ کرنے کے بعد اپنے گوداموں سے فروخت کرتا ہے اور اس میں کچھ کمی واقع ہو جاتی ہے ۔ 73-1972 میں جو گندم گوداموں میں ذخیرہ کی گئی تھی اس میں تقریباً 2696 من کی کمی ہوئی تھی جو گذشتہ سال کے مقابلے میں کم تھی ۔

(ج) گندم کے گوداموں میں کمی مندرجہ ذیل وجوہات کی بناء پر ہوتی ہے ۔

(i) گندم میں نمی خشک ہونے سے ۔

(ii) کھپرا اور سسری لگ جانے سے ۔ اس سے بچاؤ کے لیے مندرجہ ذیل اقدام کئے جاتے ہیں ۔

1 ۔ گندم ذخیرہ کرنے سے پیشتر گوداموں کو کیمیائی عمل سے صاف کیا جاتا ہے ۔ سفیدی کرائی جاتی ہے اور تمام درزوں اور سوراخوں کو بند کیا جاتا ہے ۔

2 ۔ گندم کی بوریوں کو نمی سے بچانے کے لئے بوریوں کے نیچے اینٹیں یا بھوسہ یا چٹائیاں بچھائی جاتی ہیں ۔

3 ۔ خشک موسم میں گوداموں کو روزانہ تازہ ہوا کے لئے کھولا جاتا ہے ۔

4 ۔ موسم برسات کے دوران ہفتہ میں دو بار سے زیادہ ذخیرے کا معائنہ کیا جاتا ہے اور برسات کے فوراً بعد کھپرا اور سسری سے بچاؤ کے لئے گوداموں میں کیمیائی ادویات کا چھڑکاؤ کیا جاتا ہے ۔

5 ۔ ذخیرے سے وقتاً فوقتاً نمونہ جات حاصل کر کے ان کا معائنہ کیا ہے تا کہ گندم کی صحیح حالت معلوم ہو سکے ۔

میاں منظور احمد موہل : کیا وزیر موصوف میری اس بات سے اتفاق کریں گے کہ ایک وجہ یہ بھی ہے کہ محکمہ خوراک کی بد دیانتی کی وجہ سے بھی گندم کے وزن میں کمی واقع ہو جاتی ہے ؟

شیخ عزیز احمد : یہ سوال ہی نہیں بنتا ۔

میاں منظور احمد موہل : میں یہ کہتا ہوں کہ ایک وجہ یہ بھی ہے کہ محکمہ خوراک کی بد دیانتی کی وجہ سے سٹوروں میں کمی واقع ہو جاتی ہے ۔

وزیر خوراک : جناب والا ! یہ سپلیمنٹری بنتا ہے تو میں جواب دینے کے لئے تیار ہوں ۔

مسٹر چیئر مین : وہ کہہ رہے ہیں کہ کیا اس بات کا امکان موجود ہے ۔

وزیر خوراک جناب والا ! ہم سب اس ملک کے باشندے ہیں اور محکمہ خوراک کے جو ملازمین ہیں وہ بھی اس فہرست میں آتے ہیں ۔ غلطی ہر ایک

سے ہو سکتی ہے ۔ میرے فاضل دوست سے بھی ہو سکتی ہیں ۔ مجھ سے بھی ہو سکتی ہے ۔ اس کے بارے میں کوئی واضح instance میرے علم میں لائیں تو میں ہاؤس کو یقین دلاتا ہوں کہ کسی بھی بد عنوان شخص کو spare نہیں کیا جائے گا ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ کیا وزیر موصوف یہ یقین دلا سکتے ہیں کہ آج تک محکمہ خوراک کی بد دیانتی کے متعلق کوئی شکایت محکمہ میں موصول نہیں ہوئی ؟

وزیر خوراک : میں یہ بھی یقین دلا سکتا ہوں کہ جو بھی شکایت آج تک موصول ہوئی ہے اس پر سختی سے نوٹس لیا گیا ہے اور کسی آدمی کو spare نہیں کیا گیا ۔

میاں منظور احمد موہل : کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ آپ کے پاس کون سی شکایت آئی اور آپ نے کیا سختی سے نوٹس لیا ؟ کیونکہ ابھی آپ نے کہا ہے کہ ہم سختی سے نوٹس لیتے ہیں ۔ کیا آپ ایک مثال بھی یہاں ہاؤس میں بتا سکتے ہیں ؟

مسٹر چیئر مین : مسٹر منظور احمد موہل آپ براہ راست جناب وزیر کو مخاطب نہیں کر سکتے ۔

میاں منظور احمد موہل : .Execuse me Sir ۔ جناب سپیکر میں صرف آپ کی وساطت سے وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا وہ کوئی ایسی مثال quote کریں گے کہ ان کے پاس محکمہ خوراک کی بد دیانتی کے بارے میں کوئی شکایت آئی ہو اور انہوں نے اس پر ایکشن لیا ہو ؟

مسٹر چیئر مین : میرے خیال میں یہ بڑا vague question ہے ۔ آپ نے پوچھا یہ ہے کہ گندم کی پیداوار میں کمی کی کیا وجہ ہے ۔ آپ اس کے متعلق سوال کر سکتے ہیں ۔

میاں خورشید انور : جناب سپیکر! وہ سوال جو آپ نے کرنے تھے وہ اب کون کرے گا ۔

مسٹر چیئر مین : میرے خیال میں آپ اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں ۔

میاں منظور احمد موہل : کیا وزیر موصوف یہ بیان فرمائیں گے کہ انہوں نے فرمایا ہے کہ گذشتہ سال کے مقابلے میں کمی واقع ہوئی ہے ۔ پچھلے سال میں یعنی 73-1972 کا آپ نے بتایا ہے ۔ تو 74-1973ء میں کتنی کمی واقع ہوئی ہے کیا آپ یہ بتا سکتے ہیں ؟

وزیر خوراک : exact figures کے لئے علیحدہ سوال دے دیں تو کچھ عرض کر سکوں گا ۔

میاں منظور احمد موہل : کمی کے بارے میں سوال یہ تھا کہ زیادہ ہوئی ۔ لیکن آپ نے بتایا کہ نہیں کم واقع ہوئی تو آپ کے سامنے ہونا چاہئیے کہ کتنی کم کمی واقع ہوئی ۔ پچھلے سالوں میں کتنی اس سال میں آپ نے لازماً comparison کیا ہو گا اور وہ آپ کی فائل پر ہوگا ۔

مسٹر چیئر مین : دیکھیئے میاں صاحب نے سوال یہ کیا ہے کہ 73 - 1972ء میں گندم کے وزن میں کتنی کمی ہوئی ۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ آپ اگر کسی اور سال کے بارے میں پوچھنا چاہتے ہیں تو الگ سوال کر سکتے ہیں ۔

مسٹر نوازش علی خان : پوائنٹ آف آرڈر قبلہ میں ایہہ عرض کریساں کہ ایہہ ساڈے موہل صاحب کھروڑے ای مارن گے یا کوئی کم وی کرن دین گے ۔

مسٹر چیئر مین : میرے خیال میں ایسے ریمارکس کسی بھی معزز رکن کے خلاف پاس نہیں کرنے چاہئیں کیونکہ یہاں جو رکن بھی موجود ہیں اپنے فرائض انجام دے رہے ہیں ۔

صوبہ میں چینی کی ذخیرہ اندوزی اور بلیک مارکیٹ کرنے کے الزام میں مقدمات

***5832 ۔ میاں خورشید انور :** کیا وزیر خوراک ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ صوبہ میں 73 - 1972ء کے دوران چینی کی ذخیرہ اندوزی اور بلیک مارکیٹ کرنے کے الزام میں کتنے مقدمات قائم ہوئے ۔ ان مقدمات میں سے کتنے عدالتوں کے سپرد کئے گئے ۔ کتنے محکمہ نے ہی ختم کر دیئے ۔ کتنے مقدمتوں کا فیصلہ ہوا اور ایسے مقدمات کے ملزمان کو زیادہ سے زیادہ اور کم سے کم کیا سزا دی گئی ؟

وزیر خوراک (سردار نصراللہ خان دریشک) : سال 73 - 1972ء کے دوران کل (113) کیس چینی کی ذخیرہ اندوزی اور بلیک مارکیٹ کے الزام میں پکڑے گئے ۔ ان میں سے دو کیس پولیس نے تفتیش کے بعد خارج کر دیئے ۔ چار کیس پولیس کے زیر تفتیش ہیں ۔ بیس (20) کیسوں میں ڈپو ہولڈروں کے لائسنس محکمانہ طور پر منسوخ کر دیئے گئے ۔ بقایا ستاسی (87) کیس کے مقدمات عدالتوں کے سپرد کئے گئے۔ ان میں سے متعلقہ عدالتوں نے چھتیس (36) مقدمات خارج کر دیئے ایک مقدمہ میں -/30 روپے جرمانہ کیا گیا اور 30 - 2 من چینی بحق سرکار ضبط کر لی گئی اور بقایا پچاس مقدمات عدالتوں میں زیر سماعت ہیں ۔

مسٹر چیئرمین : قبل اس کے کہ کوئی صاحب سپلیمنٹری کریں میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ یہ ''ستائیس کیس کے مقدمات کیا ہوئے''۔

(اس کا کوئی جواب نہیں دیا گیا)

میاں خورشید انور : تہاڈے کولوں پچھن دا صرف ایہہ طریقہ اے کہ تہانوں ایس توں وی آچا بٹھایا جائے ۔

ضلع ملتان کے دیہات کے لئے آٹے کی سپلائی

5965* ـ چوہدری علی بہادر خان ۔ کیا وزیر خوراک از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع لاہور کے دیہاتی حلقوں میں آٹا اور گندم ڈپوؤں کے ذریعہ عوام کو مہیا کئے جاتے ہیں ۔

(ب) صوبہ میں کون سے اضلاع ہیں جن کے دیہاتی حلقوں میں آٹا ڈپوؤں کے ذریعہ سپلائی کیا جاتا ہے ۔

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ضلع ملتان کے دیہات میں آٹا سپلائی نہیں کیا جا رہا ۔ اگر ایسا ہے تو اس کی کیا وجہ ہے اور کیا حکومت ضلع ملتان کے دیہات میں بھی آٹا سپلائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر خوراک (سردار نصر اللہ خان دریشک) : (الف) جی ہاں ۔ کچھ مواضعات میں صرف آٹا مہیا کیا جاتا ہے۔

(ب) اس وقت سارے صوبہ میں صرف جہلم ۔ راولپنڈی ۔ لاہور ۔

کیمبلپور اور سرگودھا (وادی سون) کے اضلاع میں چند ایک دیہات میں آٹا سپلائی کیا جا رہا ہے۔

(ج) جی ہاں - ضلع ملتان اپنی ضروریات سے فاضل گندم پیدا کرتا ہے۔ اگر کسی علاقے میں گندم کی قیمتوں اور کھلی مارکیٹ میں آٹا کی دستیابی کے پیش نظر آٹے کی سپلائی کی ضرورت محسوس ہوئی تو آٹے کے اجراء پر غور کیا جائے گا۔

میاں منظور احمد موہل: جناب والا! یہ (الف) جزو میں سوال کیا گیا ہے کہ "ضلع لاہور کے دیہاتی حلقوں میں آٹا اور گندم ڈپوؤں کے ذریعہ عوام کو مہیا کئے جاتے ہیں" انہوں نے فرمایا ہے "جی ہاں - کچھ مواضعات میں صرف آٹا مہیا کیا جاتا ہے"۔ میں ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جو کچھ مواضعات انہوں نے منتخب کئے ہیں وہ کس بنیاد پر منتخب کئے ہیں جن کو گندم کا آٹا دیا جاتا ہے اور جن دیہاتوں میں نہیں دیا جاتا انہیں کن وجوہات پر omit کیا گیا ہے؟

وزیر خوراک: جناب والا! اس کے لئے تقریباً کوئی چار factors ہیں۔ جن کو مد نظر رکھا جاتا ہے ایک تو issue price ہے - اس کی اور مارکیٹ پرائس کا جو difference ہے۔ دوسرا بیچ کی اس دیہاتی علاقے میں availability ہے - تیسرے اس علاقے کے لوگوں کی خوراک میں جو اجناس ہیں ان کو مد نظر رکھا جاتا ہے - یہ چند ایک چیزیں ہیں جن کو مد نظر رکھ کر یہ کیا جاتا ہے۔

میاں منظور احمد موہل: کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ گندم کی procurement کرنے کے بعد تقریباً تمام دیہات میں دیہاتی عوام کو آٹے کی ضرورت بہت محسوس ہو رہی ہے - اس سلسلے میں حکومت کیا اقدامات کرنا چاہتی ہے کہ دیہات کے لوگوں کو بھی آٹا سپلائی کیا جائے؟

وزیر خوراک: جناب والا! یہ چیز حقیقت پر مبنی نہیں ہے کہ دیہات میں ہر جگہ پر آٹے کی کمی ہے اور ہر جگہ پر آٹے کی ضرورت محسوس کی جا رہی ہے - جہاں تک آٹے کی ان علاقوں میں سپلائی کا تعلق ہے جہاں پر قلت محسوس کی جاتی ہے تو میں نے کل بھی ایک تحریک التواء کے جواب میں بتایا تھا کہ کسی بھی جگہ پر یہ قلت اور scarcity پھیلانے کی اجازت نہیں دی جائے گی اور جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ procurement گذشتہ سال ہم نے 11 لاکھ ٹن کی تھی اس سال ہم نے 8 لاکھ ٹن کی ہے - اور ابھی تک 3 لاکھ ٹن گندم کی پیداوار جو ہے وہ پچھلے سال سے تھوڑی ہے اور 3 لاکھ ٹن گندم جو ہے

وہ ابھی تک دیہاتوں میں موجود ہے کیونکہ گندم اس سال بھی اتنی ہی ہوئی ہے جتنی کہ پچھلے سال ہوئی تھی اور یہ 3 لاکھ ٹن گندم جو ہے وہ عام لوگوں کے استعمال میں لائی جا سکتی ہے -

میاں منظور احمد موہل : میں وزیر موصوف کی خدمت میں یہ گذارش کروں گا - کہ حقیقت یہ ہے کہ پچھلے سال سے بہاولنگر کی تحصیل منچن آباد ، چشتیاں اور خصوصاً عتھاڑ کے علاقے میں آٹے کی کمی پیدا ہو چکی ہے - عوام میں بے چینی اور اضطراب ہے اور میرے خیال میں یہی صورت حال باقی دیہات کی ہوگی - اس سلسلے میں میں یہ چاہتا ہوں کہ یہ بات ریکارڈ پر آ جائے کہ حکومت پنجاب کو اس کا فوری نوٹس لینا چاہئے اور میں اپیل کروں گا کہ وزیر موصوف اس سلسلے میں اپنی - - - - - - -

مسٹر چیئر مین : مسٹر منظور احمد موہل میں آپ سے درخواست کروں گا کہ یہ وقفہ سوالات ہے اس میں تقریر کی بجائے اگر آپ ضمنی سوال کریں تو زیادہ مناسب ہوگا -

میاں منظور احمد موہل : جناب والا! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ضلع بہاولنگر میں آٹے کی قلت ہے - میں اس حلقہ سے تعلق رکھتا ہوں اور اس لئے وزیر موصوف کو ضلع بہاولنگر کے علاقے اور اس کے دیہات میں خصوصی طور پر آٹے کا بندوبست کرنا چاہئے تو جناب والا! اس سلسلہ میں وہ کیا کوئی اقدامات کرنے والے ہیں یا کریں گے ؟

مسٹر چیئرمین : یہ سوال چونکہ ضلع ملتان سے متعلق ہے - اس لئے میں اسے irrelevant کہوں گا -

چوہدری محمد اعظم : جناب والا! وزیر موصوف نے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ ہم یہ معلوم کرنے کے لئے درجہ بندی کرتے ہیں کہ وہاں کونسی خوراک استعمال ہونی چاہئے - دیہات میں راشن دینے کے لئے انہوں نے دو طریقے مقرر کئے ہوئے ہیں میں یہ گذارش کرتا ہوں کہ وزیر موصوف فرمائیں کہ انہوں نے وہ کونسا معیار مقرر کیا ہے کہ فلاں دیہات میں لوگ گندم کھانے کے عادی ہیں یا کوئی اور چیز وہ کونسا طریقہ ہے اور وہ کونسی ایجنسی ہے جس نے یہ معیار مقرر کیا ہے - تو کیا جناب والا! وزیر موصوف اس کے متعلق وضاحت فرمائیں گے ؟

مسٹر چیئر مین : انہوں نے دو کی بجائے چار طریقے مقرر کر رکھے ہیں انہوں نے کہا تھا کہ جن لوگوں کی عادتیں ہیں - - - - - - - -

چوہدری محمد اعظم : میں گذارش کروں گا کہ عادات کا معیار مقرر کرنے کے لئے وہ کونسا طریقہ ہے یا وہ کونسی ایجنسی ہے جس نے یہ معیار مقرر کیا ہے کہ فلاں لوگ فلاں چیز کھاتے ہیں اور فلاں علاقے کے لوگ فلاں چیز کھانے کے عادی ہیں یہ معیار کہاں سے حاصل کیا گیا ہے اور کونسی ایجنسی نے کیا ہے ؟

مسٹر چیئر مین : کیا وزیر خوراک اس کے متعلق کچھ بتائیں گے کہ یہ جو factors دیئے ہیں۔ ان کا تجزیہ آپ کے محکمہ نے کیا ہے یا اس کے لئے کوئی اور ایجنسی قائم کی ہے -

وزیر خوراک : جناب والا ! میں سمجھ نہیں سکا -

مسٹر چیئرمین : یہ پوچھ رہے ہیں کہ آپ نے جن چار factors کا ذکر کیا - اس کا تجزیہ آپ کا محکمہ کرتا ہے یا کوئی اور ایجنسی کرتی ہے ؟

وزیر خوراک : جناب والا ! اس کے لئے میں یہ عرض کرتا ہوں کہ مثال کے طور پر rice growing districts میں عموماً لوگ چاول استعمال کرتے ہیں - تو اس کا کوئی ہمارے پاس sliding scale نہیں ہے کہ ہم ترازو لے کر تولتے ہیں یا کوئی اور اس قسم کا حساب کرتے ہیں یہ تو ہم اندازہ کی بات کرتے ہیں -

مسٹر چیئر مین : سوال ان کا یہ ہے کہ یہ جو factors بیان کئے ہیں یہ آپ نے اپنے محکمہ سے حاصل کئے ہیں - - - - - - - - -

وزیر خوراک: جناب والا! ہم نے instructions دی تھیں اور ہمارا محکمہ لوگوں سے مل کر اس قسم کی اطلاعات ہمیں بہم پہنچاتا ہے -

(اس مرحلہ پر مسٹر ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے) -

چوہدری محمد اعظم : جناب والا! جس طرح سے فوڈ میں خود کفیل ہونے کے سلسلہ میں افسران نے رپورٹیں غلط دی ہیں اس طرح سے ہو سکتا ہے کہ یہ اندازہ بھی غلط ہو -

مسٹر ڈپٹی سپیکر : جی سردار صاحب - وہ سوال یہ ہے -

وزیر خوراک : جناب والا! میں اس کو سمجھ نہیں سکا - آپ اس کو repeat کروا دیں

مسٹر ڈپٹی سپیکر : چوہدری صاحب ! آپ اپنا سوال repeat کر دیں -

چوہدری محمد اعظم : جناب والا! میں عرض کرتا ہوں کہ جس طرح خود کفیل ہونے کے سلسلے میں رپورٹیں غلط ثابت ہوئی ہیں اور حکومت نے تسلیم بھی کیا ہے۔ اس طرح میں سمجھتا ہوں کہ یہ رپورٹیں بھی غلط ہوں تو ان کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے ؟

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اگر غلط ہوں گی تو پھر کوئی ایکشن ہوگا ۔

وزیر خوراک : جناب والا ! ان کے خلاف پورا پورا ایکشن لیا جائے گا ۔

چوہدری محمد اعظم : جناب والا! میں وثوق سے کہتا ہوں کہ یہ غلط ہیں۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اگر یہ غلط ہیں تو پھر آپ تحریک استحقاق لے آئیں ۔

وزیر خوراک : جناب والا ! فاضل ممبر ایسا کوئی instanee میرے نوٹس میں لے آئیں ۔ میں ان کے خلاف کارروائی کروں گا ۔

شجاع آباد کے فوڈ گرین سٹور سے گندم کی خرد برد

***5968** ۔ **چوہدری علی بہادر خان** ۔ کیا وزیر خوراک از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کچھ عرصہ قبل شجاع آباد کے فوڈ گرین سٹور سے کئی ہزار من گندم خرد برد کر لی گئی ۔ جس کو میں نے بمراہی دیگر افراد موقع پر جا کر پکڑا ۔ اور ملزمان پولیس کے حوالے کئے ۔ اگر ایسا ہے تو ملزمان کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ خرد برد ڈی ۔ ایف ۔ سی ملتان کے نوٹس میں تھی لیکن انہوں نے کوئی ایکشن نہیں لیا ۔

(ج) ڈی ۔ ایف ۔ سی ملتان نے مذکورہ گودام کی آخری پڑتال کونسی تاریخ کو کی تھی ۔

(د) کیا حکومت ڈی ۔ ایف ۔ سی مذکور کی اس چشم پوشی پر کوئی کارروائی کر رہی ہے ؟

وزیر خوراک (سردار نصراللہ خان دریشک) : (الف) مسٹر سلطان خان فوڈ گرین انسپیکٹر و عبد النعیم خان فوڈ گرین سپروائزر شجاع آباد نے 992 من گندم جو مالیتی تقریباً 27,774 روپے تھی ۔

بغیر رقم وصول کئے ملک محمد امیر مالک اقبال کلاتھ ہاؤس شجاع آباد کو فروخت کر دی ۔ تینوں ملزمان کو پولیس نے حراست میں لے لیا ۔ اور اب وہ ضمانت پر ہیں ۔ دونوں اول الذکر ملزم ملازمین کو مورخہ 4 مئی 1974ء سے سرکاری ملازمت سے معطل کر دیا گیا ہے ۔ معاملہ ابھی تک پولیس کے زیر تفتیش ہے ۔ 22,000 روپے ملزمان سے وصول کرکے سرکاری خزانے میں داخل کرائے جا چکے ہیں ۔ باقی رقم کی وصولی کی کوشش جاری ہے ۔

(ب) یہ واقعہ ڈی ۔ ایف ۔ سی مذکور کے علم میں نہیں تھا ۔ اطلاع پاتے ہی وہ جائے وقوع پر پہنچا ۔

(ج) ڈی ۔ ایف ۔ سی ملتان نے اس سینٹر کا آخری معائنہ 20 فروری 1974ء کو کیا تھا ۔

(د) سر دست ڈی ۔ ایف۔سی مذکور کے خلاف کوئی قابل مواخذہ ثبوت موصول نہیں ہوا ۔ واقعات کی محکمانہ تحقیقات ہو رہی ہے ۔ اگر افسر مذکور کی کوئی کوتاہی ثابت ہوئی تو اس کے خلاف ضرور مناسب کارروائی کی جائے گی ۔

گنے کی قیمت

*6013 ۔ **چوہدری لال خان** ۔ کیا وزیر خوراک ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا حکومت گنے کے کاشتکاروں کے حقوق کے تحفظ کے لئے چینی کی قیمت کو مد نظر رکھتے ہوئے گنے کی قیمت بڑھانے پر غور کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ مل مالکان اپنے گنے کی ضروریات زیادہ تر ایجنٹوں کے ذریعہ پوری کرتے ہیں ۔ اگر ایسا ہے تو کیا حکومت اس سلسلہ میں چھوٹے کاشتکاروں کے مفاد کے لئے کوئی اقدام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر خوراک : (سردار نصر اللہ خان دریشک) ۔ (الف) حکومت نے گنے کی نرخ امسال 4.25 روپے فی من سے بڑھا کر 5.25 روپے فی من مقرر کی ہے ۔ امسال 1974-75ء میں گنے کی قیمت 5.75 روپے فی من ہوگی ۔

(ب) جی یہ ضروری نہیں ۔ کاشتکار اپنا گنا براہ راست ملز پر یا حکومت کے مقرر کردہ مراکز پر فروخت کر سکتے ہیں ۔

میاں منظور احمد موہل : کیا وزیر موصوف یہ بیان فرمائیں گے کہ انہوں نے جزو (الف) کے جواب میں یہ فرمایا ہے کہ چار روپے پچیس پیسے سے بڑھا کر پانچ روپے پچیس پیسے قیمت مقرر کر دی گئی ہے ۔ اگر میں کہوں کہ آٹھ آنے اس سال قیمت بڑھائی گئی تو کیا یہ درست بات ہے یا جو آپ نے کہا ہے وہ درست ہے ؟

وزیر خوراک : جناب والا! میں سمجھ نہیں سکا ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : میاں صاحب ۔ آپ اپنا سوال repeat کر دیں ۔

میاں منظور احمد موہل : جناب والا! میں یہ کہہ رہا ہوں کہ حکومت نے اس سال گنے کی قیمت آٹھ آنے فی من بڑھائی ہے جب کہ وزیر موصوف نے ایک روپیہ بڑھوتری کا بتایا ہے ۔ اس میں کونسی بات سچی ہے ۔ میں کہتا ہوں کہ قیمت آٹھ آنے فی من بڑھائی گئی ہے جب کہ آپ کہہ رہے ہیں کہ ایک روپیہ فی من قیمت بڑھائی گئی ہے ۔

وزیر خوراک : جناب والا ! اصل صورت یہ ہے کہ پچھلے سال کی فصل کی قیمت جو ہم نے growers کو دی تھی وہ چار روپے پچیس پیسے دی تھی ۔ اس intermediatary period میں گورنمنٹ نے قیمت پچاس پیسے بڑھا دی تھی اور چار روپے 75 پیسے کر دی لیکن growers کو چار روپے 75 پیسے نہیں ملی تھی ۔ اس سال حکومت نے موجودہ حالات اور کھاد وغیرہ کی قیمت بڑھنے کے پیش نظر پھر مزید آٹھ آنے بڑھا دی ۔ تو اس لحاظ سے پچھلے سال کی اور اس سال کی قیمت کا جو فرق ہے وہ ایک روپیہ کا ہے ۔ پچھلے سال انہیں چار روپے پچیس پیسے ملے تھے ۔ اس سال انہیں پانچ روپے پچیس پیسے ملے ہیں ۔

میاں منظور احمد موہل : سپلیمنٹری ۔ جناب والا ! وزیر موصوف نے یہ فرمایا ہے کہ کسی grower کو بھی قیمت چار روپے پچیس پیسے سے زیادہ نہیں ملی یعنی چار روپے 75 پیسے قیمت نہیں ملی ۔ اگر میں یہ کہوں کہ پچھلے سال چار روپے 75 پیسے بھی growers کو ملے ہیں تو کیا یہ بات درست ہے یا غلط ہے ۔ جناب والا ! میں یہ عرض کرتا ہوں کہ چار روپے پچیس پیسے فی من پچھلے سال بھی growers کو ملی ہے اور حکومت نے واضح طور پر امسال آٹھ آنے کی بڑھوتری کی ہے جب کہ وزیر موصوف نے جواب میں فرمایا ہے کہ ایک روپے کی بڑھوتری کر دی گئی ہے ۔

وزیر خوراک : جناب والا! اس سلسلہ میں میری جو اطلاع تھی وہ میں نے اپنے دوست کی خدمت میں عرض کر دی اگر وہ اس کے لئے مجھے مزید موقع دیں یا علیحدہ یہ سوال دے دیں تو میں مزید تفصیل ان کی خدمت میں پیش کر دوں گا ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : آپ بعد میں دفتر میں ان سے مل لیں اور انہیں explain کر دیں کہ یہ صورت ہے ۔

میاں منظور احمد موہل : ٹھیک ہے ۔ جناب والا!

دیہات اور شہر میں چینی کے کوٹے میں تفاوت

*6014 ۔ **چوہدری لال خان :** کیا وزیر خوراک از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ حکومت دیہات میں دو چھٹانک اور شہر میں 12 چھٹانک چینی فی کس ماہانہ دیتی ہے ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس تفاوت کو ختم کرنے کے لئے کوئی اقدامات کر رہی ہے ؟

وزیر خوراک : (سردار نصراللہ خان دریشک) : (الف) جی نہیں ۔

(ب) سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔

کوآپریٹو سوسائٹی واہ کینٹ کو خسارہ

*6094 ۔ **شیخ محمد انور :** کیا وزیر امداد باہمی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کوآپریٹو سوسائٹی واہ کینٹ کو اس سال سے کوآپریٹو بنک راولپنڈی کے زیر انتظام کر دیا گیا ہے ۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس نظام سے پہلے یہ سوسائٹی مسلسل خسارے میں جا رہی تھی ۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ کوآپریٹو سوسائٹی کے ڈائرکٹران نے ذاتی قرضے لے کر بڑی بڑی جائیدادیں بنا لیں اور کوآپریٹو سوسائٹی کو دیوالیہ کر دیا ۔ اگر ایسا ہے تو ایسے تمام ڈائرکٹران کے نام کیا ہیں اور ان کے ذمے کل کتنا قرضہ واجب‌الادا ہے ۔ نیز حکومت اس مواخذہ کے لئے کیا ٹھوس اقدامات کر رہی ہے ؟

وزیر امداد باہمی (سردار نصراللہ خان دریشک) : (الف) جی درست ہے ۔

(ب) جی درست ہے ۔

(ج) انجمن کو نقصان ضرور ہوا لیکن وہ دیوالیہ نہیں ہوئی ۔سابقہ ڈائرکٹران کے ذمے مبلغ 15823/10 روپے بالتفصیل ذیل واجب‌الادا ہیں :-

(1) مسٹر منظور قریشی	2716/92 روپے
(2) عبدالمجید	918/60 روپے
(3) راجہ نذیر احمد	4254/48 روپے
(4) محمد اقبال خان	7931/10 روپے

مذکورہ بالا بقایاجات کی وصولی کے لئے قانونی کارروائی عمل میں لائی جا رہی ہے ۔

شیخ محمد انور : جناب والا ! کیا وزیر موصوف ازراہ‌کرم فرمائیں گے کہ مذکورہ سوسائٹی جو قیام سے کچھ عرصہ پہلے ملازمین کی تھی اس کے شیئر ہولڈرز کی اکثریت وہاں کے ملازمین کی ہے ۔ اس سوسائٹی نے کوئی منافع نہیں دکھایا اور کوئی کارکردگی بھی نہیں دکھائی ۔ جناب والا ! ملازمین میں سے کچھ شیئر ہولڈرز جو اب ریٹائر ہو چکے ہیں ۔ کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ اگر ان کو منافع نہیں دیا جاتا ۔ تو کم از کم ان کی اصل رقم ان کو واپس کر دی جائے تاکہ وہ کوئی اور کام کر سکیں ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : یعنی آپ کا مطلب ہے اس کو [illegible] کی بجائے ۔ دریشک صاحب آپ اس کے متعلق کچھ فرما سکیں گے ۔

وزیر خوراک و امداد باہمی : جنابِ والا ! انہی کی ناقص کارکردگی کی وجہ سے منیجمنٹ تبدیل کی گئی اور موجودہ پوزیشن یہ ہے ۔ پہلے بکری کم ہوتی تھی اور گھاٹے میں جا رہی تھی اب ماہانہ بکری ایک لاکھ روپے تک چلی گئی ہے پانچ مہینے کے اندر 30 ہزار روپیہ منافع ہوا ہے اور صورت حال مزید بہتر ہو رہی ہے ۔

(اس مرحلہ پر مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے ۔)

کوآپریٹو سٹور واہ کینٹ میں بے ضابطگیاں

*5098 ۔ **شیخ محمد انور** : کیا وزیر امداد باہمی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ؟

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کوآپریٹو سٹور یا سوسائٹی واہ کینٹ کو عرصہ چھ ماہ قبل راولپنڈی سنٹرل کوآپریٹو بنک کی تحویل میں دیا گیا تھا ۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ زیر انتظام آنے سے پہلے یہ سوسائٹی بدعنوانی اور دیوالیہ پن کا شکار تھی ۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ایک سال پیشتر [illegible] شکایات [illegible] وزیر امداد باہمی تک پہنچائی گئی تھیں مگر ان کی بابت میں کوئی کاروائی نہیں کی گئی تھی ۔

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ [illegible] کوآپریٹو [illegible] اپنا ٹی اے اور ڈی اے بنانے کے لئے اس سوسائٹی کے اشیاء خرید و فروخت خود کرتے ہیں حالانکہ یہی کام مقامی ممبران بھی کر سکتے ہیں ؟

(ہ) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت ان بے ضابطگیوں اور بدعنوانیوں کے سدباب کے لئے کیا اقدامات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر امداد باہمی (نصراللہ خان دریشک) : (الف) جی درست ہے ۔

(ب) جی ہاں ۔ مالی حالت درست نہ ہونے کی وجہ سے یہ انجمن خسارے میں چل رہی تھی ۔

(ج) جی ہاں ۔ شکایات وزیر صاحب تک پہنچائی گئی تھیں جس کے نتیجہ میں انتظامیہ انجمن کو ختم کر کے کاروبار سنٹرل کوآپریٹو بنک راولپنڈی کے سپرد کر دیا گیا تھا ۔

(د) جی درست نہیں ۔

(ہ) بد انتظامی کی ذمہ وار انتظامیہ کو معطل کر کے انجمن کا انتظام سنٹرل کوآپریٹو بنک راولپنڈی کے سپرد کیا گیا ہے بنک کی انتظامیہ اصلاحی اقدام کر رہی ہے ۔

شیخ محمد انور : جناب سپیکر ! کیا وزیر موصوف فرما سکیں گے کہ سنٹرل کوآپریٹو بنک راولپنڈی جن کی اکثریت منتظمین کی ڈائرکٹر صاحبان ہیں وہ لوگ بھی اگر انتظامیہ کو درست نہ کر سکیں یا بد انتظامی کریں تو کیا ان کے خلاف کوئی قانونی کارروائی کی جائے گی اور اس کے لئے کیا طریقہ کار ہو گا ؟

وزیر خوراک و امداد باہمی : جناب والا ! میرے فاضل دوست اگر کوئی بات میرے نوٹس میں لائیں تو ضرور کارروائی ہوگی ۔

شیخ محمد انور : کیا وزیر موصوف فرمائیں گے یعنی میرا مقصد ہے کہ یقین دہانی کرائیں گے کہ موجودہ ڈائرکٹر جو سنٹرل کواپریٹو بنکو کے ہیں ان کی اکثریت نے ڈرائیوروں اور دوسرے اہل کاروں کے نام لاکھوں روپے کے قرضہ جات جاری کئے ہیں ۔ کیا وہ اس کا نوٹس لے گے ؟

وزیر خوراک و امداد باہمی : ضرور لیں گے ۔

ضلع گجرات میں راشن ڈپوؤں کی تعداد

*6292 ۔ (ب) **چوہدری محمد نواز** ۔ کیا وزیر خوراک از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) اس وقت ضلع گجرات میں راشن کے کل کتنے ڈپو ہیں اور

وہاں مجموعی طور پر روزانہ آٹا اور چینی کی تقسیم کی مقدار کیا ہے۔

(ب) یکم جنوری 1973ء سے 31 مئی 1974ء تک مذکورہ ضلع کے راشن ڈپو ہولڈروں کے خلاف بدعنوانیوں سے متعلقہ کتنے کیس درج ہوئے۔ ان میں سے کتنوں کا فیصلہ ہوا اور کتنے ابھی تک زیر غور ہیں۔ نیز مذکورہ بالا عرصہ کے دوران ان ڈپوؤں سے کتنے جعلی راشن کارڈ پکڑے گئے؟

وزیر خوراک (سردار نصراللہ خان دریشک) : (الف) ضلع گجرات میں کل تقریباً 1818 راشن ڈپو ہیں۔ ضلع گجرات میں اس وقت تقریباً 726 بوری آٹا اور 238 بوری چینی روزانہ راشن ڈپوؤں کے ذریعے تقسیم ہوتی ہے۔

(ب) اس عرصہ میں کوئی کیس کسی ڈپو ہولڈر کے خلاف پولیس میں درج نہیں کرایا گیا۔ البتہ بدعنوانیوں کے باعث 36 ڈپو منسوخ کئے گئے اور 29 ڈپو ہولڈروں کو جرمانہ کیا گیا اور 1978 جعلی راشن کارڈ پکڑے گئے۔

فورٹ عباس کے بارڈر ایریا میں کسانوں کو مال مویشی کے لئے گندم رکھنے کی اجازت دینا

*6365۔ **چوہدری عبدالغنی**۔ کیا وزیر خوراک از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) تحصیل فورٹ عباس میں کون کون سے چکوک بارڈر ایریا قرار دیئے گئے ہیں۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ کاشتکاروں کو جنہوں نے علاقے میں گندم کو پیدا کیا انہیں ایک سال کے صرف کے لئے بھی گندم رکھنے کی اجازت نہیں۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ کاشتکار کو گندم 2/1 سیر فی کس کے حساب سے رکھنے کی اجازت ہے۔ اگر ایسا ہے تو کیا کاشتکار جو سارا دن محنت و مشقت کرتا ہے 2/1 سیر یومیہ پر کیسے گزارہ کر سکے گا۔

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ کسانوں کو مال مویشی کے لئے بھی گندم درکار ہے - اگر ایسا ہے تو مذکورہ علاقے کے کسانوں کو مال مویشی کے لئے گندم رکھنے کی اجازت کیوں نہیں دی گئی ؟

وزیر خوراک : (الف) فہرست منسلک ہے -

(ب) یہ درست نہیں ہے -

(ج) درست ہے ۔ 2/1 سیر یومیہ گندم کی تعداد فی کس کافی ہے -

(ج) عام طور پر گندم مویشیوں کی خوراک کے لئے استعمال نہیں ہوتی -

---

بارڈر ایریا قرار دیئے جانے والے تحصیل فورٹ عباس کے چکوک کی فہرست

نمبر شمار	چک نمبر
1	آر 49/3
2	آر 50/0
3	کے 51/4
4	آر 72/4
5	آر 22/4
6	آر 73/4
7	آر 74/4
8	آر 75/4
9	کے 56/4
10	ایل ایل /77
11	ایل ایل /78
12	ایل ایل /79
13	ایل ایل /80
14	ایل ایل /81
15	آر 82/5
16	آر 83/5
17	آر 84/5
18	آر 85/5
19	آر 86/5
20	آر 87/5
21	آر 88/5
22	آر 89/5

23	آر 90/5	46	آر 149/6
24	آر 91/6	47	ایل 150/2
25	آر 92/6	48	ایل 151/2
26	آر 93/6	49	ایل 152/2
27	آر 94/6	50	ایل 153/2
28	آر 95/6	51	ایل 554/3
29	آر 96/6	52	ایل 155/3
30	آر 97/6	53	ایل 156/3
31	آر 98/6	54	ایل 157/3
32	آر 99/6	55	آر 159/7
33	آر 100/6	56	آر 158/7
34	آر 121/6	57	آر 160/7
35	آر 122/6	58	آر 161/7
36	آر 123/6	59	آر 162/7
37	آر 137/6	60	آر 163/7
38	آر 141/6	61	آر 164/7
39	آر 142/6	62	آر 165/7
40	آر 143/6	63	آر 166/7
41	آر 144/6	64	آر 167/7
42	آر 145/6	65	آر 168/7
43	آر 146/6	66	آر 169/7
44	آر 147/6	67	آر 170/7
45	آر 148/6	68	آر 286/7

69	آر 177/7	91	آر 208/9
70	آر 188/7	92	آر 209/9
71	آر 179/7	93	آر 201/9
72	آر 190/7	94	آر 226/9
73	آر 191/7	95	آر 227/9
74	آر 192/7	96	آر 228/9
75	آر 193/7	97	آر 229/9
76	آر 194/7	98	آر 230/9
77	آر 195/7	99	آر 231/9
78	ایچ این /196	100	آر 232/9
79	آر 147/8	101	آر 233/9
80	آر 148/8	102	آر 234/9
81	آر 199/8	103	آر 235/9
82	آر 200/8	104	آر 236/9
83	آر 201/8	105	آر 237/9
84	آر 202/8	106	آر 238/9
85	آر 203/8	107	آر 239/9
86	آر 204/9	108	آر 239/9
87	آر 204/9	109	ایچ ایل /240
88	آر 205/9	110	ایچ ایل /241
89	آر 206/9	111	ایچ ایل /242
90	آر 207/9	112	ایچ ایل /243

113	ایچ ایل 257/	122	ایچ آر 266/
114	ایچ ایل 258/0	123	ایچ آر 257/
115	ایچ ایل 259/	124	ایچ آر 266/
116	ایچ آر 260/	125	ایچ آر 269/
117	ایچ آر 261/	126	ایچ ار 270/
118	ایچ آر 262/	127	ایچ آر 271/
119	ایچ آر 263/	128	ایچ آر 272/
120	ایچ آر 264/	129	ایچ آر 272/
121	ایچ آر 265/	130	ایچ آر 274/

میاں منظور احمد موہل : جناب والا ! سوال (ب) ہے کہ کیا یہ درست ہے مذکورہ علاقہ میں ان کاشت کاروں کو جنھوں نے گندم پیدا کی ۔ انہیں ایک سال کے لیے گندم رکھنے کی اجازت ہے ؟ وزیر موصوف نے جواب دیا ہے کہ یہ درست ہے ۔ لیکن میں کہتا ہوں یہ درست نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر : انھوں نے جو کہا ہے وہ ٹھیک ہوگا ۔ اب اس میں وضاحت طلب بات کونسی ہے ۔ یا تو آپ سپلیمنٹری سوال کرلیں ۔

میاں منظور احمد موہل : جناب والا ! وضاحت طلب بات یہ ہے کہ ایک سال کی اجازت وہاں نہیں بلکہ چار ماہ کی اجازت ہے ۔

مسٹر سپیکر : آپ یہ سوال کریں کہ ایک سال تک اجازت والی بات غلط ہے ۔ بلکہ صرف چار مہینے تک رکھنے کی اجازت ہے ۔

میاں منظور احمد موہل : جناب میرا مطلب یہی ہے ۔

وزیر خوراک : جناب والا ! یہ درست نہیں ہے ۔

ضلع گجرات میں گندم کی فراہمی

*6520 ۔ **چوہدری محمد حیات گوندل :** کیا وزیر خوراک از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) اس سال ضلع گجرات میں گندم کی فراہمی کی حد کیا ہے ۔ تفصیل

وار تفصیل بتائی جائے ۔ نیز پچھلے سال گندم کی فراہمی کی تحصیل وار حد کیا تھی ۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اس سال پھالیہ تحصیل میں گندم کی فراہمی کی حد گندم کی کل پیداوار سے زیادہ مقرر کر دی گئی ہے ۔ اگر ایسا ہے تو کیوں ؟

وزیر خوراک (سردار نصر اللہ خان دریشک : (الف) ۔

تحصیل	1974 ۔ 75ء	1973 ۔ 74ء
	ٹن	ٹن
گجرات	4,000	12,000
کھاریاں	4,000	تحصیل وار تفصیل مرتب نہیں کی گئی تھی ۔
پھالیہ	22,000	
میزان ضلع	30,000	12,000

(ب) یہ درست نہیں ہے ۔

موضع جسر والا میں راشن کی غیر منصفانہ تقسیم

6638* ۔ چوہدری ارشاد اللہ لک : کیا وزیر خوراک از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) موضع جسر والا تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ میں کتنے راشن ڈپو ہیں اور ان ڈپو ہولڈروں کے نام کیا ہیں ؟

(ب) موضع مذکور کے ہر ڈپو کے لیے آٹے اور چینی کا ماہوار کتنا کتنا کوٹہ مقرر ہے ؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ موضع مذکور میں راشن کی تقسیم غیر منصفانہ ہے جس کی وجہ سے عام لوگوں کو مایوسی اور پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے ۔

(د) اگر جزو (ج) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت موجودہ ڈپو ہولڈروں کی جگہ دیگر آدمیوں کے نام ڈپو الاٹ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر ایسا ہے تو کب تک۔ اگر نہیں تو کیوں ؟

وزیر خوراک : (سردار نصر اللہ خان دریشک)۔ (الف) موضع جھنگر والا میں دو ڈپو ہولڈرز مسمیان ریاست علی اور رحمت اللہ کام کر رہے ہیں۔

(ب) موضع مذکور کے ڈپو ہولڈروں کے لیے آٹے اور چینی کا ماہوار کوٹہ مندرجہ ذیل ہے :

نام ڈپو ہولڈرز	ماہوار چینی	ماہوار آٹا
	من	
1 ۔ ریاست علی	9-0-0	کوئی کوٹہ
2 ۔ رحمت اللہ	7-20-0	مقرر نہیں

(ج) جی نہیں۔

(د) جزو (ج) کے جواب کے پیش نظر سوال پیدا نہیں ہوتا۔

مونجی کی جنس کی خرید

6639* ۔ چوہدری امان اللہ لنگ : کیا وزیر خوراک از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ کسانوں کو مونجی کا ذخیرہ کرنے کی استطاعت نہ رکھنے کی وجہ سے مونجی کی جنس پکنے کے فوراً بعد منڈی میں لانی پڑتی ہے۔

(ب) کیا یہ بھی حکومت کے علم میں ہے کہ غلہ منڈیوں کے آڑھتی اور ڈیلرز مل کر جنس کی من مانی قیمت مقرر کرکے کسانوں کو لوٹتے ہیں۔

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت نے مونجی کی جنس کی کم سے کم اور زیادہ سے زیادہ قیمت مقرر کرکے فیلڈ سٹاف کے ذریعہ براہ راست مونجی خریدنے کا کوئی فیصلہ کیا ہے ؟

وزیر خوراک (سردار نصر اللہ خان دریشک) : (الف) یہ درست ہے کہ مونجی کی فصل کٹائی کے بعد فوراً برائے فروخت منڈی میں آنی شروع ہو جاتی ہے ۔ لیکن یہ درست نہیں ہے کہ اس کی وجہ کلیتاً یہ ہے کہ کسانوں میں ذخیرہ کرنے کی استطاعت نہیں ہے ۔

(ب) جی نہیں ۔ آمدہ مونجی منڈیوں میں بذریعہ نیلام فروخت ہوتی ہے ۔

(ج) جی نہیں ۔

آٹے کی فراہمی

*6781 ۔ **شیخ عزیز احمد** : کیا وزیر خوراک ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ میں بارشوں کے نہ ہونے کی وجہ سے اور گندم کی سرکاری خریداری کی وجہ سے گندم کے نرخ دیہاتوں میں چالیس روپے من تک پہنچ چکے ہیں مگر اس کے باوجود گندم نایاب ہے ۔

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا نئی فصل نہ آنے تک تحصیل مذکور کے دیہاتوں میں آٹا سپلائی کرنے کی کوئی تجویز حکومت کے زیر غور ہے ؟

وزیر خوراک (سردار نصر اللہ خان دریشک) : (الف) جی ہاں ۔

(ب) گندم صارفین کو باآسانی دستیاب ہو رہی ہے اگر گندم کی قیمتوں میں مزید اضافہ ہوا تو حکومت کے پاس موجودہ ذخائر کے پیش نظر آٹے کے اجراء پر غور کیا جائے گا ۔

شیخ عزیز احمد : سپلیمنٹری سر - جناب والا ! جزو (الف) کے جواب میں بھی جی ہاں ' کہا گیا ہے - میرا سوال یہ ہے کہ گندم کی سرکاری خریداری کی وجہ سے گندم کا نرخ دیہاتوں میں 40 روپے فی من تک پہنچ گیا ہے - مگر اس کے باوجود گندم نایاب ہے۔ جناب اس کا جواب وزیر موصوف نے affirmative میں دے دیا ہے - لیکن جزو (ب) میں اس کی تردید کر رہے ہیں - کیا وزیر موصوف اس کی وضاحت فرمائیں گے ؟

وزیر خوراک : جناب والا ! نایاب کا ذکر انہوں نے جزو (ا ف) میں نہیں کیا ہے - کم از کم میرے پاس جو سوال موجود ہے - اس میں یہ نہیں ہے - ہمارے اس ہاؤس میں فاضل اراکین نے یہ مطالبہ کیا تھا - گندم کی پیداوار بڑھانے اور خود کفیل ہونے کے لئے از حد ضروری ہے کہ اس کے نرخ بڑھائے جائیں - اس کے پیش نظر حکومت نے گندم کا نرخ 37 روپے فی من مقرر کیا - 37 روپے من حکومت نرخ مقرر کرے اور بازار میں یہ 40 روپے من available ہو - تو میرے خیال میں یہ نرخ زیادہ نہیں ہیں اور پھر یہ کہ اگر مارکیٹ میں یہ available نہ ہو - تو جیسا کہ فاضل رکن کی خدمت میں میں نے گزارش کی ہے کہ اگر constituency کے کسی علاقہ میں ایسی صورت حال ہو تو وہ میرے نوٹس میں لائیں - اس پر ہمدردی سے غور کیا جائے گا اور وہاں پر قلت نہ ہوگی -

مسٹر سپیکر : آپ کا ٹیکنیکل سوال جو ہے وہ یہی ہے کہ انہوں نے تسلیم کیا ہے مگر باوجود اس کے گندم نایاب ہے آپ یہی کہنا چاہتے تھے - ان کا مطلب یہ نہ تھا - ''ہاں'' سوال کے پہلے حصہ سے متعلق تھا - ''ب'' میں انہوں نے کوالیفائی کر دیا ہے -

میاں منظور احمد موہل : سپلیمنٹری سر - کیا وزیر موصوف اس امر کی وضاحت فرمائیں گے کہ حکومت گندم کاشتکاروں سے 25 روپے من وصول کرتی ہے اور اب اس کا بھاؤ چالیس روپے من ہے - جب کہ یہی گندم جو کہ 25 روپے من تھی تو - - - - -

مسٹر سپیکر : یعنی اس سے یہ سوال کیسے پیدا ہوتا ہے -

The question relates to the situation in a particular tehsil of a particular district. It is not a question of general nature.

میاں منظور احمد موہل : میں جناب والا! اسی تحصیل کے متعلق پوچھ

رہا ہوں کہ تحصیل قصور میں حکومت نے 25 روپے من گندم خریدی اور اب عوام کو چالیس روپے من گندم دستیاب ہو رہی ہے ۔ کیا یہ بات درست ہے ؟

مسٹر سپیکر : آپ کی تحصیل میں گندم خریدی جاتی ہے ۔

شیخ عزیز احمد : جی ہاں ۔ میری تحصیل میں جو گندم تھی ۔ وہ سب کی سب اکٹھی کر لی گئی ہے ۔ بارانی علاقہ ہے اور کسی زمیندار کے پاس گندم نہیں چھوڑی ۔ میں نے specifically کہا ہے کہ گندم نایاب ہے ۔ لیکن وزیر موصوف فرماتے ہیں کہ یہ گندم صارفین کو دستیاب ہو رہی ہے جب کہ میرا سوال یہ ہے کہ گندم نایاب ہے اور صارفین کو نہیں مل رہی ہے ۔

مسٹر سپیکر : آپ (الف) کے جواب کو تسلیم کرتے ہیں جو (ب) میں انہوں نے qualify کیا ہے ۔

شیخ عزیز احمد : میں جناب agree نہیں کرتا ۔

مسٹر سپیکر : انہوں نے کہا ہے کہ اگر واقعی کوئی ایسی بات ہے ۔ تو میرے نوٹس میں لائیں ۔ I will do my best

---

موضع کلاسوالہ اور چونڈہ کے ڈپوؤں کو آٹے کی فراہمی

*6782 ۔ **شیخ عزیز احمد :** کیا وزیر خوراک ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا یہ حقیقت ہے کہ گذشتہ تین ماہ سے ٹاؤن کمیٹی ہائے کلاسوالہ و چونڈہ تحصیل پسرور کے ڈپوؤں کو آٹا مہیا نہیں کیا جا رہا ۔ اگر ایسا ہے تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر خوراک (سردار نصراللہ خان دریشک) **:** جی ہاں ۔ ان علاقوں میں صارفین کو کھلی منڈی میں گندم باسانی دستیاب ہو رہی ہے ۔

شیخ عزیز احمد : جناب والا ! میرا پھر وہی اعتراض ہے کہ وہاں گندم دستیاب نہیں ہو رہی ہے ۔ بلکہ نایاب ہے ۔

مسٹر سپیکر : آپ کا سوال تقریباً دو تین مہینہ پہلے کا ہوگا ۔ ان دنوں شاید مل رہی ہوگی ۔

شیخ عزیز احمد : نہیں جناب ! میں اب اس وقت کی بات کر رہا ہوں ۔

مسٹر سپیکر : یہ کس تاریخ کو انہوں نے سوال دیا ہے ۔ آپ کو تاریخ یاد ہے اگر situation بدل گئی ہو ۔ تو ٹھیک ہے ۔ ورنہ آپ ان کے نوٹس میں لائیں ۔

اب اراکین کی درخواست ہائے رخصت پیش ہوں گی ۔

اراکین اسمبلی کی رخصت

چوہدری کلیم اللہ

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست چوہدری کلیم اللہ صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :۔

میں فریضہ حج ادا کرنے کے لئے جا رہا ہوں ۔
برائے کرم مجھے مورخہ 16 دسمبر 74 سے لے کر
تا اختتام اجلاس رخصت عنایت فرمائی جاوے ۔

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کی دی جائے :۔

(تحریک منظور کی گئی)

سردار امجد حمید خان دستی

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست سردار امجد حمید خان دستی صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ۔

I could not attend the assembly meeting from 21st October 1974 to 30th October 1974 A. M. I was busy in arrangements for the marriage of my daughter. Kindly grant me leave for the above mentioned days and oblige.

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے ۔

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر خالد نواز خان وٹو

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست مسٹر خالد نواز خان وٹو ممبر **صوبائی** اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے ۔

> I have received a telephonic message from Khalid Nawaz Khan that he is unwell at Sahiwal. He requests for the grant of leave from 16th to 18th of December, 1974.

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

رانا پھول محمد خان

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست رانا پھول محمد خان صاحب ممبر **صوبائی** اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے ۔

> بندہ برائے ادائیگی فریضہ حج کعبہ شریف جا رہا ہے ۔ از راہ کرم مورخہ 17 دسمبر **1974**ء تا میری واپسی تک اجلاس اسمبلی سے رخصت کا خواستگار ہوں ۔

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

راؤ محمد افضل خان

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست راؤ محمد افضل خان صاحب ممبر **صوبائی** اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے ۔

> میں بوجہ بیماری مورخہ یکم اکتوبر تا 22 اکتوبر

1974ء کو اسمبلی میں شمولیت نہ کر سکا۔
رخصت عنایت فرمائی جائے۔

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

سردار غلام عباس کادھی

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست سردار غلام عباس کادھی صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

بندہ مورخہ 4-7-9-10-21-23-24-25 اکتوبر
1974ء کو اجلاس میں بوجہ بیماری حاضر نہیں ہو
سکا۔ لہذا رخصت کے لیے درخواست ہاؤس میں
پیش کی جائے۔ مہربانی

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

حاجی چودھری شوکت علی

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست حاجی چودھری شوکت علی صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

گذارش ہے کہ میں بوجہ بیماری مورخہ 23 تا 30
اکتوبر 1974ء اجلاس میں شرکت نہ کر سکا۔
براہ مہربانی ان ایام کی رخصت منظور فرمائی
جائے۔ شکریہ۔

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

میاں عبدالرؤف

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست میاں عبدالرؤف صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے -

With due respect I beg to state that I could not attened the session on 20th October 1974 due to the urgent piece of work. So kindly grant me leave for one day.

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے -

(تحریک منظور کی گئی)

رئیس شبیر احمد

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست ازاں میربلخ شیر مزاری برائے رئیس شبیر احمد صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے -

Rais Shabbir Ahmad has gone to Saudi Arabia for performing Haj ceremony. He is expected to be back in the country some time in mid January 1975. Leave of absence from the present session may kindly be granted to him.

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے -

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے -

(تحریک منظور کی گئی)

خان محمد شفیق خان

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست ازاں خان محمد شفیق خان صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے -

گذارش ہے کہ بندہ مورخہ 5 دسمبر 1974ء کو میٹنگ ٹرانسپورٹ کمیٹی کے اجلاس میں بوجہ

بیماری حاضر نہ ہو سکا ۔ رخصت منظور فرمائی
جاوے ۔

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

چوہدری بشیر احمد

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست چوہدری بشیر احمد صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے ۔

میں زراعت کی سب کمیٹی کی میٹنگ جوکہ 28 نومبر اور 12 دسمبر 1974ء کو ہوئی تھی ۔ بوجہ بیماری شرکت نہیں کر سکا ۔ لہذا رخصت منظور کی جائے ۔

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے ۔

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

سید طاہر احمد شاہ

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست سید طاہر احمد شاہ صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

گزارش ہے کہ میں بوجہ بیماری مورخہ 13، 14، 16، 25 نومبر اور 5 دسمبر 1974ء کو ٹرانسپورٹ کی کمیٹی میٹنگ میں شمولیت نہ کر سکا ۔ براہ مہربانی ان ایام کی رخصت منظور فرمائی جائے ۔
شکریہ

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے ۔

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مخدوم زادہ سید ارشاد حسین شاہ

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست مخدوم زادہ سید ارشاد حسین شاہ صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے ۔

یکم اکتوبر تا یکم نومبر بوجہ بیماری اجلاس میں شرکت نہ کر سکا ۔ اس لیے مجھے ان ایام کی رخصت عطا کی جائے ۔

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے ۔

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

پیر محمد شاہ

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست پیر محمد شاہ صاحب ممبر صوبائی اسمبلی موصول کی طرف سے ہوئی ہے ۔

گزارش ہے کہ میں بوجہ بیماری 7 ، 8 ، 9 اور 21 اکتوبر 1974ء کو اسمبلی کے اجلاس میں شمولیت نہ کر سکا ۔ براہ مہربانی ان ایام کی رخصت منظور فرمائی جائے ۔ شکریہ

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے ۔

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر جاوید حکیم قریشی

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست مسٹر جاوید حکیم قریشی صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے ۔

میں علالت کی بنا پر 21 اور 22 اکتوبر 1974ء کو اجلاس میں شریک نہ ہو سکا ۔ براہ کرم ان دو ایام کی رخصت عنایت کی جائے ۔

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

ملک خالق داد خان بندیال

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست ملک خالق داد خان بندیال صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے وصول ہوئی ہے ۔

گزارش ہے کہ میں مورخہ 19 نومبر 1974ء کو بوجہ بیماری میٹنگ میں شمولیت نہ کر سکا ۔ اس دن کی رخصت منظور فرمائی جائے ۔

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

نور محمد خان

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست مسٹر نور محمد خان صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے ۔

گزارش ہے کہ سائل مرض شوگر میں مبتلا ہے جس کی وجہ سے پھوڑا نکلا ہوا ہے جس کے باعث کافی تکلیف ہے مزید برآں سائل کی ہمشیرہ بھی

بیمار ہے بریں وجہ تحریر ہے کہ سائل آئندہ اجلاس
پنجاب اسمبلی میں شرکت سے معذور ہے ۔ اطلاعاً
تحریر خدمت ہے ۔

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

چوہدری بشیر احمد

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست چوہدری بشیر احمد صاحب ممبر صوبائی اسمبلی سے کی طرف موصول ہوئی ہے ۔

گزارش ہے کہ میں بوجہ ایک ضروری کام
Assurance Committee کی میٹنگ مورخہ
9 نومبر 1974ء کو حاضر نہ ہو سکا ۔ ایک یوم
کی رخصت منظور فرمائی جائے ۔

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

میاں افتخار احمد تاری : Point of personal explanation Sir
جناب سپیکر ! نوائے وقت اخبار نے اپنے اخبار مورخہ 16 دسمبر 1974ء میں میرے متعلق صفحہ اول پر ایک خبر شائع کی ہے اور یہ خبر نمایاں کر کے میرے خلاف شائع ہوئی ۔ جس میں لکھا کہ چار لاکھ کی چوری جو میری ہوئی ۔ اس کی میرے خلاف انکوائری ہو رہی ہے اور میرے خلاف investigations ہو رہی ہیں ۔ اس سلسلہ میں میری submission یہ ہے کہ نوائے وقت جس کے لیے میرے دل میں کافی عزت ہے اور میں اس اخبار کا ہمیشہ سے قاری ہوں اور میری نگاہ میں یہ ایک ایسا اخبار ہے جس کا ایک معیار ہے ۔ لیکن مجھے بڑے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اتنے بڑے اخبار نے ایک جھوٹی خبر نمایاں کر کے شائع کی ہے ۔ میری چوری ضرور ہوئی ہے ۔ لیکن نہ ہی میرے

پاس کوئی پولیس آئی ہے نہ ہی کوئی سرکاری پولیس آفیسر یا Anti-corruption کا کوئی آدمی آیا ہے ۔ نہ مجھے بلایا گیا ہے ۔ نہ میں نے کوئی بیان دیا ہے اور نہ ہی میری بیگم نے ۔ اور اس خبر میں یہ لکھا ہے کہ میری بیگم نے یہ کہا ہے کہ میرے کپڑے جو چوری ہوئے ہیں وہ میرے نہیں ہیں وہ میرے رشتہ داروں کے ہیں ۔ اب یہ ایک سازش ہے جو میرے خلاف ایک گروہ کرنا چاہتا ہے اور اس نے "نوائے وقت" کو ایک ذریعہ بنا رکھا ہے ۔ جب میری چوری ہوئی اس کے چار دن بعد یہ خبر نوائے وقت میں شائع ہوئی کہ دو لاکھ روپے کی چوری ہوئی اور آج پندرہ یا سولہ دنوں کے بعد یہ خبر شائع کی جاتی ہے کہ چوری دو لاکھ سے چار لاکھ کی تھی یعنی جس رفتار سے مہنگائی اس ملک میں بڑھ رہی ہے ۔ اسی رفتار سے میری چوری کی قیمت کو بڑھا دیا گیا ہے ۔ میں اس معزز ایوان میں اپنی پوزیشن کی پوری طرح وضاحت کرنا چاہتا کہ میں لاہور کے ایک معزز خاندان سے تعلق رکھتا ہوں اور یہ میری یہ نمائندگی میرے باپ دادا سے ہمارے خاندان میں آئی ہے ۔ کوئی کسی کی طفیل یا جھوٹے نعروں کے طفیل مجھے یہ میری اور نمائندگی نہیں ملی (نعرہ ہائے تحسین) میں نے آج تک پوری ایمانداری کے ساتھ اپنی جان اپنے خون اور مال کی قربانی دے کر پاکستان پیپلز پارٹی کی خدمت کی ہے ۔ لیکن مجھے نہایت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ان باتوں سے اگر میں بدنام ہوتا ہوں بحیثیت خاندان تو ساری پیپلز پارٹی میرے ساتھ بدنام ہوتی ہے ۔ یا تو مجھے پارٹی سے نکال کر میرے اوپر اس قسم کے الزامات لگوائے جائیں یا کوئی تحقیقات کرنی ہے تو کروائی جائے ۔ پھر تو حکومت بجانب حق بجانب ہے ۔ میں آپ کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ یہ خبر "کہ دو سو بنارسی ساڑھیاں" کچھ خدا کا خوف کیجیے ۔ میں نے کوئی بنارسی ساڑھیوں کی دکان کھول رکھی ہے یا میرے گھر میں صرف میں رہتا ہوں اور میرے دوسرے خاندان کے افراد نہیں رہتے ؟ کیا چور صرف میری بیوی کے مہر شدہ کپڑے اٹھانے کے لیے آئے تھے ؟ مجھے تو اس طرح لگتا ہے کہ پولیس یا میں چوروں کے نزدیک پہنچ چکے ہیں اور وہ چور اتنے بااثر ہیں کہ وہ چوری چھپانے کے لیے میرے خلاف اس قسم کی خبریں چھاپ رہے ہیں ۔

میں آپ سے یہ کہتا ہوں کہ میں نے دوسری شادی کی اور رخصتی پچھلے سال 18 جنوری کو انٹر کونٹیننٹل میں ڈنر کے بعد ہوئی ۔ جس میں اس وقت کے وزیر اعلیٰ جناب غلام مصطفیٰ کھر صاحب ان کی بیگم اور میرے دوسرے دوست بھی تشریف لائے ۔ تو اس جہیز میں میری بیگم کو کچھ میری طرف سے ملا اور کچھ اس کے گھر والوں کی طرف سے ملا اور کچھ اس

کے پاس اپنے کپڑے بھی ہوں گے ۔ پھر میرے خاندان میں یہ سمجھا جاتا ہے کہ میرا گھر بڑی محفوظ جگہ ہے ۔ میرے سسرال والوں کے گھر کی مرمت ہو رہی تھی اور ان کے نئے گیٹ لگ رہے تھے جس کے متعلق آپ وہاں کے رہنے والوں سے پوچھ سکتے ہیں ۔ ان کا پتہ 17 - جی گلبرگ III ہے ۔ تو میری چوری سے آٹھ دن پہلے ان کے گھر کے سامنے چوری ہوئی ہے ۔ جب اس گھر سے چوری ہو سکتی ہے تو یہاں بھی چوری ہو سکتی ہے کیونکہ اس وقت ان کے دروازے نہیں تھے ۔ انہوں نے اپنے سارے کپڑے میرے گھر میں رکھے تھے اور چوروں نے میرے گھر میں صفایا کیا ۔ جس میں میرے گھر کے رہنے والوں کا ۔ میری بیوی کا ۔ دوسرے افراد کا اور وہ سامان جو میرے سسرال والوں نے میرے پاس بھیجا تھا وہ تمام کا تمام چوری ہو گیا ۔ جس کی تفصیل میں لکھ کر اخبارات میں دوں گا اور اگر کوئی انکوائری کرنے آیا تو اسے بھی تفصیل دوں گا ۔ مجھے اس رنگ میں پیش کرنے کی کوشش کی جاتی رہی ہے کہ جیسے میں غنڈہ ہوں ۔ بدمعاش ہوں ۔ میں قتل کرتا ہوں یا قتل کرواتا ہوں ۔ پچھلے دنوں یہ خبریں شائع کروائی جاتی رہی ہیں کہ بعض وزیروں کے اوپر بدعنوانی کے الزامات ہیں ۔ آپ نے دیکھا کہ صرف خبریں چھپوا کر بدنام کرنے کی حد تک ایسی باتیں کی جاتی رہی ہیں لیکن کوئی ٹھوس بات سامنے نہیں آئی ۔ اسی اثنا میں میری چوری ہوئی اور ان کے بھاگ جاگے ۔ انہوں نے ہر قسم کی بات کرنے کی کوشش کی ۔ میں مسلمان ہوں ۔ میں خداوند کریم رسول کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور آخرت پر ایمان رکھتا ہوں ۔ میں جھوٹ نہیں بول سکتا ۔ میرے پاس کلام پاک ہے اور میں کلام پاک کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں کہ میں نے آج تک رشوت نہیں لی ۔ جب میں وزیر تھا میں نے رشوت لینے کے لیے کسی اپنے بھائی کو کسی اپنے بھانجے کو اپنی کوٹھی کے باہر ٹاوٹ کی حیثیت سے نہیں بٹھایا ۔ میں نے کوئی 25 مربعے یا ایک انچ زمین اپنے یا اپنے رشتہ داروں کے نام نہیں کرائی ۔ سابقہ وزیر اعلیٰ جناب معراج خالد صاحب یہ فرماتے ہیں کہ تحقیقات ہوں گی تو آئیے تحقیقات کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ آپ قرآن ہاتھ میں پکڑیے اور بتائیے کہ کیا آپ نے لوگوں کو پرمٹ نہیں دئیے ؟ کیا آپ نے اپنے بھائیوں اور رشتہ داروں کو - - - - -

مسٹر سپیکر : میاں صاحب بات یہ ہے کہ اس میں آپ کا اپنا personal explanation ہے ۔

میاں افتخار احمد تاری : جناب والا ! میں اس کی **back-ground** بیان کر رہا تھا - میں قرآن پاک اٹھانے کے بعد یہ نہیں کہنا چاہتا کہ میری تحقیقات نہ کروائی جائیں -

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! قرآن پاک آپ ان سے منگوا لیں کیونکہ آپ اوپر بیٹھے ہوئے ہیں اور قرآن پاک نیچے ہے اس طرح قرآن پاک کی بے حرمتی ہوتی ہے -

میاں افتخار احمد تاری : قرآن پاک کھلا نہیں بلکہ جلد کے اندر بند ہے -

حاجی محمد سیف اللہ خان : حاجی صاحب - اس سے اوپر اور بھی آدمی بیٹھے ہوئے ہیں -

مسٹر سپیکر : قرآن پاک کو جیب کے اندر ہونا چاہیے -

میاں افتخار احمد تاری : جناب والا ! یہ جو میں نے دوسروں کا ذکر کیا ہے وہ اس لیے کہ کچھ لوگ - - - -

مسٹر سپیکر : میاں صاحب - پھر دوسرے بھی **personal explanation** دیں گے اور جن کا آپ نے ذکر کیا ہے اور وہ موجود نہیں ہیں وہ اس حق سے محروم ہو جائیں گے - پھر شاید وہ نیشنل اسمبلی میں اپنا **personal explanation** دیں -

میاں افتخار احمد تاری : جناب والا ! اگر انہوں نے **personal explanation** دینی ہے تو **they are most welcome** جناب والا ! میں یہ بھی کہوں گا کہ میرے پاس گاڑی نہیں ہے - اس لیے سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ میں نے اپنے ڈرائیور کے نام مربعے لگوا رکھے ہیں ؟

راجہ منور احمد : پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا ! میاں افتخار احمد تاری صاحب ہمارے ایوان کے معزز رکن ہیں - ہم ان کی قدر کرتے ہیں اور کرتے رہیں گے - میں صرف آپ سے یہ عرض کرنی چاہتا ہوں کہ یہ حق جو اتنی لمبی تقریر کرنے کا ان کو دیا گیا ہے یہ ان کو کس ضمن میں دیا گیا ہے - میں ہاؤس میں موجود نہیں تھا اس لیے میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں -

Mr. Speaker : He is on a point of personal explanation.

راجہ منور احمد : on a point of personal explanation - تو پھر اتنی لمبی تقریر جو انہوں نے کی ہے - - - -

مسٹر سپیکر : بہر حال میں نے انہیں ٹوک دیا ہے ۔

The moment he become in-relevant.........

راجہ منور احمد : جناب والا ! اس میں اب کچھ بہتر یہی explanation دینی چاہیے اور یہ ضروری ہو گیا ہے کیونکہ پریس بیٹھا ہوا ہے ۔ انہوں نے "نوائے وقت پر"۔ موجودہ وزیر اعلیٰ اور پرانے وزیر اعلیٰ کے متعلق جو کچھ کہا ہے اور اپنی صفائی میں بے شمار دلائل پیش کیے ہیں اور واقعات کا ذکر کیا ہے تو بہتر یہ ہوگا کہ کچھ وقت مجھ کو بھی دیا جائے تاکہ میں بھی اس سلسلے میں کچھ عرض کر سکوں ۔ جناب والا ! میں کسی کی صفائی یا کسی پر حملہ کرنے کے لیے کھڑا نہیں ہوا بلکہ میں صرف یہ عرض کرنی چاہتا ہوں کہ واقعہ تو صرف اتنا ہے کہ میاں صاحب کی چوری ہوئی ہے اور میاں صاحب نے اس کا پرچہ درج کروا دیا ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد : پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ! راجہ منور احمد صاحب کس رول کے ماتحت تقریر فرما رہے ہیں ؟

آوازیں : پوائنٹ آف آرڈر پر ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد : یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر : انہوں نے مجھ سے اجازت طلب کی ہے کہ انہیں بھی point of personal explaination کی اجازت دی جائے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد : جناب والا ! میری گزارش سن لیں ۔ میاں افتخار احمد تاری صاحب نے personal explanation پیش کیا تو جہاں تک ذاتی وضاحت کا سوال تھا آپ نے اجازت دی اور جہاں وہ four corners سے باہر نکلنے لگے آپ نے ان کو ٹوک دیا ۔ انہوں نے صرف ایک آدمی کا نام لیا ہے اور وہ ہیں ملک معراج خالد صاحب ۔ جو اس ایوان میں سب سے زیادہ معزز ممبر سمجھے جاتے ہیں ۔ (نعرہ ہائے تحسین) ۔ ان کو اس بات کا حق پہنچتا ہے کہ وہ آ کر اپنا personal explanation دیں اگر وہ اس ایوان میں آ سکتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر : وہ اس ایوان میں نہیں آ سکتے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد : وہ نہیں آ سکتے ۔ تو کیا اب یہ پوائنٹ آف آرڈر اٹھا کر اپنی ذاتی وضاحت پیش کر رہے ہیں اور راجہ صاحب حکومت کی طرف سے وضاحت پیش کر رہے ہیں کیونکہ میاں افتخار احمد تاری صاحب کی تقریر

میں کسی ایک فرد کا نام نہیں لیا گیا ۔ انھوں نے کسی وزیر کا نام نہیں لیا ۔ کسی ایڈ وائزر کا نام لیا ۔ کسی پرسنل اسسٹنٹ کا نام نہیں لیا ۔ انھوں نے یہ فقرہ کہا ہے کہ ایک گروہ ہے کچھ لوگ ہیں ۔ انھوں نے جنرل حوالہ دیا ہے ۔ قبل اس کے میں سمجھتا ہوں کہ راجہ صاحب اپنے اس حق کو استعال کریں ۔ میاں افتخار احمد تاری صاحب اپنی بات کو مختصر کریں ۔

راجہ منور احمد : میں افتخار تاری صاحب کے reference کے خلاف بات نہیں کر رہا ہوں ۔ میں اتنا عرض کرنا چاہتا ہوں کہ انھوں نے بے شمار لوگوں کی طرف اشاروں اور کنایوں سے حملے کرنے کی کوشش کی ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ جن لوگوں کی طرف یا جس گروہ کی طرف اشارے کر رہے ہیں انہیں کم از کم اطلاع تو ہونی چاہیے تاکہ وہ وضاحت کر سکیں ۔

مسٹر سپیکر : میں نے راجہ صاحب کو منع نہیں کیا ۔ علامہ صاحب کا اعتراض ہے ۔

راجہ منور احمد : علامہ صاحب کا اعتراض بجا ہے صرف جہاں تک میاں صاحب کی چوری کا تعلق ہے اس کا پرچہ درجہ کر لیا گیا ۔ جہاں تک نوائے وقت کی خبر کا تعلق ہے ان کے پاس قانونی حقوق محفوظ ہیں ۔ وہ نوائے وقت کی اس خبر کے خلاف اگر کسی قسم کی قانونی چارہ جوئی کرنا چاہتے ہیں تو کر سکتے ہیں ۔ لیکن اس کو موضوع بحث بنا کر یہاں اس ایوان میں بہت سے لوگوں کو لپیٹ میں لینے کا یہ طریقہ کوئی احسن طریقہ نہیں ہے ۔

میاں افتخار احمد تاری : میرا یہ پوائنٹ آف ۔ آرڈر نہیں ہے پوائنٹ آف پرسنل ایکسپلینیشن ہے ۔

مسٹر سپیکر : ان کی تقریر جو ہے That is not with in the right of personal explanations وہ اس وقت اس مسئلے پر ہیں ۔

راجہ منور احمد : جناب والا ! میں عرض کر رہا تھا کہ جہاں تک میاں صاحب کی چوری کا تعلق ہے تو ہماری ہمدردیاں ان کے ساتھ ہیں ۔ ان کا بہ عظیم نقصان ہوا ہے ۔ جس میں ان کے دوسرے رشتہ دار بھی شریک ہیں اور وہ بھی اس کی زد میں آئے ہیں ۔ ہماری ہمدردیاں ان کے ساتھ ہیں ۔ جہاں تک ہمارا تعلق ہے ہم ہمدردی ہی کر سکتے ہیں ۔ جہاں تک پولیس کا تعلق ہے ۔ پولیس اس کی تحقیق کر رہی ہے پچھلے دنوں وزیر اعظم پاکستان نے ان سے پوچھا ہے تو انھوں نے کہا کہ تحقیق ہو رہی ہے اور انشاء اللہ مال برآمد ہو جائے گا ۔

میاں افتخار احمد تاری : یہ جھوٹ بول رہے ہیں ۔

مسٹر سپیکر : میاں صاحب جھوٹ نہیں ہوتا غلط بیانی ہوتا ہے ۔

میاں افتخار احمد تاری : یہ درست نہیں کہتے ۔

راجہ منور احمد : میں کہتا ہوں کہ جب تحقیقات ہو رہی ہے تو یہ اتنے بے چین کیوں ہیں کہ میرے رشتہ داروں کا مال تھا اور میری بیوی کا جہیز تھا ۔ ہمیں اس سے کوئی شکایت نہیں ہے کہ یہ رشوت کا تھا یا کس طریقے سے آیا تھا ۔ لیکن جو کچھ بھی تھا وہ آپ کا ہی تھا اور اگر کوئی چیز کسی طریقے سے آئی تھی ۔ چاہے وہ کسی رشتہ دار کی تھی یا امانت تھی اگر وہ چوری ہو گئی ہے تو صرف ہمدردیاں آپ کے ساتھ ہیں ۔ ہم کب کہتے ہیں کہ اس کی وضاحت کریں اور اپنی وضاحت کے ضمن میں لوگوں پر کیچڑ اچھالیں چونکہ میرے پاس جو کچھ ہے اس کا جواز یہ ہے اور آپ کے پاس جو کچھ ہے اس کا جواز یہ ہے ۔ ہم کہتے ہیں اگر کسی کو موجودہ حکومت ۔ وزراء اور وزیر اعلیٰ اور حکومت کے جوکل پرزے ہیں اگر ان کے خلاف اعتراض ہے ۔ اگر آپ کے پاس کوئی واضح شکایت ہے کہ فلاں آدمی نے یہ کیا ۔ آپ اس کے بارے میں ایوان کو ضرور مطلع کریں کہ فلاں آدمی نے فلاں جگہ فلاں معاملہ میں یہ کچھ کیا ہے ۔ آپ سوال اس قسم کا اٹھائیں اگر آپ کے پاس ایسی کوئی بات ہے لیکن آپ کو اس ایوان میں مبہم باتیں کرنے کا کوئی حق نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر : آپ کا پوائنٹ آف آرڈر two-fold ہے ۔ ایک تو وہ حصہ جس میں حوالہ دیا گیا ہے اور جو نکتہ وضاحت کے لیے ضروری نہیں تھا وہ بیان کا حصہ نہیں بنا تھا ۔ دوسرا یہ ہے کہ اگر وہ کسی کا نام لینا چاہتے ہیں یا جوابی الزام لینا چاہتے ہیں تو وہ کھل کر بات کریں ۔

راجہ منور احمد : جناب والا ! میرے بیان کے تین حصے ہیں ۔ ایک حصہ وہ ہے جہاں تک تحقیقات ہونے کا ذکر کا ہے اور جہاں تک نوائے وقت کا جھگڑا ہے اس کے لیے حقوق محفوظ ہیں جو وہ کرنا چاہتے ہیں وہ کر سکتے ہیں اور جہاں تک تعلق اس بات کا ہے کہ ان کو لوگوں کے ساتھ کچھ گلے ہیں تو اس کے بارے میں بھی رستے ہیں ۔ اگر ان کے پاس کسی کے خلاف واضح ثبوت ہے تو یہ اس کو برسر عام لائیں ۔ ہم ان کی زبان بندی نہیں کرنا چاہتے ۔ ہم پوری طرح اجازت دیتے ہیں کہ ان کے علم میں اگر کوئی بات ہے کسی وزیر کے خلاف ۔ کسی افسر کے خلاف ہے تو اسے ہاؤس میں اٹھائیں ۔ ہم اس کی

چھان بین کرنے کے لیے تیار ہیں کہ وہ کیا الزامات ہیں جن کا انکشاف یہ کر سکتے ہیں ۔ تیسرا حصہ اس کے متعلق یہ ہے کہ جو الزامات وہ غیر مبہم طریقے سے لگانے کی کوشش کر رہے ہیں تو اس ایوان میں یہ کوئی طریقہ نہیں ہے ۔ اس کو اس ایوان کی کارروائی کا حصہ نہ بنائیں ۔

مسٹر رؤف طاہر : جناب سپیکر ! کیا یہ پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں ۔ یہ کس حیثیت سے بات کر رہے ہیں ان کی حیثیت کسی وزیر کی ہے یا سینئیر منسٹر کی ۔ کہ یہ حکومت کی طرف سے جواب دے رہے جب کہ لا منسٹر اور دوسرے منسٹر صاحبان یہاں موجود ہیں وہ جواب دیں ۔ دوسری بات میں سمجھتا ہوں آپ کی یہ بات قابل اعتراض ہے کہ کھل کر بات کریں ۔ ہر ممبر جس انداز میں بات کرنا چاہے وہ بات کرے بشرطیکہ وہ غیر پارلیمانی نہ ہو ۔ لیکن آپ نے کہا کہ کھل کر بات ہو ہر معزز ممبر اپنے انداز سے بات کرتا ہے اس لیے آپ کی طرف سے یہ قدغن جو ہے میں سمجھتا ہوں صحیح نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر : یہ تو قدغن تھا ہی نہیں ۔

مسٹر رؤف طاہر : جناب سپیکر ! آپ کا بھی ایک انداز گفتگو ہے اور ہم آپ کو مجبور نہیں کر سکتے کہ آپ اس کو بدلیں ۔

مسٹر سپیکر : ذرا توجہ کریں ۔ میں آپ سے کچھ کہنا چاہتا ہوں رؤف طاہر صاحب نے بڑی مہربانی کی ہے کہ انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے ۔ میں نے ان کی سمری بنائی تھی جو راجہ منور احمد صاحب نے پوائنٹ اٹھایا ہے ۔ میں نے اس پر فیصلہ نہیں دیا تھا ۔ میں نے کہا تھا کہ آپ کا پوائنٹ آف آرڈر two-fold ہے ۔ اس لیے میں ان فاضل اراکین سے استدعا کروں گا کہ جو بات کا سیاق و سباق follow نہیں کرتے ہیں یا تقریر باہر بیٹھ کر سنتے ہیں یا اندر آ کر سنتے ہیں ان سے استدعا ہے کہ پوری بات سن لیا کریں اس کے بعد بات کیا کریں ۔ ابھی دو میں چاہتا ہوں کہ میاں افتخار احمد تاری صاحب اپنے نکتہ وضاحت تک ہی محدود رہیں ۔

میاں افتخار احمد تاری : جناب والا ! میں اپنی ذات کی وضاحت کر رہا تھا ۔ میں نے یہ عرض کیا تھا کہ جب میں وزیر تھا میں نے قرآن حکیم کو ہاتھ میں پکڑ کر کہا تھا کہ میں نے کبھی رشوت نہیں لی ۔ میں نے اپنے کوئی رشتہ دار کو نہ کسی دوست کو یا اپنے کارکن کو بھی محکمے اپنے ایجنٹ کے مقرر نہیں کیا تھا ۔ میں نے عرض کیا تھا کہ میں نے اپنی کوٹھی کے باہر لوگوں سے رابطہ قائم کرنے کے لیے اپنے ایجنٹ مقرر نہیں کیے تھے ۔

مسٹر سپیکر : آپ کہنا کیا چاہتے ہیں ۔

میاں افتخار احمد تاری : میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ میں نے پوری ذمہ داری اور ایمانداری سے کام کیا اور اب راجہ صاحب فرما رہے ہیں اور ہمارے قائد عوام کا نام لے کر کہا جب کہ یہ وہاں موجود بھی نہیں تھے ان تک یہ بات غلط پہنچائی گئی ہے ۔ میں کھانا کھا رہا تھا کہ وزیر اعظم پاکستان نے آواز دے کر بلایا اور میری چوری کے بارہ میں ہمدردی بھی کی ۔ وہاں وزیر اعلیٰ بھی تشریف رکھتے تھے ان سے انہوں نے کہا بھائی حنیف ! تاری کی چوری ملنی چاہیے اس پر وزیر اعلیٰ صاحب نے ہنس کر کہا کہ ہاں ضرور ملنی چاہیے ۔ اتنی ساڑھیاں اور سوٹ تھے کچھ ہمیں بھی مل جائیں گے ۔ وہ تو عورتوں کے سوٹ تھے اگر وہ لینا چاہتے ہیں تو میں ان تک پہنچا دوں گا ۔ اتنی بات ہوئی ہے ۔ انہوں نے ملتان کے ایم ۔ پی ۔ اے کی جو میٹنگ میں ایسے الفاظ کہے تھے اور بدنام کرنے کی کوشش کی تھی اور جیسا میں نے خدا نخواستہ رشوت لے کر یہ کپڑے بنائے تھے یا رشوت سے یہ اثاثہ اکٹھا کیا تھا ۔ میں تو یہ بات سوچ بھی نہیں سکتا ۔ میں ان سے کہوں گا کہ وہ ٹھیک طرح تحقیقات کرائیں تاکہ جوڑے مل جائیں ۔ سچائی کی بات تو یہ ہے ۔ راجہ صاحب میرے ساتھ ہمدردی کا اظہار کر رہے ہیں تو میرے ساتھ ہمدردی اس صورت میں ہو سکتی ہے کہ آپ کی ایڈ منسٹریشن میری چوری بر آمد کرے ۔ پھر آپ کو پتہ چل جائے گا اور اللہ تعالیٰ بھی مجھے سرخرو کرے گا کہ کتنی بنارسی ساڑھیاں تھیں اور کتنے روز مرہ کے استعمال کے کپڑے ہیں ۔ میں بار بار حلفاً کہتا ہوں کہ میں نے اپنے دور وزارت میں اس سے پہلے یا اس کے بعد کبھی رشوت نہیں لی اور کبھی کوئی اس قسم کا کام نہیں کیا ۔ میں ایک معزز خاندان سے تعلق رکھتا ہوں ۔ میں کوئی سبزی نہیں بیچتا کہ مجھ پر اس قسم کے الزامات لگائے جا رہے ہیں ۔

Mr. Speaker : I hope that the Honourable member would refrain from such observation.

اس ایوان کے ۔ پیپلز پارٹی کے اور خود میرے نقطہ نظر سے ایک سبزی فروش بھی اتنا ہی قابل احترام ہے جتنا کوئی دوسرا شخص ہے ۔

میاں افتخار احمد تاری : میں آپ سے زیادہ سبزی بیچنے والے کا احترام کرتا ہوں ۔ لیکن سبزی کو ذریعہ ترقی بنا کر آگے آنے والوں پر میں اعتراض کرتا ہوں ۔

حافظ علی اسد اللہ : جناب والا ! میاں افتخار احمد صاحب نے جو طرز عمل اختیار کیا ہے وہ نہایت شرمناک ہے اور انہوں نے سبزی فروشوں کے متعلق جو فرمایا ہے ۔ ایسے کارروائی سے حذف ہونا چاہئے کیونکہ تمام کے تمام ارکان اسمبلی معزز ہیں ۔

میاں افتخار احمد تاری : میں نے کسی کا نام نہیں لیا اور نہ ہی کسی ممبر کی طرف اشارہ کیا ہے کہ وہ سبزی بیچتا ہے ۔

وزیر قانون : پوائنٹ آف آرڈر ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

راجہ منور احمد : پوائنٹ آف پرسنل ایکسپلینیشن ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

Mr. Speaker : I hope Mr. Law Minister was already on his legs.

وزیر قانون : جناب والا ! جناب میاں افتخار احمد صاحب نے اپنے بیان میں حکومت پر جو الزامات عائد کئے ہیں ۔ جن کی وضاحت کرنا میرا فرض ہے ۔ جہاں تک فاضل ممبر کے استحقاق کا تعلق ہے یا جہاں تک ان کی ذاتی وضاحت کا تعلق ہے ۔ ہمیں ہر معزز ممبر کے ذاتی معاملہ سے ہمیشہ ہمدردی رہی ہے خواہ وہ کسی گروہ یا کسی جماعت سے بھی تعلق رکھتا ہو ۔ جہاں تک موجودہ معاملہ کا تعلق ہے ۔ میاں صاحب یہ تاثر دینے کی کوشش کر رہے ہیں کہ ہم نے اس کی ایف ۔ آئی ۔ آر ۔ میں 200 ساڑھیاں یا سوٹ لکھوانے کی کوشش کی ہے ۔ میں حکومت پنجاب کی طرف سے فاضل ایوان کو یقین دلاتا ہوں کہ وہ ایف ۔ آئی ۔ آر ۔ جناب میاں افتخار نے لکھوائی ہے اور خود اس پر دستخط کئے ہیں اور حکومت پنجاب کی طرف سے ان کی تعداد کو مہنگائی کی طرح بڑھانے کی کوئی کوشش نہیں کی گئی ۔ میں اس کی تردید کرتا ہوں ۔

دوسری بات ''نوائے وقت'' کی خبر کے متعلق ہے ۔ میں اس کی بھی تردید کرتا ہوں اور فاضل رکن اور معزز ایوان کو یقین دلاتا ہوں کہ حکومت پنجاب نے کسی اخبار میں میاں صاحب کے متعلق کوئی خبر چھپوانے کی کوشش نہیں کی اگر کسی اخبار نے کوئی خبر چھاپی ہے تو میاں صاحب کی اسی ایف ۔ آئی ۔ آر ۔ کے حوالے سے چھاپی ہے : باقی یہ بات کہ وہ ساڑھیاں کہاں سے آئیں اور ان کی تعداد کیا تھی تو یہ تعداد بھی حکومت پنجاب نے نہیں لکھوائی کیونکہ اس چوری کی رپورٹ میاں صاحب نے خود کی تھی ۔

ان حالات میں میں آپ کی وساطت سے اپیل کرتا کہ فاضل ممبر حکومت پنجاب کو مورد الزام ٹھہرانے کی کوشش نہ کریں اور ان سے جو سہو ہوئی ہے اس کے متعلق وہ خود سوچیں - حکومت پنجاب اس میں مداخلت نہیں کرنا چاہتی - جہاں تک ان کی چوری کا تعلق ہے - حکومت پوری تندھی سے ان کی چوری بر آمد کرانے کی کوشش کرے گی اور حکومت کا فرض ہے کہ وہ ساڑھیوں کی ہو یا کسی اور چیز کی ہو - ہمارا اس سے کوئی تعلق نہیں - ہم ان کی چوری برآمد کرنے کی کوشش کریں گے -

میاں خان محمد : پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا ! آپ اس معزز ایوان کے کسٹوڈین ہیں اور ہم تمام ممبران کا یہ فرض ہے کہ جو مرتبہ اور عزت ایوان نے آپ کو دیا ہے - اسے برقرار رکھیں - میاں افتخار احمد صاحب نے آپ کے متعلق یہ کہا ہے کہ آپ سیاست میں ملوث ہو رہے ہیں - اس میں آپ کی اور اس معزز ایوان کی توہین ہے - اس لئے میں درخواست کرتا ہوں کہ میاں صاحب اپنے الفاظ واپس لیں اور اگر وہ اپنے الفاظ واپس نہیں لیتے تو اس کے متعلق ہمارا ایوان فیصلہ کرے گا -

میاں افتخار احمد تاری : میں یہ الفاظ واپس لیتا ہوں - پوائنٹ آف آرڈر - سردار صاحب نے ایف - آئی - آر - کا بار بار ذکر کیا ہے اگر ان کی یہ بات درست ہے کہ اخبارات میں جو خبر چھپی ہے وہ ایف آئی - آر کے حوالے سے چھپی ہے اور یہ کہ ایف - آئی - آر - میں 200 ساڑھیاں لکھی ہوئی ہیں تو ایف - آئی-آر - منگوا کر پڑھیں پھر صحیح پتہ چلے گا کہ بنارسی ساڑھیوں کی تعداد کتنی ہے - دو - تین - چار لکھی ہوئی ہے اور معمولی قسم کی ساڑھیوں کی تعداد کتنی لکھی ہوئی ہے - تو اس خبر کو twist دے کر چھاپا گیا کہ وہ تمام کی تمام ساڑھیاں بنارسی تھیں - میں کہنا چاہتا ہوں کہ اگر کسی کے پاس رشوت کا - چوری کا یا سمگلنگ کا مال ہو اور وہ چوری ہو جائے تو وہ تھانے میں جا کر رپورٹ نہیں لکھوایا کرتے بلکہ وہ چوری کو بھول جایا کرتے ہیں - لیکن میری سچائی کا یہ ثبوت ہے کہ میری جتنی چوری ہوئی ہے وہی میں نے صاف صاف درج کرائی ہے اور میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ - - - - -

میاں خان محمد : پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا ! میں ان کی خدمت میں یہ عرض کروں گا - - - - - -

میاں افتخار احمد تاری : میں بھی پوائنٹ آرڈر پر ہوں -

میاں خان محمد : آپ تو پوائنٹ آف ایکسپلینیشن پر ہیں ۔

مسٹر سپیکر : نہیں ۔ وہ بھی پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں ۔

میاں افتخار احمد تاری : میں ان کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ وہ میری چوری کیا پکڑیں گے ۔ آج ہی اخبار میں خبر آئی ہے کہ تین چوریاں کپڑے اور زیورات کی اسی علاقے میں ہوئی ہیں ۔

مسٹر سپیکر : میاں صاحب ۔ یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ۔

میاں افتخار احمد تاری : میں تو ان کا شکریہ ادا کر رہا ہوں ۔

مسٹر سپیکر : اب تو کافی شکریہ ادا ہو گیا ہے ۔

میاں خان محمد : جناب والا ! میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ تھا کہ جو واقعات اس ایوان سے باہر سر زد ہوتے ہیں وہ چوری ہو یا کچھ اور ہو ۔ کیا اسے استحقاق کا مسئلہ بنا کر ایوان میں پیش کیا جا سکتا ہے ؟

علامہ رحمت اللہ ارشد : ہاں ۔ کیا جا سکتا ہے ۔

مسٹر سپیکر : در اصل انہوں نے جس انداز میں مسئلہ استحقاق پیش کیا ہے وہ یہ ہے کہ کچھ ممبر اس ایوان میں موجود ہیں جن کے ایما پر یہ خبر چھاپی گئی ہے ۔

راجہ منور احمد: پوائنٹ آف پرسنل ایکسپلینیشن ۔ ابھی جناب کے سامنے ایک معزز رکن جناب افتخار احمد تاری نے جو وضاحتی بیان دے رہے تھے ۔ اس میں انہوں نے وزیراعظم جناب ذوالفقار علی بھٹو کے حوالے سے جو بات مجھ سے منسوب کرکے کہی ہے اور اس کے فوراً بعد کہا کہ میں جھوٹ بول رہا ہوں تو میں اس کے بارے میں اتنی وضاحت کرنی چاہتا ہوں کہ میرے کہنے کے بعد میاں صاحب نے بھی وہی بات کہی ہے اور میرے بیان کی تائید کر دی ہے کہ ہاں بھٹو صاحب نے مجھ سے پوچھا تھا اور حنیف رامے نے وضاحت کی تھی ۔ لیکن جب میں نے کہا تو انہوں نے کہا کہ یہ جھوٹ ہے اور جب انہوں نے بات کی تو بعینہ وہی بیان دیا ۔

میاں افتخار احمد تاری : پوائنٹ آف آرڈر ۔ انہوں نے یہ فرمایا تھا کہ میں نے قائد عوام کو کہا تھا کہ اب تسلی بخش تحقیقات ہو رہی ہے اور انہوں نے اس کا جواب دیا تھا ۔

راجہ منور احمد : آپ نے قائد عوام سے شکایت کی تھی اور انہوں نے بھی آپ سے ہمدردی کا اظہار کیا تھا ۔

بیگم ریحانہ سرور (شہید): پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب سپیکر! میں سمجھتی ہوں کہ اس مسئلہ پر کافی بحث ہو چکی ہے ۔ اب باقی کارروائی جاری کی جائے ۔

مسٹر سپیکر : اب ہم چوہدری محمد اکرم چیمہ کی تحریک استحقاق لیتے ہیں ۔

مسئلہ استحقاق

ایکسین ۔ کیو ۔ بی ۔ لنک کی طرف سے چوہدری محمد اکرم چیمہ ایم ۔ پی ۔ اے کے لئے چوہڑکانہ واپڈا کالونی کا ریسٹ ہاؤس ریزرو کرنے سے انکار ۔

چوہدری محمد اکرم چیمہ : جناب والا ! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے خاص اہمیت کے حامل ایک واضح مسئلے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے پر بحث کرنے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں ۔ مسئلہ یہ ہے کہ میں نے مورخہ 3 نومبر 1974ء کو اپنے ایک دوست چوہدری انور سعید ایڈووکیٹ کے ذریعے ایکسین کیو ۔ بی ۔ لنک ڈویژن مسٹر غوری کے پاس درخواست بھیجی کہ میرے لئے چوہڑکانہ واپڈا کالونی ریسٹ ہاؤس 5-6-7 نومبر کے لئے ریزرو کریں ۔ میں 5 تاریخ کو جب ریسٹ ہاؤس پر پہنچا تو مجھے میرے دوست مسٹر انور سعید جو ریسٹ ہاؤس پر میرا انتظار کر رہے تھے نے بتلایا کہ وہ درخواست ایکسین کو دینے گئے مگر انہوں نے درخواست یہ کہہ کر پھاڑ دی کہ چوہدری اکرم چیمہ کو ریسٹ ہاؤس میں جگہ نہیں دی جا سکتی ۔ کیونکہ انہوں نے میرے بچوں کو سنٹرل ماڈل ہائی سکول میں داخل نہیں کرایا ۔ میں نے ریسٹ ہاؤس پر متعلقہ ایس ۔ ڈی ۔ او اور اوورسیر کو بلوایا ۔ انہوں نے اس امر کی تصدیق کی کہ ریسٹ ہاؤس خالی ہے مگر ایکسین صاحب نے اس کی چابیاں اپنے پاس منگوا لی ہیں ۔ اس لئے وہ مجبور ہیں ۔ میں نے ایکسین صاحب کا پتا کروایا تو پتا لگا کہ گھر پر نہیں ہیں ۔ اس پر میں رات بسر کرنے کے لئے اپنے فارم موضع ککڑ گل چلا گیا اور ایک دوسری درخواست لکھ کر ملک محمد ناظم نمبردار موضع جاتری کوھنہ کو دے گیا کہ وہ ایکسین صاحب کو مل کر میری ریزرویشن 6 اور 7 تاریخ کے لئے کروا لیں ۔ دوسرے دن جب نمبردار نے میرے فارم پر آ کر بتلایا کہ ایکسین

صاحب نے ریزرویشن دینے سے انکار کر دیا ۔ جس پر میں لاہور واپس آ گیا ۔ چونکہ قانون کے تحت مجھے سرکاری ریسٹ ہاؤس میں ریزرویشن لینے کا استحقاق حاصل ہے ۔ ایکسین صاحب نے چونکہ دانستہ طور پر انکار کیا ہے اس طرح میری اور اس ایوان کے استحقاق کی پامالی ہوئی ہے ۔

وزیر قانون : جناب والا ! اس تحریک کو پرولیج کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے ۔

Mr. Speaker : It is referred to the Privileges Committee; the report to come within a month.

دو اور تحریک ہائے استحقاق چودھری غلام قادر صاحب اور میاں منظور احمد موہل صاحب کی طرف سے آئی ہیں ۔ میں انہیں دیکھ نہیں سکا ۔ انشاء اللہ ان کو کل لیا جائے گا ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد : جناب والا ! پیشتر اس کے کہ آپ تحریک التوائے کار شروع کریں ۔ میں نے کل گذارش کی تھی اور جناب نے فرمایا تھا کہ چیف منسٹر سے مشورہ کر کے بتائیں گے ۔ میں چاہتا ہوں کہ اس ایوان میں احمد رضا قصوری کے والد کے بہیمانہ قتل کے مسئلے پر قرارداد تعزیت مرتب کر کے پیش کی جائے ۔ اس بارے میں کیا پوزیشن ہے ؟

وزیر قانون : جناب والا ! انہوں نے کیا فرمایا ہے ؟ میں سمجھا نہیں ۔

مسٹر سپیکر : انہوں نے کل تجویز کیا تھا کہ آپ وزیر اعلیٰ سے یہ بات کر لیں ......

وزیر قانون : میں آدھ گھنٹہ میں عرض کروں گا ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد : انہوں نے کیا فرمایا ہے ؟

مسٹر سپیکر : وہ کہہ رہے ہیں کہ تحریک ہائے التوا کے بعد وہ آپ کو بتا سکیں گے ۔ آپ نے بات سمجھ لی ہے ؟

وزیر قانون : جی ہاں ۔ میں سمجھ گیا ہوں ۔

تحاریک التوائے کار

مسٹر سپیکر : یہ تحریک التوا نمبر 2 کل سے ملتوی تھی ۔ یہ تنخواہوں کے متعلق ہے ۔ اس کے بارے میں کوئی اطلاع آئی ہے ۔

بیگم ریحانہ سرور (شہید) (پارلیمانی سیکرٹری) : جناب والا ! اس بارے میں آرڈر دیا جا چکا ہے ۔ صورت یہ ہے کہ الہ آباد میں دو سکول ہیں ، ایک گورنمنٹ گرلز ہائی سکول اور دوسرا گورنمنٹ ہائی سکول ۔ احکامات گورنمنٹ ہائی سکول کو بھیجے جانے تھے لیکن ٹائپنگ کی غلطی کی وجہ سے یہ آرڈر گورنمنٹ گرلز ہائی سکول کو دے دئیے گئے ۔ یہ احکامات ڈرائنگ اینڈ ڈسبرسنگ آفیسر مقرر کیے جانے کے متعلق تھے ۔ اس کلیریکل غلطی کی وجہ سے تنخواہیں نہیں دی جا سکیں ۔ چنانچہ اس بارے میں ڈائرکٹر محکمہ تعلیم بہاول پور سے رپورٹ موصول ہونے پر گورنمنٹ کے محکمہ تعلیم کی طرف سے دوبارہ 14 دسمبر کو احکامات جاری کر دیئے گئے ہیں اور جلد ہی ایک دو روز میں ان کو تنخواہیں مل جائیں گی ۔ ایجوکیشن آفیسر رحیم یار خان کو بھی ہدایت کر دی گئی ہے کہ وہ ذاتی طور پر ڈسٹرکٹ اکاونٹس آفیسر رحیم یار خان سے رابطہ قائم کریں اور فوری طور پر ان کو تنخواہوں کی ادائیگی کر دی جائے ۔ تاکہ اساتذہ کو دیگر مشکلات کا سامنا نہ کرنا پڑے ۔

Mr. Speaker : Then I keep it pending.

وزیر قانون : میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں ۔ انہیں تنخواہیں تو کل ہی مل گئی ہوں گی......

مسٹر سپیکر : اسے کل پر رکھ دیتے ہیں ۔

وزیر قانون : میری گذارش سن لیں ۔ میں یقین دلاتا ہوں کہ فاضل رکن اپنی تحریک کو واپس لے لیں گے ۔

مسٹر سپیکر : لیکن فاضل رکن موجود نہیں ہیں ۔ ورنہ تو مسئلہ حل ہو گیا ہوتا ۔

I will keep it for tomorrow.

اب تحریک ہائے التوائے کار نمبر 2 اور 6 ہیں ۔

I propose to admit them.

تحریک استقلال کے سربراہ ایر مارشل اصغر خان کو لیہ کے قریب ڈیرہ دین پناہ میں غیر قانونی طور پر حراست میں لینا ۔

مسٹر سپیکر : راجہ محمد افضل خان یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "نوائے وقت" مورخہ 3 دسمبر 1974ء میں شائع ہونے والی خبر کے مطابق مورخہ یکم دسمبر 1974ء کو پولیس نے نے تحریک استقلال کے سربراہ ایر مارشل اصغر خان کو لیہ کے قریب ڈیرہ دین پناہ میں پولیس نے سڑک پر ٹرک کھڑا کرکے انہیں آگے جانے سے روک دیا جب کہ وہ طے شدہ پروگرام کے تحت بھکر میں جلسہ عام سے خطاب کرنے کے بعد ڈیرہ غازی خان جا رہے تھے ۔ پولیس نے ایر مارشل اور اس کے ساتھیوں کے گرد گھیرا ڈال دیا جو تیرہ گھنٹے تک جاری رہا ۔ اس دوران عوام ایر مارشل کے لئے کھانے پینے کے لئے اشیاء لائے مگر انہیں بھی ایر مارشل تک نہ پہنچنے دیا اور لاٹھی چارج کیا گیا ۔ اس طرح ایر مارشل کو تیرہ گھنٹے کے بعد بتلایا گیا کہ انہیں حراست میں لے لیا گیا ہے اور انہیں ان کے ساتھیوں سمیت بھکر کے قریب میانوالی پولیس کے حوالے کر دیا جو پہلے سے وہاں منتظر تھی اور میانوالی پولیس نے ترنول پھاٹک کے قریب لاکر راولپنڈی پولیس کے حوالے کر دیا ۔ جس نے انہیں ایبٹ آباد پہنچا دیا ۔ اس تمام تر غیر قانونی گھیراؤ اور حراست کے باوجود حکومت کی جانب سے یہ تاثر دیا گیا ہے کہ انہیں گرفتار نہیں کیا گیا اگر انہیں گرفتار نہیں کیا گیا تو یہ تمام تر کارروائی کس قانون اور کس غرض سے کی گئی ۔ حکومت کے اس غیر آئینی اقدام پر عوام میں سخت اضطراب ، بے چینی اور شدید غم و غصہ پایا جاتا ہے ۔

میاں منظور احمد موہل : جناب سپیکر ! آپ کے رولنگ دینے سے پہلے ......

مسٹر سپیکر : میں تو رولنگ دے ہی نہیں رہا ہوں ۔

I am admitting this. All those members who want this to be allowed may rise in their seats ...Count was taken......

It falls short of the required member and it is not admitted.

میاں منظور احمد موہل : جناب سپیکر ! یہ تحریک جو آپ نے پڑھی ہے ، اسی موضوع پر میری تحریک نمبر 26 ہے ۔ لیکن آپ نے مجھے نوٹس بھیجا ہے جس میں آپ نے اسے رول آؤٹ کر دیا ہے ۔ یہ کتنی ستم ظریفی ہے ......

مسٹر سپیکر : اس نوٹس میں کیا لکھا ہوا ہے ؟

میاں منظور احمد موہل : اس میں یہ لکھا ہوا ہے :

"The matter sought to be discussed in this adjourment motion has already been referred to a Tribunal presided over by a Judge of the High Court......"

مسٹر سپیکر : آپ کی تحریک کا نمبر کیا ہے ؟

میاں منظور احمد موہل : نمبر 26 ہے ۔

مسٹر سپیکر : اس میں کلیریکل غلطی ہو گئی ہوگی ۔

That related to the case of Ahmad Raza Qasuri's father.

میاں منظور احمد موہل : نمبر 26 آپ دیکھ لیں ۔

مسٹر سپیکر : وہ غلطی سے ہو گئی ہوگی ۔

میاں منظور احمد موہل : تصحیح ہو جانی چاہئے ۔

مسٹر سپیکر : ہو جائے گی ۔

میاں منظور احمد موہل : اس طرح تو ٹھیک نہیں ہے ۔ آپ کرسی پر بیٹھے ہیں ۔ آپ نے انصاف کرنا ہے ۔ آپ نے واضح طور پر اسے رول آؤٹ کر دیا ہے ۔ نوٹس بھی موجود ہے اور میری تحریک بھی سامنے ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : آپ نے نمبر 4 ایڈمٹ کی ہے ۔ یہ کس کی طرف سے ہے ؟

مسٹر سپیکر : یہ حاجی محمد سیف اللہ خان کی طرف سے ہے ۔

All those adjournment motions, which relate to the same subject, meet the same fate. They can't be taken up. Accord-

ing to the rules all those adjournment motions stand disposed of.

سید تابش الوری : جناب والا ! 92 میری ہے ......

راجہ محمد افضل خان : نمبر 6 کس کی ہے ؟ ......

Mr. Speaker : Any number that comes. I think that there is a technical error in the notice or order received by the Hon'ble Member of this House. He has tried to be very technical on the question of adjournment motions. Therefore, I will now proceed strictly in accordance with the rules and I hereby announce that all those adjournment motions, which relate to the same subject, stand disposed of by this decision. I am sorry, there is a clerical mistake.

راجہ محمد افضل خان : جناب والا ! میں آپ کی توجہ اپنی تحریک التوا نمبر 7 کی طرف دلانا چاہتا ہوں جس کے متعلق آپ کا نوٹس آ گیا ہے ......

Mr. Speaker : Please come to my Chamber. That can't be discussed here.

راجہ محمد افضل خان : کیونکہ یہ دس تحریک ہائے التوائے کار دی گئی ہیں - میری سمجھ میں تو نہیں آتا کہ یہاں کیسے کام کرنا ہے -

Mr. Speaker : I have already advised the Hon'ble Member to come to my Chamber and we will discuss that matter. These thirty minutes are not meant for discussing these matters.

فلور ملوں کے مالکان کی طرف سے لاہور کے راشن ڈپوؤں پر ناقص آٹے کی فراہمی

مسٹر سپیکر : اس کے بعد میاں منظور احمد موہل صاحب کی تحریک التوائے کار نمبر 19 ہے - میاں منظور احمد موہل یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ' مسئلہ یہ ہے کہ روز نامہ نوائے وقت مؤرخہ 14 نومبر 1974ء میں شائع شدہ خبر کے مطابق گندم کی پسائی کرنے والی فلور ملوں کے مالکوں نے آہستہ آہستہ عوام کو راشن ڈپوؤں پر ملنے والے آٹے کی کوالٹی کو دوبارہ گھٹیا بنا دیا ہے - ناقص آٹے کی سپلائی پرائیویٹ طور پر گندم کی پسائی کرنے والی بعض فلور ملوں کے مالکان

کی ملی بھگت کا نتیجہ ہے ۔ ان فلور ملوں پر نگرانی کرنے والا عملہ محکمہ خوراک بھی ان سے ساز باز کئے ہوئے ہے ۔ لاہور کے شہریوں کا مطالبہ ہے کہ جن فلور ملوں سے سرکاری گندم کی پسائی ہو رہی ہے ۔ ان مل مالکان کو میدہ سوجی وغیرہ نکالنے کی ہرگز اجازت نہ دی جائے ۔ ڈپوؤں پر جو آٹا اس وقت لاہور شہر میں تقسیم ہو رہا ہے اس کی کوالٹی گھٹیا ہے لہذا اس سے لاہور شہر میں اضطراب و ہیجان پایا جاتا ہے ۔

وزیر خوراک : جناب والا ! جہاں تک آٹے کی کوالٹی خراب کرنے کے بارے میں مل مالکان کی ملی بھگت کا ذکر کیا گیا ہے ۔ میں پہلے بھی اس ایوان میں اس بات کا ذکر کر چکا ہوں کہ اس وقت جو گندم کی پسائی ہوتی ہے ۔ اس کے ساتھ مل مالکان کا کوئی تعلق نہیں ہے ۔ ہماری حکومت نے کچھ ملیں لیز پر لے رکھی ہیں اور انہی ملوں سے ہم آٹے کی پسائی کراتے ہیں ۔ اس لئے اس میں مل مالکان کے کوالٹی کو خراب کرنے کا جو ذکر کیا گیا ہے وہ حقیقت پر مبنی نہیں ہے ۔ جہاں تک آٹے سے میدہ سوجی نکالنے کا تعلق ہے کہ میدہ اور سوجی وغیرہ نکالا جاتا ہے ۔ میں پہلے بھی اس معزز ایوان میں عرض کر چکا ہوں کہ ان کے جو میدہ اور سوجی نکالنے کے پلانٹ ہیں ان کو حکومت نے سربمہر کر دیا ہے اور اس قسم کی کوئی چیز کرنے کی اجازت نہیں دی جا رہی ہے ۔

جناب والا! جہاں تک محکمہ خوراک کی ملی بھگت کے بارے میں ذکر کیا گیا ہے کہ وہ کچھ غلط کارروائی کرتے ہیں تو اس سے پہلے بھی میں یقین دہانی کرا چکا ہوں بلکہ اب بھی میں ہاؤس کو یقین دہانی کرا دیتا ہوں کہ اس قسم کا کہیں بھی اور کسی قسم کا بھی کوئی specific instance ہمارے نوٹس میں لایا جائے تو ہم اس کا سختی سے نوٹس لیں گے ۔ جناب والا! ان حقائق کی بنا پر میں آپ کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ کیونکہ یہ تحریک التوائے کار حقائق پر مبنی نہیں ہے اس لئے اسے مسترد فرما دیں ۔

مسٹر سپیکر : آپ ان کو لاہور کا پسا ہوا آٹا بھیج دیں تو میرا خیال ہے ۔ ۔

وزیر خوراک : جناب والا ! یہ آپ بھی کھاتے ہیں ۔ میں بھی کھاتا ہوں ۔ دوسرے معزز اراکین بھی کھاتے ہیں ۔ میں خود ڈپوؤں پر گیا ہوں ایک بار نہیں کئی دفعہ گیا ہوں اور جا کر خود چیک کیا ہے وہاں ایسی کوئی شکایت نہیں ہے ۔

Mr. Speaker : In view of the statement of the Minister concerned this is not admitted.

اس کے بعد ہے 25 نمبر ۔

میاں منظور احمد موہل : جناب والا! نمبر 21 رہتی ہے اس کا کچھ پتہ نہیں چلا ۔

مسٹر سپیکر : وہ کس کے متعلق ہے ؟

میاں منظور احمد موہل : 21 نمبر جو ہے وہ ضلع بہاولنگر شہر میں لاؤڈ سپیکر پر اعلان کے بارے میں ہے ۔ لاؤڈ سپیکر پر اعلان کیا گیا ہے کہ ایک آدمی جو ہوگا اس کے پاس ایک ہی راشن کارڈ قطار میں ہو ۔

مسٹر سپیکر : کتنے ہونے چاہئیں ؟

میاں منظور احمد موہل : اگر وہ اپنے کسی ہمسائے کا لے کر جائے ...

Mr. Speaker : Then he should come again on his turn.

یہ نہیں ہے کہ جس طرح سینما کی ٹکٹیں لینے کے لئے ایک شخص دس آدمیوں سے پیسے اکٹھے کر لیتا ہے اور دس آدمیوں کی ٹکٹیں لے لیتا ہے ۔

میاں منظور احمد موہل : بات یہ ہے کہ کوئی ہمسایہ ہے مثلاً وہ بیوہ عورت ہے یا بوڑھا آدمی ہے وہ خود جا کر اپنا راشن نہیں لا سکتا اور وہ اپنا کارڈ کسی دوسرے کو دے دیتا ہے ....

مسٹر سپیکر : تو پھر یہ لوکل بات ہے ۔ آپ وہاں کسی لوکل افسر سے بات کریں ۔

That is not a matter for the adjournment of the House. Let us not make a fun of adjournment motions.

میاں منظور احمد موہل : جناب والا! ہم تو fun نہیں کرتے لیکن آپ بھی ذرا ٹھنڈے دل و دماغ کے ساتھ فیصلہ کریں ۔ کیونکہ اگر میں نے بیس تحریک ہائے التوائے کار دی ہیں اور آپ نے سولہ اس میں سے kill کر دی ہیں یہ بات بھی قرین انصاف نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر : آپ اگر ہزار دے دیں گے تو

Coming every day you will

be findinding difficulty for your adjournment motions, because I have an obligation to discharge.

کل میں نے benefit of doubt کا لفظ استعمال کیا تھا تو میاں مصطفیٰ ظفر قریشی صاحب نے اعتراض کیا تھا ۔ اب تک میں وہ benefit دے رہا ہوں کہ جس میں یہ شک ہو کہ یہ اس معیار پر پوری اترتی ہے یا نہیں تو اس میں benefit جو ہے ۔ وہ mover کو دے رہا ہوں اور گورنمنٹ کو میں اس پر اعتراض کرنے کا موقع نہیں دیتا ۔ آپ ذرا رولز پڑھ لیں اس میں کوئی حرج کی بات نہیں ہے ۔

The book is not only meant for the Speaker, that is also meant for the Hon'ble members.

میاں منظور احمد موھل : جناب والا ! میں اس پر protest کرتا ہوں کہ "آپ رولز پڑھ لیں" میں نے رولز پچاس دفعہ پڑھے ہوں گے........

مسٹر سپیکر : ایک دفعہ اور پڑھ لیجئے ۔ قانون کے متعلق تو یہ ہے کہ جتنا پڑھا جائے کم ہے ۔

میاں منظور احمد موھل : جناب والا ! آپ کسی ممبر کے متعلق یہ قیاس آرائی نہیں کر سکتے ۔

This is my submission before your honour.

لاہور کے راشن ڈپوؤں سے آٹے کی تقسیم میں دھاندلیاں ۔

مسٹر سپیکر : اچھا جی یہ 25 نمبر ہے ۔ میاں منظور احمد موھل یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ روز نامہ نوائے وقت لاہور مورخہ 27 نومبر 1974ء میں شائع شدہ خبر کے مطابق لاہور کے شہریوں نے راشن ڈپوؤں سے آٹے کی تقسیم میں بڑھتی ہوئی دھاندلیوں پر سخت بے چینی اور اضطراب کا اظہار کیا ہے ۔ ڈپو ھولڈروں کا جواب یہ ہے کہ محکمہ خوراک نے آٹے کے کوٹے میں کمی کر دی ہے ۔ جس کے باعث عوام کو مقررہ مقدار میں آٹا دستیاب نہیں ہوتا ۔ اس وقت صورت حال یہ ہے کہ تین تین گھنٹے قطار میں کھڑے ہونے کے بعد

بمشکل پانچ دس سیر آٹا ملتا ہے - سمن آباد - ملتان روڈ کی بستی سوڈیوال اور سوڈیوال کوارٹرز سانندہ - اسلامیہ پارک - صدر بازار باغبانپورہ - مغل پورہ - فیض باغ - چاہ میراں - مزنگ - کرشن نگر اور دیگر متعدد علاقوں میں ڈپوؤں سے گزشتہ دو ہفتے سے آٹا تقسیم نہیں ہوا - عوام کی شکایت ہے کہ محکمہ خوراک کوئی شنوائی نہیں کر رہا - جس سے عوام میں اضطراب و ہیجان ہے۔

سید تابش الوری : جناب سپیکر ! پورے صوبے سے متعلق اسی کے متعلق نہایت اہم تحریک التوائے کار نمبر 73 ہے - میں چاہتا ہوں کہ اس کو بھی ساتھ ہی لے لیا جائے تو جناب وزیر خوراک پورے ہاؤس کو اعتماد میں لے کر صورت حال بتا سکیں ۔

Mr. Speaker : I will take that up immediately after this adjournment motion.

وزیر خوراک : جناب والا ! جہاں تک کوٹے میں کمی کا ذکر کیا گیا ہے کہ محکمہ خوراک نے کوٹے میں کمی کر دی ہے یہ بالکل غلط ہے بلکہ یکم دسمبر سے آٹے کی سپلائی میں ہم نے 12 ہزار بوری روزانہ اضافہ کر دیا ہے - دوسری بات جناب والا ! آپ کو یہ سن کار حیرانی ہوگی - - - -

مسٹر سپیکر : خوشی ہوگی یا حیرانی ؟

وزیر خوراک : حیرانی ہوگی اس وجہ سے کہ حکومت جب بھی کوئی احسن اقدام کرتی ہے اس کو **appreciate** نہیں کیا جاتا - اس وقت 1972ء کے **census** کے مطابق لاہور شہر کی جو آبادی ہے وہ 21 لاکھ 48 ہزار افراد پر مشتمل ہے - اس وقت ہم جو آٹے کی سپلائی کر رہے ہیں وہ 22 ہزار من روزانہ آٹا لاہور شہر میں دے رہے ہیں - اگر آپ حساب لگائیں اور 22 ہزار من آٹا جو ہے وہ تئیس لاکھ افراد پر تقسیم کریں تو تقریباً چھ چھٹانک آٹا روزانہ فی کس بنتا ہے اور اس میں جناب والا ! شیر خوار بچے بھی شامل ہیں ان کے بھی راشن کارڈ بنے ہوئے ہیں ان کو بھی چھ چھٹانک آٹا روزانہ مل رہا ہے - اس کے باوجود اس میں کوئی شک نہیں کہ بہت سی خرابیاں جیسا کہ میں سمجھتا ہوں کہ میرا اپنا محکمہ جو ہے اس پر بھی ذمہ داری عائد ہوتی ہے - لیکن جناب والا ! بیسیوں قانونی چیزیں ایسی ہیں جو راستے میں حائل ہو جاتی ہیں مثلاً ایک ڈپو ہولڈر سے گزشتہ دنوں 125 بوری آٹا پکڑا گیا - جو اس نے بلیک میں فروخت کر دیا تھا تو وہ سول کورٹس میں چلے جاتے ہیں اور جا کر **stay** لے لیتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر : stay کیسے مل جاتا ہے ؟

وزیر خوراک : جناب والا ! مل جاتا ہے ۔

مسٹر سپیکر : باقاعدہ ہمارے پاس ایک قانون موجود ہے اور اس میں پرووِیژن ہے ۔ آرڈر 39 رول 3 میں لا منسٹر بھی جانتے ہیں کہ دو دن کا نوٹس دیئے بغیر کوئی stay نہیں مل سکتا ۔

وزیر خوراک : اس کو میں جناب والا چیک کروں گا اور اس سلسلے میں ہم نے جناب پرائم منسٹر صاحب کی خدمت میں گزارش کی ہے ۔ انہوں نے احکام بھی جاری کر دیئے ہیں ۔ اس قسم کے کیس کے لئے انہوں نے فیڈرل لا منسٹر کو حکم دیا ہے کہ سپیشل ٹرابیونل بنائے جائیں اور یہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ جب وہ سپیشل ٹریبونلز بن جائیں گے تو اس قسم کی دھاندلی کرنے والے جو حضرات ہیں ان کا ہم سختی سے محاسبہ کر سکیں گے ۔ جناب والا ! جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کہ بارہ ہزار بوریوں کا اضافہ کیا گیا ہے تو کمی کا تو سوال نہیں ہوتا ۔ ان حقائق کے پیش نظر میں سمجھتا ہوں ۔۔۔

مسٹر سپیکر : نہیں اس میں ایک جو بات ہے وہ بڑی specific ہے کہ انہوں نے کچھ حالات لکھے میں جس کی بنا پر میں نے اس کو admit کیا ہے ۔

وزیر خوراک : جناب والا ! وہ بالکل غلط ہیں ان کا جواب بھی اس میں آ جاتا ہے کہ کوٹہ میں اضافہ کیا گیا ہے تو جناب والا ! اتنے بڑے حصہ کو محروم کیسے رکھا جا سکتا ہے ۔ یہ بات بالکل حقیقت پر مبنی نہیں ہے ۔

Mr. Speaker : In view of the statement of the Minister, it is accordingly disposed of.

حکومت پنجاب کی نا اہلی اور غلط حکمت عملی کی پالیسی کی وجہ سے صوبہ میں شدید غذائی بحران ۔

مسٹر سپیکر : (تحریک التوائے کار نمبر 73) ۔ سید تابش الوری یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے

ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ صوبائی حکومت کی نااہلی اور غلط حکمت عملی کے نتیجے میں صوبہ پنجاب ایک تشویشناک غذائی بحران سے دوچار ہو گیا ہے۔ پچھلے دو ہفتوں میں آٹے کی قلت اور مہنگائی ناقابل برداشت پریشانیوں کا باعث بن گئی ہے کھلی مارکیٹ میں آٹے کی فی من قیمت 50 سے 60 روپے تک پہنچ گئی ہے۔ راشن ڈپوؤں کو ان کی مطلوبہ مقدار سے 26 سے 50 فیصد تک کم آٹا فراہم کیا جا رہا ہے اور تقسیم کا انتظام بھی ناقص ہے۔ قصبوں اور دیہات میں آٹے کی باقاعدہ سپلائی ابھی تک شروع نہیں کی گئی جس کے نتیجے میں غریب لوگ بعض جگہ فاقہ کشی پر مجبور ہو رہے ہیں اور عوام میں حکومت کی ناکام غذائی پالیسی کے خلاف ہیجان و اضطراب بڑھ گیا ہے۔

راجہ محمد افضل خان : پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا ! اس سلسلہ میں میری تحریک التوائے کار نمبر 33 kill کر دی گئی ہے اور اگرچہ میری تحریک التوائے کار کا قانونی جواز مجھے نہیں ملا کہ کیا وجہ ہے کہ kill کی گئی ہے۔ میری تحریک التوائے کار نمبر 33 پڑھ لیجیئے اس کا بالکل یہی موضوع ہے۔

مسٹر سپیکر : مجھے معلوم ہے کہ کس وجہ سے میں نے وہ kill کی ہے۔

Does it relate to the statement of the Chief Minister.

راجہ محمد افضل خان : نہیں جناب والا !

مسٹر سپیکر : سیکرٹری صاحب مجھے بھیج دیں۔

وزیر خوراک : جناب والا ! یہ تحریک التوائے کار مجھے نہیں ملی ہے اگر آپ مجھے اس کی کاپی دے دیں تو میں پڑھ کر یہیں اس کا جواب دے دیتا ہوں۔

مسٹر سپیکر : تو اگر کل تابش الوری صاحب نہ بھی ہوں۔

It will be taken up.

سید تابش الوری : جی۔ میں کل ہوں گا۔

مسٹر سپیکر : اچھا جی۔ شکریہ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! میری تحریک التوائے کار بھی لے لیں -

مسٹر سپیکر : آپ اس وقت نہیں تھے وہ تو آپ سے یہ توقع کر رہے تھے کہ آپ اسے واپس لے لیں گے - اس پر تو statements ہو بھی گئی ہیں - یقین دہانی دے دی گئی ہے کہ کل payment ہو گئی ہوگی - نہیں تو صبح یا شام تک payment ہو جائے گی - تو اب آپ کی اس کے متعلق کیا پوزیشن ہے ؟

Haji Muhammad Saifullah Khan : Withdrawn, Sir.

مسٹر سپیکر : اچھا جی - علامہ رحمت اللہ ارشد -

علامہ رحمت اللہ ارشد : جناب والا ! میں جناب کی اجازت سے اور جناب کے توسل سے وزیر قانون سے گزارش کروں گا کہ اگر وہ مناسب سمجھیں - - - - -

Haji Muhammad Saifullah Khan : The House is silent.

مسٹر سپیکر : نہیں -

It is very much alive.

راجہ محمد افضل خان : جناب والا ! کیا میں اپنی تحریک التوائے کار نمبر 33 کی کاپی آپ کو پیش کر دوں -

Mr. Speaker : We will take it tomorrow.

علامہ رحمت اللہ ارشد : جناب والا ! میں یہ عرض کر رہا تھا کہ جتنی تحریک ہائے التوائے کار ہیں - ان میں سے 90 فیصد خوراک کے مسئلہ کے متعلق ہیں تو میں چاہوں گا کہ اگر وزیر قانون مناسب سمجھیں اور اگر حکومت مناسب سمجھے تو ایک دن غذائی صورت حال کے لئے خصوصی اجلاس کر لیں -

مسٹر سپیکر : جی - سردار صاحب ان کی تجویز یہ ہے کہ چونکہ غذائی صورت حال کے متعلق چالیس یا پچاس تحریک ہائے التوائے کار ہیں تو اگر آپ دو گھنٹے یا تین گھنٹے ان کے لئے مقرر کر سکتے ہیں - ا ہل میں تو دو گھنٹے ہی ہمارے working hours ہوتے ہیں تو - - -

وزیر قانون : جناب والا ! اس سلسلہ میں اسمبلی کی کاروائی کا سارا شیڈول دیکھ کر کوئی وقت نکالیں گے ۔ میں قائد حزب اختلاف سے اس سلسلہ میں عرض کر دوں کہ فیصلہ تو اس سلسلہ میں وہی فرمائیں گے ۔

راجہ محمد افضل خان : جناب والا ! میری گزارش یہ ہے کہ اس پر تفصیل سے بحث ہونی چاہیئے ۔ کیونکہ یہ قدرتی مسئلہ ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ لوگوں کے ذہنوں کو تیار کرنے کے لئے لازمی ہے کہ اس پر بحث کی جائے اور لوگوں کو پتہ چلے کہ کیا حالات پیدا ہونے والے ہیں ۔ اس لئے ذہنی طور پر لوگ تیار ہو جائیں ۔

مسٹر سپیکر : کس بات کے لئے ذہنی طور پر تیار ہو جائیں ۔

وزیر قانون : جناب والا ! جہاں تک تو بحث کا تعلق ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس پر دو گھنٹے سے زیادہ بحث کل سے ہو چکی ہے اور اسمبلی میں ایک گھنٹہ اسی مسئلہ پر بحث ہوتی رہی ہے question ۔ تحریک ہائے التوائے کار اتنی آ چکی ہیں اور ان کے جوابات اتنے آ چکے ہیں کہ اب اس محکمہ کے متعلق کوئی بات باقی نہیں رہی کہ اس ایوان میں کہی جا سکے ۔

مسٹر سپیکر : دیکھیئے ۔ دس بارہ ۔ تحریک ہائے التوائے کار ہیں ۔

وزیر قانون : جی ۔ جناب والا !

مسٹر سپیکر : علامہ صاحب ۔ وہ آپ سے بات کر لیں گے ۔

وزیر قانون : ہاں جی ۔ میں اس بات سے انکار نہیں کرتا یہ جو اسمبلی کی ضروری کارروائی ہے اس میں شیڈول کے مطابق اگر وقت کی گنجائش ہو تو ہم کوشش کریں گے کہ ہمیں بحث کرنے کے لئے موقع مل جائے ۔ میں اس کے لئے تیار ہوں کوئی ایسی بات نہیں ہے ۔

Haji Muhammad Saifullah Khan : Sir, before we proceed to legislation work, I wish to submit a point of order relating to legislation. In this connection I draw your kind attention to Article 128 of the Constitution.

سب سے پہلے میں جناب والا ! کی توجہ آئین کے آرٹیکل 128 کی جانب مبذول کراوں گا جس میں جناب گورنر کو آرڈیننس نافذ کرنے کے اختیارات دئیے گئے ہیں ۔

مسٹر سپیکر : آپ کو وہ مل گیا ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! مل گیا ہے ۔ جناب والا ! اس سلسلہ میں جناب جو فیصلہ فرمائیں گے اس کو تو ہم چیلنج کر بھی نہیں سکتے اور نہ اس پر کوئی اعتراض ہے وہ تو جناب والا ! اس سے مختلف ہے ۔

Sir, I refer you to Article 128 which defines the power of the Governor to promulgate ordinances. It reads :—

> 128. (1) The Governor may, except when the Provincial Assembly is in session, if satisfied that circumstances exist which render it necessary to take immediate action make and promulgate an Ordinance as the circumstance may require.
>
> (2) An Ordinance promulgated under this Article shall have the same force and effect as an Act of the Provincial Assembly and shall be subject to like restrictions as the power of the Provincial Assembly to make laws, but every such Ordinance—
>
> (a) shall be laid before the Provincial Assembly and shall stand repealed at the expiration of three months from its promulgation or, if before the expiration of that period a resolution disapproving it is passed by the Assembly, upon the passing of that resoultion ; and
>
> (b) may be withdrawn at any time by the Governor.

And Sir, the most important is Clause 3 of this Article :—

> (3) Without prejudice to the provisions of clause (2), an Ordinance laid before the Provincial Assembly shall be deemed to be a Bill introduced in the Provincial Assembly.

جتنے بھی آئین اس ملک میں نافذ رہے ہیں ۔ جناب والا ! یہ پہلا آئین ہے جس نے یہ پابندی گورنر پر عائد کی ہے کہ جب بھی آرڈیننس نافذ

کریں گے وہ lay کریں گے اور وہ lay ہونے کی صورت میں اسمبلی کا بل بن جائے گا ۔

مسٹر سپیکر : یہ کب lay کریں گے ؟

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! میں اس پر اعتراض نہیں کر رہا ہوں ۔ وہ اس کا جواب دوسرے میں دوں گا اور جناب والا ! میں اس پر بھی جناب کی رولنگ چاہوں گا ۔ پہلی چیز جو ہے ......

مسٹر سپیکر : آپ اس پر مجھے یہ بتائیں کہ کس آرڈیننس کو **withdraw** کرنے کے لئے کوئی شرط ہے کہ کب **withdraw** کیا جا سکتا ہے ۔

Haji Muhammad Saifullah Khan : Within three months.

مسٹر سپیکر : withdraw کے متعلق ہے ؟

حاجی محمد سیف اللہ خان : جی ہاں ۔

The Governor can withdraw.

مسٹر سپیکر : اس میں وہ شرط تو نہیں کہ جب اسمبلی کا سیشن ہو رہا ہو تو withdraw نہیں ہو سکتا ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : نہیں ۔ جناب والا ! گذارش یہ ہے کہ اگر انہوں نے اسمبلی کے سامنے آرڈیننس lay کر دیا ہے ۔

And that has been introduced under this very Article of the Constitution as a Bill, then the Government can withdraw it as a bill.

مسٹر سپیکر : میں تو آرڈیننس کی بات کر رہا ہوں ۔ withdraw ہو سکتا ہے یا نہیں ؟

Haji Muhammad Saifullah Khan : withdraw ہو سکتا ہے.

Prior to expiration of that period he can withdraw it .....

Mr. Speaker : Any limitation to lay it before the House ?

Haji Muhammad Saifullah Khan : There is.

Mr. Speaker : When ?

Haji Muhammad Saifullah Khan : Immediately.

Mr. Speaker : Where it is written ?

Haji Muhammad Saifullah Khan : I will submit Sir.

Mr. Speaker : If supposing it is presented in the House or laid before the House on the 89th day, will the Constitution have been complied with ?

Haji Muhammad Saifullah Khan : Yes Sir.

Mr. Speaker : Then let us wait for the 89th day.

Haji Muhammad Saifullah Khah : No. No. I am not seeking the laying down of the Ordinance by this point of order. I am not asking that the Government should lay down the Ordinance. I am asking this much Sir, that when an Ordinance promulgated by the Governor has been laid on the table of the House .....

Mr. Speaker : This has been laid.

Haji Muhammad Saifullah Khan : Yes Sir.

Mr. Speaker : Then it becomes a bill.

Haji Mukammad Saifullah Khan : That becomes a Bill.

جناب والا ! اب جب وہ اسمبلی کا بل بن چکا ہے تو پھر کیا اسی بل کو جو پہلے ہی انٹروڈیوس ہو چکا ہے ۔ آرڈیننس کی شکل میں نافذ کیا جا سکتا ہے ؟

مسٹر سپیکر : وہ تو میں نے آپ کو جواب بھیج دیا تھا ۔ آپ پھر اسے ہی زیر بحث لا رہے ہیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : نہیں جناب وہ تو چیز ہی اور ہے ۔

Mr. Speaker : Ordinance making is a power that vests in the Governor because of the Constitution.

Haji Muhammad Saifullah Khan : Yes Sir.

Mr. Speaker : The objection, if any, that this authority

has not been properly exercised is not to be decided by us. The decision does not lie with us. The decision may lie with some other forum. Therefore, this point does not arise and cannot be raised here.

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب میں تو آرٹیکل 128 کی کلاز (3) کی طرف آپ کی توجہ مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ جب ایک آرڈیننس نافذ ہو کر ایوان کی میز پر آ جاتا ہے اور پہلی مرتبہ اس میں ہے کہ اسمبلی کا بل بن جائے گا ۔ اب بل پڑا ہوا ہے ۔

That has become the property of this House.

مسٹر سپیکر : اب آپ کی بات سمجھ گیا ہوں ۔ فرض کیجئے آرڈیننس نہیں ہے ۔گورنمنٹ بل انٹروڈیوس کرتی ہے اور اسمبلی prorogue ہو جاتی ہے اور جب prorogue ہو جاتی ہے تو پھر اسی مضمون کا آرڈیننس نافذ کرنے پر گورنر صاحب کے اختیارات پر کوئی قدغن ہے ؟

حاجی محمد سیف اللہ خان : قطعاً نہیں جناب والا ! جب گورنر خود بل کی شکل میں بھیج دے اس ہنگامی اختیارات پر ......

Mr. Speaker : From where you have derived this. How can we [stop the Governor from promulgating an ordinance ? Where is the authority to become judges ?

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! میں اس کی انٹرپریٹیشن بتا رہا ہوں ۔

Mr. Speaker : We have no authority to become judges to decide the vires of a law or of an ordinance.

Haji Muhammad Saifullah Khan : This is the authority of this House that they can demand the ordinance from the Governor which has been promulgated when the Assembly is in session, He has to lay during the Session.

Mr. Speaker : Let me know what is the exact objection? What do you want me to decide ? What is the point that you want me to decide ?

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! پوائنٹ یہ ہے کہ ایک آرڈیننس گورنر صاحب نے نافذ کیا ہے ۔

Mr. Speaker : Let us not go with the history of the Ordinances. It is not actually the facts that arise but the principle underlying these facts.

Haji Muhammad Saifullah Khan : The principle underlying Article 128 is this that the Governor should exercise this power for one and the same subject only once.

Mr. Speaker : Supposing he does not. Who is going to decide whether he has execrised his authority properly or not ?

Haji Muhammad Saifullah Khan : This is misuse of his power and that also infringes the authority of this House.

جب آئین کہتا ہے وہ بل بن جائے گا تو پھر یہ آرڈیننس کی شکل میں کیسے ہو گا ۔

Mr. Speaker : Let some court decide.

Haji Muhammad Saifullah Khan : Sir, you are also a court for the interpretation of this Constitution and for the interpretation of the Rules and Laws of the Assembly.

Mr. Speaker : I don't think the Speaker is required to decide about the vires of an Act.

Haji Muhammad Saifullah Khan : I consider that the authority of this House is being violated. The Constitution has given this authority to the Governor that the Governor can promulgate an ordinance on one and the same subject only once and at the laying of that ordinance before the House, that becomes a bill. He can not make two ordinances on one and the same subject.

مسٹر سپیکر : اگر ہاؤس آپ سے اتفاق کرتا ہے تو ریزولیوشن لے آئیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب میں تو انٹرپریٹیشن کی بات کرتا ہوں کہ اسے ٹھیک کیا جائے ۔

Mr. Speaker : Then bring a resolution disapproving that Ordinance.

Haji Muhammad Saifullah Khan : I am seeking the interpretation.

Mr. Speaker : Only a judge of a court can decide whether the legislation passed or promulgated is ultra-vires or otherwise.

Haji Muhammad Saifullah Khan : It means that you reserve your judgment on this particular subject and leave it to the court to decide this matter.

Mr. Speaker : It is not the question of reservation. I find that the Speaker is not a competent person to decide about the vires of the law.

Haji Muhammad Saifullah Khan : No Sir. Whenever there is a question of interpretation of law......

Mr. Speaker : About the vires of a law, not the interpretation of law.

Haji Muhammad Saifullah Khan : I seek interpretation of Article 128 of the Constitution. What does it require ?

Mr. Speaker : I don't decide a hypothetical question. Now let us proceed.

میاں منظور احمد موہل : جناب سپیکر ! مجھے یہ نا خوشگوار فریضہ ادا کرنا پڑ رہا ہے کہ ہاؤس کورم میں نہیں ہے -

مسٹر سپیکر : مجھے تو معلوم نہیں ہے کہ یہ خوشگوار فریضہ ہے یا نا خوشگوار فریضہ ہے - سیکرٹری صاحب گنتی کریں - کورم ہے یا نہیں - - - گنتی کی گئی - کورم نہیں ہے - - - - گھنٹیاں بجائی گئیں - - - کورم پورا ہو گیا ہے -

---

مسودات قانون

دی ویسٹ پاکستان فنانس (پنجاب امینڈمنٹ) بل 1974ء (جاری)

مسٹر سپیکر : میاں منظور احمد موہل -

میاں منظور احمد موہل : جناب سپیکر ! آج اس معزز ایوان میں دی ویسٹ پاکستان فنانس (پنجاب امینڈمنٹ) بل 1974ء زیر غور ہے - جناب والا ! میں اس بل پر حکومت پنجاب کو مبارکباد دیتا ہوں لیکن یہ مبارکباد اس معنی میں نہیں ہے کہ حکومت پنجاب نے اس بل کو آرڈیننس کی شکل میں

اس صوبہ میں نافذ نہیں کیا ۔ بلکہ ایکٹ اور بل کی شکل میں اس صوبے میں لائے ہیں ۔ حکومت جو اچھا کام کرے گی ۔ ہم واشگاف الفاظ میں اس کو مبارکباد دیں گے ۔ لیکن جناب والا ! اس بل کی جزویات کا جہاں تک تعلق ہے ۔ میں اس سے اختلاف کرتا ہوں اور پر تنقید کروں گا کہ حکومت وقت نے یہ بل اس صوبے کے غریب عوام پر نافذ کر کے ان کے ساتھ نا انصافی کی ہے ۔

جناب والا ! آج ہمارے درمیان وزیر زراعت صاحب جنہوں نے کل ہی اپنے عہدے کا حلف اٹھایا ہے موجود ہیں ۔ اور مجھے امید ہے کہ وہ زراعت پیشہ لوگوں اور کاشتکاروں پر کوئی ایسا ٹیکس نہیں لگائیں گے اور ان کے ساتھ کسی بھی نا انصافی کو روا نہیں رکھیں گے ۔ اور پورے دم خم کے ساتھ اس کی مخالفت کریں گے ۔ وہ پہلے منسٹروں کی طرح yesman ہونے کی کوشش نہیں کریں گے اور یہ آج خوشی کا مقام ہے کہ ہمارے موجودہ وزیر زراعت جنہوں نے کل ہی اپنے عہدے کا حلف اٹھایا ہے ۔ وہ اس بل کا مطالعہ کریں گے ۔ اس کو دیکھیں گے کہ آیا اس بل سے اس صوبے کے کاشتکار طبقہ کو جو کہ اس ملک کا 80 فیصدی طبقہ ہے اور جو اس ملک کی ریڑھ کی ہڈی کہلاتے ہیں اور وہ دیہاتی جو کہ دیہات سے تعلق رکھتے ہیں اور جنہوں نے پاکستان پیپلز پارٹی کو اس لئے ووٹ دیئے تھے کہ انہوں نے یہ سمجھا تھا کہ یہی ہمارے ملجا اور ماوی ہیں ۔ لیکن انجام اس کا کیا ہو رہا ہے کہ آپ ان پر آئے دن نت نئے ٹیکس لگا رہے ہیں ۔ جناب والا ! یہ بل آرڈیننس کی شکل میں ایوب regime نافذ کیا گیا تھا اور اس میں میں جناب والا ! دس سال تک کسی بھی ترمیم کی ضرورت نہیں سمجھی گئی ۔ ۔ ۔ ۔

شیخ عزیز احمد : پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب آج مسٹر منظور موہل ۔ میرے محترم دوست اس ترمیم کی حمایت کر رہے ہیں کہ اس بل کو متداول کیا جائے ۔ یا وہ اس کی مخالفت کر رہے ہیں ۔

مسٹر سپیکر : ترمیم کا سوال نہیں ہے ۔

He is speaking on principales.

شیخ عزیز احمد : ترمیم جو پیش ہو چکی ہے ۔ اس کا فیصلہ نہیں ہوا ۔

مسٹر سپیکر : اس کا فیصلہ نہیں ہوا ہے ۔ تو ہو جانے گا کوئی بات نہیں ۔

میاں منظور احمد موہل جناب والا ! بظاہر یہ ترمیم معمولی سی لگتی ہے اور دیکھنے والے کو بہت اچھی لگتی ہے ۔ لیکن میں اس کو آپ کے سامنے پڑھ کر سنا دیتا ہوں ۔

Clause 2 of the Bill says :

> In the West Pakistan Finance Act 1964 (West Pakistan Act No. XXXIV of 1964), in its application to the Province of Punjab, in Section 12, :
>
> (i) in sub-section (1), for the words "twelve paisa" the words "twenty paisa" shall be substituted; and
>
> (ii) in the proviso to sub-section (2), for the words "twelve paisa" the words "twenty paisa" shall be substituted.

تو جناب والا ! یہ معمولی سی ترمیم کہ جہاں پر شوگر سیس کی صورت میں آپ 12 پیسے وصول کرتے تھے ۔ اب وہاں پر حکومت پنجاب نے 20 پیسے لاگو کر دیئے ہیں ۔ بظاہر تو یہ معمولی سی بات ہے ۔ میں ایک کاشتکار کی حیثیت سے آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ جس کا ایک ایکڑ کماد ہوتا ہے ۔ اس کو اس ٹیکس کا کتنا اور زیر بار ہونا پڑیگا ۔ ایک ایکڑ سے اوسطاً 400 من کماد ہمارے صوبہ میں لگائی جاتی ہے ۔ اس کے پہلے 12 پیسے من تھا ۔ اب 20 پیسے من ہوا ۔ 8 پیسے زائد ہوا اس میں سے 4 پیسے مل اونر دے گا اور 4 پیسے پھر بھی کاشتکار ادا کرے گا ۔ اسی طرح سے اس کو 16 روپے فی ایکڑ مزید زیر بار ہونا پڑیگا اور اس سے پہلے بھی کماد کی کاشت سے یہ جو سرکاری آبیانہ ہے ۔ وہ 60 کے قریب کاشتکار ادا کرتا ہے ۔ 16 روپے اور ایزدگی ہوئی اس کا مطلب یہ ہوا کہ اس پر in addition اس کو اور ادا کرنے ہوں گے ۔

جناب والا ! صوبہ پنجاب میں cost of production of crop کمیٹی بنی ہے ۔ اس کا میں بھی ایک ممبر ہوں ۔ اس میں پانچ اور ایم ۔ پی ۔ اے

صاحبان جو کہ اپنے اپنے ڈویژن کی نمائندگی کرتے ہیں ۔ وہاں پر ہم نے اور محکمہ کے ایکسپرٹس نے یہ definite decide کیا تھا کہ کپاد کی فصل کا ایک من گنا پیدا کرنے کے لئے کاشتکار کو ساڑھے پانچ روپے اپنی گرہ سے ادا کرنا پڑتا ہے ۔ یہ کتنے ظلم کی بات ہے کہ کاشتکار جو کہ پہلے ہی اپنی جیب سے ساڑھے پانچ روپے خرچ کر رہا ہے ۔ اس پر مزید دس پیسے اور بوجھ ڈال دیا گیا ہے ۔ اس کو ہم واپسی پر کیا دے رہے ہیں ۔ سوا پانچ روپے فی من اور وہ کاشتکار کون ہے ۔ آپ بڑے زمینداروں کا تصور نہ کریں ۔ اس صوبہ پنجاب میں بڑے زمیندار آٹے میں نمک کے برابر ہیں ۔ اگر آپ دیکھیں تو زیادہ لوگ چھوٹے طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں ۔ بلکہ میں تو کہوں گا کہ اس کی زد اور گزند زیادہ تر مزارعین پر پڑ رہی ہے ۔ جو کاشتکار طبقہ سے تعلق نہیں رکھتا ہے ۔ اور وہ لوگ ہیں ۔ جنہوں نے روٹی ۔ کپڑا اور مکان کے نعرے پر ووٹ دیئے تھے ۔ حالانکہ انہوں نے قطعاً اس نعرے پر ووٹ نہیں دیئے اور امیر کو زیادہ امیر نہیں ہونے دیا بلکہ انہوں نے اس لئے ووٹ دیئے تھے کہ اس ملک میں ایک نظام کی تبدیلی ہو گی ۔ وہ کون سا نظام ہوگا جس میں غریب کو اور زیادہ غریب نہیں ہونے دیا جائے گا بلکہ ان میں جو تفاوت ہے ۔ اس کو کم کیا جائے گا ۔ میں اس معزز ایوان سے پوچھتا ہوں کہ کیا اس معزز ایوان میں آج تک کوئی ایسا قدم آپ نے اٹھایا ہے کوئی ایسا بل آیا ہے ۔ جس میں نظام بدلنے کی کوشش کی گئی ہو ۔ یہ وہی routine work ہے ۔ جس طرح سے پہلی حکومتیں کرتی تھیں اسی طرح سے آج بھی ہماری موجودہ حکومت کر رہی ہے ۔ جو کہ عوامی حکومت کے نام سے مشہور ہے اور اپنے آپ کو عوام کا زیادہ خیر خواہ سمجھتی ہے ۔ میں کہتا ہوں ۔ جتنا اس حکومت نے عوام کو بیدردی سے لوٹا ہے ۔ اس کے ساتھ ظلم اور زیادتی کی ہے ۔ اس سے پہلے کسی بھی حکومت میں ایسی مثال نہیں ملتی ہے ۔ جناب والا ! مجھے آپ یہ کہنے کی اجازت دیں ۔ کہ ۔ ۔ ۔ ۔

ملک مختار احمد اعوان : جناب والا ! فاضل رکن نے جو کچھ بھی آخری جملوں میں کہا ہے ۔ ان جملوں کا اس بل سے کوئی تعلق نہیں ہے ۔ کیا پارٹی تبدیل کرنے سے نظام تبدیل ہوا کرتے ہیں ؟

Mr. Speaker : This is very much irrelevant.

میاں منظور احمد موہل : جناب والا ! اگر انہوں نے سیٹیں تبدیل کرنے کی بات کی ہے تو -

I am on a personal explanation.

علامہ رحمت اللہ ارشد : جناب والا ! ادھر سے سترہ ممبران جا چکے ہیں لیکن ہماری پوزیشن میں کوئی فرق نہیں پڑا اگر ممبر ادھر سے آ گیا ہے تو مختار اعوان صاحب کیوں گھبرا گئے ہیں -

(قہقہہ)

سید تابش الوری : جناب والا ! ہم تو اس وقت کے منتظر ہیں جب وہ یہاں تشریف لائیں گے اور ہم خیر مقدم کریں گے -

میاں منظوراحمد موہل : On a personal explanation. جناب والا! ملک مختار اعوان صاحب نے میری سیٹ تبدیل کرنے کا ذکر کیا ہے - وہ تو اس معزز ایوان میں - - - -

Mr, Speaker : I have not allowed that.

میاں منظور احمد موہل : جناب والا ! پھر بھی یہ بات ریکارڈ پر آ گئی ہے اور مجھے یہ حق ہے کہ میں اس سلسلے میں کچھ عرض کروں -

مسٹر سپیکر : نہیں نہیں - اب یہ حذف ہو جائے گا -

میاں منظور احمد موہل : ٹھیک ہے - Thank you very much اگر یہ حذف ہو جائے گا تو پھر میں خیر مقدم کرتا ہوں -

Mr. Speaker : Because that he is not relevant at this juncture. May-be on some other occasion, it may be permissible.

ملک مختار احمد اعوان : پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا ! ہمیں بڑی خوشی ہوا کرتی تھی جب فاضل رکن میاں منظور احمد موہل صاحب پاکستان پیپلز پارٹی کے منشور کے تابع ہو کر عوام کی بھلائی کے لئے بات کیا کرتے تھے - آج اگر ٹیکسیشن کو یعنی جو نئے ٹیکس لگائے جا رہے ہیں ان کو حزب اختلاف کے بنچوں پر بیٹھ کر کنڈم کر رہے ہیں - تو انہیں سوشلسٹ اکونومی کے پرنسپلز کا مطالعہ کرنا چاہیے کہ جب نظام تبدیل کیا جاتا ہے - تو ایسے ٹیکس امراء پر بڑے زمینداروں پر لگا کرتے ہیں تا کہ 95 فیصد غریب عوام کی فلاح و بہبود کے لئے کچھ اقدامات کیے جا سکیں -

Mr. Speaker : Please, he may continue.

میاں منظور احمد موہل : جناب والا ! میں بڑا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے میرا اس طرف دھیان دلایا ہے ۔ میں اس بات کے حق میں ہوں کہ بڑے زمیندار پر اگر ایک روپیہ بھی من پر ٹیکس لگا دیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہوتا ۔ لیکن وہ لوگ جنہوں نے آپ کو اور مجھے اس ایوان تک پہنچایا ۔ آپ نے ان کو بھی تلوار کے ساتھ تہہ تیغ کر دیا ۔ جناب والا ! یہاں پر میں زمینداروں کی نمائندگی نہیں کر رہا ہوں ۔ میں یہاں پر اپنے حلقہ کے عوام کی نمائندگی کر رہا ہوں اور اپنے حلقہ کے انہی عوام کی نمائمندگی کر رہا ہوں ۔ جنہوں نے مجھے اجازت دی ہے اور کہا کہ ہم پاکستان پیپلز پارٹی کو دیکھ چکے ہیں ۔ وہ اپنے منشور سے دور ہو چکی ہے ۔ اس لئے آپ اس پارٹی کو چھوڑ دیں اور indipendent role ادا کریں ۔

سید ناظم حسین شاہ : جناب سپیکر ! ابھی ابھی معزز رکن نے فرمایا ہے کہ میں اپنے حلقے کے عوام کی نمائندگی کر رہا ہوں ۔ کیا ان کے حلقہ میں ایک ہی طبقہ کے لوگ رہتے ہیں ؟ یہ کون سے عوام کی نمائندگی کر رہے ہیں ۔ اس کی تو ذرا وضاحت کر دیں ۔ سرمایہ دار کی نمائندگی کر رہے ہیں ۔ جاگیردار کی نمائندگی کر رہے ہیں ؟ آخر حلقے میں تو بہت طبقے رہتے ہیں تو یہ کون سے طبقہ کی نمائندگی کر رہے ہیں ؟

میاں منظور احمد موہل : جناب والا ! مجھے جس طبقہ نے elect کیا تھا میں اس کی نمائندگی کر رہا ہوں اور یقیناً وہ طبقہ اکثریت میں تھا ۔ کیونکہ مجھے جنھوں نے elect کیا میں تو یہاں پر ان باتوں میں جانا نہیں چاہتا ۔

جناب والا ! میں یہ عرض کروں گا کہ طاقت کا سرچشمہ عوام ہیں ۔ یہ ہمارا منشور ہے ۔ یہ ہمارا عقیدہ ہے اور اگر ہمارا عقیدہ اس بات پر بالکل درست ہے تو پھر ہمیں عوام کی طاقت کا کچھ تو دھیان کرنا چاہیے کہ ہم ان لوگوں کے ساتھ کیا کر رہے ہیں ۔

(قطع کلامیاں)

Mr. Speaker : No interruption please.

میاں منظور احمد موہل : جناب والا ! اب میں 1964ء کا جو اصل ایکٹ ہے اس کی کلاز 12 میں جو ترمیم کی گئی ہے ۔ اس کو آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں اور آپ کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں اور اس معزز

ایوان کو میں اعتماد میں لینا چاہتا ہوں کہ یہ جو cess لگایا جاتا ہے۔ اس کا مقصد کیا ہوتا ہے اور یہ کیوں لگایا جاتا ہے۔ جناب والا! اس ایکٹ کی کلاز 12 میں واضح طور پر درج ہے۔

12(4) The proceeds of the cess shall be utilised for—

(i) special maintenance and development of roads and special plant protection services in the area comprising the Mill Zones ; and

(ii) other activities directed towards the development of sugarcane production.

تو جناب والا! میرے ضلع اور حلقہ میں صرف ایک شوگر مل ہے جس کا نام بہاولنگر شوگر مل چشتیاں ہے۔ فاضل رکن حافظ علی اسد اللہ صاحب بھی اسی علاقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ اسی علاقہ کی نمائندگی کرتے ہیں اور یہ بھی جانتے ہیں کہ cess جو کہ sugarcane cess کے نام پر وصول کیا جاتا ہے۔ اس کی قسم۔ اس کا استعمال اور اس کو roads میں منتقل کرنے کے لئے کس طرح غلط اور بے دردی سے استعمال کیا جاتا ہے۔ جناب والا! کسی ایم۔ پی۔ اے کو اعتماد میں نہیں لیا جاتا۔ حالانکہ وہ اس علاقے کے نمائندے ہیں۔ وہ عوام جنہوں نے وہاں پر یہ ٹیکس دیا ہے نہ ان سے پوچھا جاتا ہے۔

جناب والا! lead کون کرتا ہے؟ ایک کمشنر۔ ایک بیوروکریٹ جو کہ نوکر شاہی کا نمائندہ ہے۔ اس کے ہاتھ میں یہ تمام سرمایہ یہ تمام cess دے دیا جاتا ہے کہ جہاں چاہیں اس کو استعمال کریں اور یہ حقیقت روز روشن کی طرح عیاں ہے۔ میرے علاقہ چشتیاں میں جو کہ شوگر مل کا زون کہلاتا ہے وہاں پر وہ رقم ابھی تک غیر استعمال شدہ پڑی ہوئی ہے چہ جائیکہ آج ہم کاشتکاروں پر اور ٹیکس لگا کر ان کو زیر بار کریں۔ یہ انصاف کا تقاضا نہیں ہے۔ ہاں اس وقت ہم یہ ٹیکس عائد کرنے میں حق بجانب تھے اگر پہلا وصول شدہ ٹیکس جو عوام سے وصول کیا گیا تھا یہ ہم اس کے علاقے میں استعمال کرتے۔ اس کی سڑکیں بناتے۔ جس مقصد کے لئے وصول کیا گیا تھا۔ اس مقصد میں وہ صحیح معنوں میں استعمال کیا جاتا تو پھر جناب والا! حکومت پنجاب کا حق تھا کہ وہ مزید وصول کرتی کہ پہلے سے ہم نے یہ کام کئے ہیں اور ہمیں مزید ٹیکس کی ضرورت ہے اور وہ ٹیکس لگا دیتی۔ لیکن جناب والا! مجھے پنجاب کے باقی حصوں کا قطعاً علم نہیں ہے۔

جہاں تک چشتیاں ضلع بہاولنگر کا تعلق ہے ۔ میں وثوق سے کہتا ہوں کہ آج تک لاکھوں بلکہ کروڑوں روپیہ مل کا جو کہ cess سے وصول ہوا ہے ۔ وہ ابھی تک غیر استعمال شدہ پڑا ہوا ہے ۔ ہم ایم ۔ پی ۔ اے صاحبان نے اور خصوصاً حافظ علی اسد اللہ صاحب نے کافی دفعہ کئی میٹنگوں میں احتجاج کیا ہے ۔ کیونکہ ان کی زیادہ constituency مل زون ایریا میں آتی ہے ۔ میرا بھی تھوڑا سے ایریا آتا ہے انھوں نے واشگاف الفاظ میں کہا کہ کیوں نہیں ہمارے علاقے میں شوگر cess استعمال کیا جاتا ۔ کیا وہی وعدہ فردا ۔ وہی ٹال مٹول ۔ وہی بیورو کریٹک ٹیکٹکس ۔ وہی انداز خسروانہ ۔ جیسے کہ آج کا کام کل پر چھوڑ جاتا ہے ۔ اسی طرح یہ بات ہوتی رہی ہے ۔

جناب والا ! اب میں یہ عرض کروں گا کہ یہ وقت کی پکار ہے ۔ میرے دوست اسے تسلیم کریں یا نہ کریں ۔ یہ ان کی مرضی ہے لیکن یہ حقیقت ہے ۔ یہ حقیقت چھپانے سے نہیں چھپے گی ۔ آپ کو بھی ایک سال یا دو سال کے بعد یہ realise کرنا پڑے گا کہ عوام کیا چاہتے ہیں ؟ عوام اپنی حالت کو بدلنا چاہتے ہیں اپنے علاقے کی حالت کو بدلنا چاہتے ہیں ۔ آپ سے وہ یہ توقع تو نہیں رکھتے کہ ہم لوگ یہاں آ کر اپنی حالت کو بدل لیں اور ان کی حالت وہی رہے جس حالت میں وہ بیچارے پہلے تھے ۔ جس حالت میں ذوالفقار علی بھٹو کو اندھیروں میں روشنی کی کرن تصور کیا تھا ۔ جناب والا ! اس کے بعد میں آپ کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ اب ہم نے یہ دیکھنا ہے کہ ہم کن وعدہ پر یہاں آئے ۔ ہم نے کیا طریقہ استعمال کیا ۔ میں سب سے پہلے اپنے وزراء کی طرف آتا ہوں ۔ جناب والا ! ٹیکس جو ہم وصول کرتے ہیں ۔ جب آپ ہم سے ٹیکس لیتے ہیں تو آپ پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ آپ عوام کے مسائل کو حل کریں ۔

Mr. Speaker : Let us restrict ourselves to the present legislation. This speech is not a general discussion in the annual budgetary debate.

میاں منظور احمد موہل : جناب والا ! میں بڑی کوشش کر رہا ہوں اور آپ کا شکر گزار ہوں ۔ میں نے بڑی کوشش کی ہے ۔ میرے خیال میں میں حاجی محمد سیف اللہ خان صاحب کی طرح outside the scope نہیں جا رہا ہوں ۔ میں نے اپنے آپ کو محدود رکھا ہوا ہے ۔ میں امید کرتا ہوں کہ آپ میرے ساتھ بھی وہی liberal طریقہ استعمال کریں گے جس طرح معزز رکن حاجی محمد سیف اللہ خان صاحب کے ساتھ استعمال کرتے رہے ہیں ۔

جناب والا ! میں یہ کہہ رہا تھا ۔ چاہے کوئی مانے یا نہ مانے ۔ ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب جو موجود ہیں ۔ ایم ۔ پی ۔ اے کو ان سے ملاقات کے لئے کئی کئی ہفتے اور کئی کئی دن انتظار کرنا پڑتا تھا ۔

Mr. Speaker : This is not relevant to the present subject.

میاں منظور احمد موھل : میں اسی پر آ رہا ہوں ۔ ہم عوام سے ٹیکس لیتے ہیں ۔

Mr. Speaker : Probably the Hon'ble Member would recollect that so long as I was in the Chair yesterday I restrained Haji Sahib from making a speech on this point and I brought to his notice that this cess was being levied for a particular purpose. Please you may continue.

علامہ رحمت اللہ ارشد : جناب والا ! میں آپ کی رولنگ کو چیلنج تو نہیں کر سکتا ۔ آپ نے جو کچھ فرمایا ہے وہ درست ہے ۔ حوالے کے طور پر پیش کر سکتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر : بحث کا موضوع نہیں بنا سکتے ۔ ذکر آ سکتا ہے ۔

راجہ کرنل جمیل اللہ خان : جناب ! کورم نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر : گنتی کی جائے ۔ ۔ ۔ گنتی کی گئی ۔ ۔ ۔ گھنٹیاں بجائی جائیں ۔ ۔ ۔ گھنٹیاں بجائی گئیں ۔ ۔ ۔

The House is adjourned for twenty minutes, we shall re-assemble at 12.30. p.m.

(The House was then adjourned)

(وقفے کے بعد ایوان کی کارروائی زیر صدارت مسٹر سپیکر شروع ہوئی)

مسٹر سپیکر : میاں منظور احمد موھل ۔

میاں منظور احمد موھل : جناب والا ! پیشتر اس کے کہ میں ہاؤس کی کارروائی میں حصہ لوں ۔ جس وقت 20 منٹ کے لئے کارروائی ملتوی کی گئی تھی۔ اسی کے لئے اب رولز (2) 182 کے تحت دوبارہ گنتی کی جائے کیونکہ ہاؤس کورم میں نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر : سیکرٹری صاحب گنتی کریں کورم ہے یا نہیں ۔

(اس مرحلہ پر سیکرٹری اسمبلی نے گنتی کی اور کورم پورا تھا)

مسٹر سپیکر : میاں منظور احمد موہل ۔

میاں منظور احمد موہل : جناب والا ! میں عرض کر رہا تھا کہ یہ شوگز سیس جو کہ فنانس بل میں بطور امنڈمنٹ شامل کر دی گئی ہے ۔ یہ عوام اور کاشتکاروں کے حقوق کو غصب کرنے کے مترادف ہے ۔ کیونکہ ہمارا یہ ایمان ہے اور پاکستان پیپلز پارٹی کا یہ منشور ہے کہ طاقت کا سرچشمہ عوام ہیں اگر آپ عوام کی خواہشات کے مطابق حکومت کرنا چاہتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ نوکر شاہی کی روایات کو نظر انداز کر دیا جائے ۔ تو یہ میری مخلصانہ رائے ہے کہ آپ اس صوبہ کے غریب عوام اور کاشتکاروں پر مزید ٹیکس نہ لگائیں ۔ کیونکہ وہ تو پہلے ہی اس مہنگائی کے دور میں جب کہ قسم قسم کے ٹیکس ہیں اور پھر زمیندار پر اور بھی کافی ٹیکس ہیں ۔ کاشتکار پر کتنا بوجھ ہے ۔ یہ آپ جانتے ہیں آپ کو معلوم ہے کہ کھاد کی قیمت بڑھ چکی ہے ۔ ڈیزل مہنگا ہو چکا ہے ٹریکٹر کی قیمت آسمان سے باتیں کر رہی ہے ۔ ان حالات میں آپ مزید ان پر اور ٹیکس نافذ کرکے ان کی ہمدردیوں کو ضائع کر رہے ہیں ۔ میں تو حقیقت میں دوستی کا حق ادا کر رہا ہوں ۔ کیونکہ دوست وہ ہے جو کہ منہ پر صحیح بات کرے ۔ وہ دوست نہیں ہوتا ہے جو کہ منہ پر خوشامد کرے اور پیٹھ پیچھے جا کر آپ کی برائی کرے ۔ میں آپ کے ساتھ دوستی کا حق ادا کر رہا ہوں اور میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ آپ کی غلطیوں کی نشاندھی کر کے نہ صرف فرض ادا کر رہا ہوں بلکہ میں اپنی constitnency میں میرے جو electorates ہیں ان کا حق ادا کر رہا ہوں ۔ وقت پر میں آپ کو الارم دے رہا ہوں کہ خدا کے لئے اگر آپ چاہتے ہیں کہ اس صوبہ کے غریب عوام کے دل میں آپ کے لئے ہمدردیاں پیدا ہوں ۔ تو پھر ان پر مزید چند پیسے ٹیکس لگا کر ان کی ہمدردیوں سے محروم نہ ہوں ۔ جناب والا ! میں پہلے یہاں پر عرض کر چکا ہوں اور اب پھر کہہ رہا ہوں کہ یہ عوامی دور ہے اور ہم عوام کی ہر دلعزیزی کی بنا پر برسر اقتدار آئے ہیں اور یہ وقت کا تقاضا ہے کہ ہم ہر اس بات کے لئے تو قانون بنائیں ۔ جو عوام کے حق میں ہے اور ہر وہ بات جو کہ عوام کی خواہشات کے خلاف ہو ۔ اس کے لئے

ہم کوشش کریں اور ایسا قدم اٹھائیں ۔ جس سے عوام کے خلاف کوئی ایسی بات نہ ہو سکتی ہو ۔ جناب والا ! میں نے پہلے عرض کیا تھا کہ ہمارے ایم ۔ پی ۔ اے صاحبان ۔ حالانکہ وزراء بھی بنیادی طور پر ایم ۔ پی ۔ اے ہوتے ہیں ۔ جن کو آئین کے تحت وزراء منتخب کیا جاتا ہے ۔ لیکن یہ حقیقت ہے کہ آپ کے بعض وزراء جن کا میں نام نہیں لینا چاہتا ہوں ۔ ان کے گھر کے دروازے ایم ۔ پی ۔ اے کے لئے بند ہیں اور اسی طرح سے وزیر اعلیٰ ملک معراج خالد صاحب کے علاوہ ۔ میں ان کی ذات کو ملوث نہیں کرنا چاہتا ان کے علاوہ جتنے بھی چیف منسٹر اس عوامی دور میں آئے ہیں ۔ انہوں نے ایم ۔ پی ۔ اے سے ملاقات کو روا نہ رکھا ۔ بلکہ ایم ۔ پی ۔ اے کو کئی کئی ہفتہ تک ملاقات کے لئے اپنا نام سیکرٹری کے پاس لکھانا پڑتا ۔ گو ہمارا دور عوامی دور ہے لیکن ہمارا کام کنونشن لیگی وزراء سے بھی بد تر ہے ۔ بلکہ میں کہوں گا کہ سردار شوکت حیات اور سردار خضر حیات کے وقت جن کو آپ feudalistic حکومت کہتے تھے ۔ جس کو آپ زمینداروں کی حکومت کہتے ہیں ۔ ان کے دور میں بھی ان کا کوئی سنتری نہیں ہوتا تھا اور ایم ۔ پی ۔ اے صاحبان بلا جھجک ان سے ملاقات کرتے تھے ۔ لیکن ظلم خدا کا یہ عوامی دور اور وزیر اعلیٰ کی رہائش گاہ کے اندر نہیں جانے دیا جاتا ۔

مسٹر سپیکر : میں نے آپ کو اس وقت بھی کہا تھا کہ سرسری ذکر تو ہو سکتا ہے ۔

میاں منظور احمد موہل : جناب والا ! اس سلسلہ میں میری تجویز یہ ہے کہ اگر آپ نے ٹیکس لگانا ہے اگر آپ بضد ہیں ۔ آپ قسم اٹھا چکے ہیں کہ آپ نے کاشتکاروں سے جو کہ خون پسینہ ایک کر کے اپنی فصل پیدا کرتے ہیں اور جن کے لئے ریڈیو پر روزانہ آپ اعلان کرتے ہیں کہ زیادہ کاشت کریں ۔ زیادہ فصل پیدا کریں اگر آپ نے تہیہ کر لیا ہے کہ ہم ان سے ہر صورت میں ٹیکس لے لیں گے ۔ تو بڑی خوشی سے لے لیں ۔ لیکن میری بات مان لیں کہ جب یہ ٹیکس وصول کریں ۔ تو خدا کے لئے بیوروکریٹس کے ہاتھ میں اس ٹیکس کو نہ جانے دیں جو کہ آپ کی حکومت کی آج کل پالیسی ہے ۔ آپ کمشنر کے رحم و کرم پر اس ٹیکس کو نہ جانے دیں ۔ کیونکہ وہ بھی کمشنر صاحبان عوام کے بالکل خلاف ذہنی طور پر کام کر رہے ہیں اور یہ نہیں چاہتے ہیں کہ عوام میں آپ کا image بنے اور عوام میں آپ کی رسائی ہو ۔ بلکہ وہ ہر وہ کام کرنا چاہتے ہیں ۔ جو عوام دشمن ہو اور ان کی خواہشات کے خلاف ہو ۔ اس لئے میری التماس یہ ہے کہ ایک growers کی کمیٹی بنائیں

اور sugar cane growers کی ایک کمیٹی بنائیں ۔ ایم ۔ پی ۔ اے اور ایم ۔ این ۔ اے صاحبان کو اس میں شامل کریں اور ان کی صوابدید پر جہاں وہ مناسب سمجھتے ہوں ۔ وہ سڑکوں کی تعمیر کرا لیں اور maintenance ہونی چاہیے اور اس cess کو لگائیں ۔ آپ ان تجاویز کو اپنے سامنے رکھتے ہوئے ایسے منصوبے بنائیں ۔ آپ ایم ۔ پی ۔ اے حضرات کو کچھ نہیں سمجھتے ہیں ۔ آپ نوکر شاہی کو یہ ہدایات جاری کرتے ہیں کہ آپ کسی کے اثر میں نہ آئیں ۔ حالانکہ اثر میں آنے کی بات نہیں ہے ۔ یہ حقیقت ہے اور سو فیصد ممبران بلکہ ہر آدمی اس سے اتفاق کرے گا کہ ایم ۔ پی ۔ اے اور ایم ۔ این ۔ اے اپنے دباؤ اور اثر سے کام کرنے کی کوشش نہیں کرتے ہیں ۔ بلکہ وہ اس وقت بیوروکریٹس کے پاس جاتے ہیں جب وہ یہ محسوس کرتے ہیں کہ میرے حلقہ کے عوام کو تکلیف ہے اور عوام کے ساتھ ان کو جانا پڑتا ہے ۔ تب وہ کہیں ان کے ساتھ جاتا ہے ۔ لیکن یہاں پر آپ کی کیبنٹ میں یہ فیصلے ہوتے ہیں کہ کسی کے اثر میں آ کر آپ ایسا کام نہ کریں ۔ میں پوچھتا ہوں اگر کوئی ایم ۔ پی ۔ اے غلط کام کرانے کے لئے آتا ہے ۔ آپ اس کو چارج شیٹ کریں ۔ اس کو چیک کریں اور اس کا نام بتائیں اور آپ انکوائری کریں ۔ ہم آپ کے ساتھ ہیں ۔ آپ ہم میں سے ہیں ۔ ہماری قدر آپ کی قدر و منزلت ہے ۔ اس لئے میں آپ سے التماس کروں گا کہ اس شوگر سیس بل کو واپس لیں ۔ اس کے خلاف جو ایکشن ہو آپ کریں ۔ لیکن اس طرح آپ اعتبار نہ کریں اور میں جانتا ہوں کہ آپ نے پریولیج بل پیش کرنا ہے اور وزیر قانون صاحب بے تاب ہو کر مجھے دیکھ رہے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔

Mr. Speaker : That is irrelevant whether that bill is being moved or not. Please don't show your interest in the priviliges of other members. Confine yourself to the present bill.

میاں منظور احمد موہل : جناب والا ! میں یہ عرض کر رہا تھا ۔ یہ ہاؤس اس لئے قائم ہے ۔ میں وہیں آتا ہوں ۔ ہم اس لئے حاضر ہوتے ہیں کہ عوامی مفاد کے لئے ضروریات زندگی کے مطابق ہم قانون سازی کریں ۔ اور آج تک جو اپنی صوبائی اسمبلی میں جو نعرے ہم لے کر آئے تھے اور آپ کو یاد ہوگا ۔ جو بھٹو صاحب کہتے تھے ۔ جس میں تمام وعدے تھے کہ ساڑھے بارہ ایکڑ کے زمینداروں اور کاشتکار پر ٹیکس نہیں لگے گا اور اس میں لکھا تھا کہ پریس آزاد ہوگا ۔ طالب علموں کو آزادی ہوگی ۔ کالے قوانین ختم ہوں گے ۔ کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ آپ نے ان پر کیا عمل کیا ہے ؟ آپ ذرا اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھیں

تو جناب والا ! ان باتوں کے ساتھ اگر آپ چاہتے ہیں کہ عوام کے دلوں پر حکمرانی کریں تو ایسی قانون سازی کریں جس میں عوام کا مفاد ہو ۔ جس میں عوام الناس کی بھلائی ہو ۔ جس میں صوبہ پنجاب کے غریب عوام کی بھلائی ہو ۔ جناب والا ! ایسا نہ کیجیے کہ کابینہ کی میٹنگ میں بیٹھ کر فیصلہ کریں اور اپنی پارٹی کے ممبر صاحبان کو اعتماد میں نہ لیں ۔ خدا کے لئے اپنے ساتھیوں کو اعتماد میں لیں ۔ جب بھی کوئی نئی قانون سازی ہو ۔ ان کے سامنے آپ بل لائیں ۔ ان کے سامنے وہ قرارداد لائیں کہ ہم یہ بات کر رہے ہیں ۔

Mr. Speaker : Let there be no general statement. Please confine yourself to the present Bill.

اگر آپ نے یہ بات کہنی ہے تو اس کا طریقہ ہے اور وہ طریقہ یہ ہے کہ آپ نے ممبروں کو اعتماد میں لینا ہے ۔

Don't make a general statement as it is not a general discussion. I have already requested the member to refrain from general discussion and restrict himself to the present Bill

میاں منظور احمد موہل : ہاں ۔ تو جناب والا ! چونکہ اس صورت حال کے پیش نظر کہ ہاؤس میں توجہ کم ہے ۔ میرے پاس کوئی ایسا آئین یا قانون نہیں ہے کہ میں مجبور کر سکوں کہ میری بات سنیں ۔ لہذا اگر آپ یہاں نہیں سن سکتے تو مجھے امید ہے کہ باہر تو آپ کسی کی بات سننے کے لئے تیار نہیں ہوں گے ۔ ان الفاظ کے ساتھ میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ اس بل کو وزیر زراعت صاحب میرا خیال ہے کہ وہ سابقہ وزیر بیٹھے ہوئے ہیں ۔ نئے موجود نہیں ہیں شائد وہ اس بل کو واپس لے لیں تو یہ صوبہ پنجاب کے کاشتکاروں پر ایک بہت بڑا احسان ہو گا ۔

Mr. Speaker : The question is :

> That the West Pakistan Finance (Punjab Amendment) Bill, 1974, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by the 15th January, 1975.

The motion was lost.

مسٹر سپیکر : اب ایوان کے سامنے سوال یہ ہے :

کہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) مالیات مغربی پاکستان مصدرہ 1974 فی‌الفور زیر غور لایا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 2)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز نمبر 2 زیر غور ہے ۔

اب سوال یہ ہے :

کہ کلاز 2 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(نئی کلاز)

مسٹر سپیکر : اب ترمیم ہے ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ سید تابش الوری علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ میاں منظور احمد موہل ۔ راجہ جمیل اللہ خان ۔ سردار امجد حمید خان دستی ۔ ان میں سے کون کون موجود ہیں ؟

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! چار موجود ہیں ۔

مسٹر سپیکر : اچھا جی ۔

Haji Muhammad Saifullah Khan : I beg to move :

> That after Clause 2 of the Bill, the following new Clause be added as Clause 3, namely :
>
> Repeal. 3. The West Pakistan Finance (Punjab Amendment) Ordinance 1974 (Punjab Ordinance No. XIII of 1974), is hereby repealed.

Minister for Law : Accepted.

Mr. Speaker : Motion moved. The question is :

That after Clause 2 of the Bill, the following new Clause be added as Clause 3, namely :

Repeal. 3. The West Pakistan Finance (Punjab Amendment) Ordinance, 1974 (Punjab Ordinance No. XIII of 1974), is hereby repealed.

(*The motion was carried.*)

(کلاز 1)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز نمبر 1 زیر غور ہے ۔

اب سوال یہ ہے :

کہ کلاز 1 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(تمہید)

مسٹر سپیکر : اب بل کا پریمبل زیر غور ہے ۔

سوال یہ ہے :

کہ پریمبل بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(طویل عنوان)

مسٹر سپیکر : اب چونکہ لانگ ٹائٹل میں کوئی ترمیم نہیں ہے اس لئے لانگ ٹائٹل بل کا حصہ بنتا ہے ۔ اب ہم بل کی تیسری خواندگی پر آتے ہیں ۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور : جناب والا ! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں ۔

کہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) مالیات مغربی پاکستان مصدرہ 1974ء منظور فرمایا جائے ۔

مسٹر سپیکر : یہ تحریک پیش کی گئی ہے :

کہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) مالیات مغربی پاکستان مصدرہ 1974ء منظور فرمایا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر سپیکر : آگے کچھ کرنا ہے ؟

وزیر قانون : جی کرنا ہے ۔

مسٹر سپیکر : اب کون سا کر رہے ہیں ۔

وزیر قانون : میں اس میں گزارش کرنی چاہتا ہوں ۔ ویسے وہ ایجنڈے پر پہلے دوسرا بل ہے ۔ لیکن اب یہ سارے ہاؤس کی متفقہ خواہش ہے کہ جو ممبران کے استحقاق اور تنخواہ کا بل ہے اسے پیش کر دیا جائے۔ اس پر بحث دونوں فریقین کے درمیان پہلے ہو چکی ہے ۔

Mr. Speaker : Out side the Assembly ?

Minister for Law : Yes, outside the Assembly.

یہ متعلقہ بل ہے جو دونوں طرف سے پیش کیا جا رہا ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! یہ چونکہ سٹینڈنگ کمیٹی نے پاس کر کے بھیجا ہے جس پر دونوں مکتب فکر کے ممبران موجود تھے ۔ اس لئے اب اس پر اختلاف نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر : جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی نے پاس کیا ہے ؟

حاجی محمد سیف اللہ خان : کچھ ترامیم کے ساتھ ۔

مسودہ قانون (مشاہرات مواجب و استحقاقات برائے اراکین) صوبائی اسمبلی پنجاب مصدرہ 1974

وزیر قانون و پارلیمانی امور : جناب والا ! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون (مشاہرات مواجب و استحقاقات

برائے اراکین) صوبائی اسمبلی پنجاب مصدرہ 1974ء جیسا کہ اس کے بارے میں مجلس قائمہ برائے قانون و پارلیمانی امور نے سفارش کی ہے فی الفور زیر غور لایا جائے۔

مسٹر سپیکر : یہ تحریک پیش کی گئی ہے :

کہ مسودہ قانون (مشاہرات مواجب و استحقاقات برائے اراکین) صوبائی اسمبلی پنجاب مصدرہ 1974ء جیسا کہ اس کے بارے میں مجلس قائمہ برائے قانون و پارلیمانی امور نے سفارش کی ہے فی الفور زیر غور لایا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر سپیکر : یہ غالباً پہلا بل ہے جس میں رائے عامہ نہیں مانگی گئی۔

(کلاز 3)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز نمبر 3 زیر غور ہے۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 3 بل کا حصہ بنے۔

(تحریک متفقہ طور پر منظور کی گئی)

(کلاز 4)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 4 زیر غور ہے۔ اس میں correction ہو گئی تھی جو کہ کاتب میں رہ گئی تھی کہ 25 کے بجائے 75 ہو جائے۔ اگر ہاؤس کی یہ sense ہے تو ہم ان کو اکٹھا کر لیں۔ ویسے میز پارلیمنٹری پریکٹس میں تو چیمبر کے چیمبر اکٹھے لے لئے جاتے ہیں جب وہ بل سٹینڈنگ کمیٹی اور whole House سے ہو آتے ہیں۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! بائی رولز بھی تو کسی پریکٹس کے تحت ہیں ۔

شیخ عزیز احمد : جناب والا ! اس میں ترمیم ہے ۔ اس لئے نمبر 4 سے نمبر 9 تک اکٹھی پاس کر لیں ۔

مسٹر سپیکر : اب سوال یہ ہے :

کہ کلاز نمبر 4 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک متفقہ طور پر منظور کی گئی)

(کلاز 5)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 5 زیر غور ہے ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 5 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 6)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 6 زیر غور ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 6 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 7)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 7 زیر غور ۔

سوال یہ ہے ۔

کہ کلاز 7 بل کا حصہ بنے۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 8)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 8 زیر غور ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 8 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 9)

مسٹر سپیکر : اب کلاز 9 زیر غور ہے ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 9 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

کلاز 10

اب بل کی کلاز 10 زیر غور ہے ۔

Sheikh Aziz Ahmad : Sir, I move the amendment :

That for Clause 10 of the Bill as recommended by the Standing Committee on Law and Parliamentray Affairs, the following be substituted, namely :

10. A Member shall be entitled to, at Government expenses, the facility of a telephone at the place where he ordinarily resides, if the intallation facility is available at such place :

Provided that Government shall pay not more than an aggregate amount of rupees one hundred and fifty per month as charges of rent of the telephone and the calls made therefrom irrespective of whether the telephone is a private connection or installed at Government expense :

Provided further that the Govern-

ment shall not pay expenses of re-installation in case the place of residence is changed,

Mr. Speaker : The amendment moved is :

That for Clause 10 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Law and Parliamentary Affairs, the fallowing be substituted, namely :—

10. A Member shall be entitled to, at Government expenses, the facility of a telephone at the place where he ordinarily resides, if the installation facility is available at such place :

Provided that Government shall pay not more than an aggregate amount of rupees one hundred and fifty per month as charges of rent of the telephone and the calls made therefrom irrespective of whether the telephone is a private connection or installed at Government expense :

Provided further that the Government shall not pay expenses of re-installation in case the place of residence is changed.

Rana K. A. Mahmood Khan : Sir, I move an **amendment to amendment** :—

That in the amendment given notice of by Sh. Aziz Ahmad and Kanwar Muhammad Yasin Khan appearing at serial No. 1. in the List of Amendments, the proposed Clause 10 be renumbered as sub-clause (1) thereof and after-sub-clause (1) so re-numbered, the following be added as sub-clause (2) thereof, namely ; —

(2) A Member who has not been

provided with a telephone or who has no telephone connection in his own name shall be entitled to get rupees one hundred and fifty per month in lieu of the telephone charges mentioned in sub-section (1).

Mr. Speaker : The amendment to amendment moved is:—

That in the amendment given notice of by Sh. Aziz Ahmad and Kanwar Muhammad Yasin Khan appearing at serial No' 1, in the List of Amendments, the proposed Clause 10 be renumbered as sub-clause (1) thereof and after sub-clause (1) so renumbered, the following be added as sub-clause (2) thereof, namely :—

(2) A Member who has not been provided with a telephone or who has no telephone connection in his own name shall be entitled to get rupees one hundred and fifty per month in lieu of the telephone charges mentioned in sub-section (1).

Mr. Speaker : This has been moved by Mr. Manzoor Hussain Jangua and Rana K. A. Mahmood Khan. The main amendment was moved by Sh. Aziz Ahmad and Kanwar Muhammad Yasin Khan. I put the question.

The question before the House is :—

That in the amendment given notice of by Sh. Aziz Ahmad and Kanwar Muhamad Yasin Khan appearing at serial No. 1, in the List of Amendments, the proposed Clause 10 be re-numbered as sub-clause (1) thereof and after sub-clause (1) so re-numbered, the following be added as sub-clause (2) thereof, namely :—

(2) A Member who has not been provided with a telephone or who has no telephone connec-

tion in his own name shall be entitled to get rupees one hundred and fifty per month in lieu of the telephone charges mentioned in sub-section (1).

(*The motion was carried unanimously*)

Mr. Speaker : The question before the House is :

That for Clause 10 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Law and Parliamentary Affairs, the following be substituted, namely :—

(10) A Member shall be entitled to, at Government expenses the facility of a telephone at the place where he ordinarily resides, if the installation facility is available at such place :

Provided that Government shall pay not more than an aggregate amount of rupees one hundred and fifty per month as charges of rent of the telephone and the calls made therefrom irrespective of whether the telephone is a private connection or installed at Government expense :

Provided further that the Government shall not pay expenses of re-installation in case the place of residence is changed.

(2) A Member who has not been provided with a telephone or who has no telephone connection in his own name shall be entitled to get rupees one hundred and fifty per month in lieu of the telephone charges mentioned in sub-section(1).

(*The motion was carried unanimously*)

Nawabzada Sardar Atta Mohammad Khan Leghari : Sir, the amendment proposed by Sh. Aziz Ahmad and Kanwar Mohammad Yasin Khan restricts the payment of telephone charges to not more than Rs. 150/- per month. This means that if the bills are below Rs. 150/- then lesser amount will be paid by the Government. Whereas the alternative amendment proposed by Rana K. A. Mahmood in respect of those M. P. As who have no facilities means that they would be paid Rs. 150/- per month whether their bill comes to that limit or not.

Mr. Speaker : It has been put to House and has been carried. You are a bit late. But this is how the anomalies in the laws may be there.

The question before the House is :

> That Clause 10, as amended, do form part of the Bill.

(*The motion was carried unanimously*)

(Clause II)

Mr. Speaker : Clause 11. Now Clause 11 is under consideration. There is an amendment in this.

Sheikh Aziz Ahmad : Sir I move the amendment :

> That for Clause 11 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Law and Parliamentary Affairs, the following be substituted, namely :—
>
> 11. Leader of the Opposition shall, in addition to the salary, allowances and facilities admissible to him as a Member shall be entitled to,—
>
> (*a*) an honorarium of rupees two thousand per mensem inclusive of his salary under section 3 ;
>
> (*b*) office accommodation within the precincts of the Assembly Building ;
>
> (*c*) the services of a whole-time stenographer and two peons ;
>
> (*d*) the installation of the telephone at

Government expense at his office and at his residence at the place where the session is held, without payment of rent and charges for calls made ; and

(*e*) accommodation (double suite) in the Pipals, Lahore, free of rent.

Mr. Speaker : The amendment moved is :

That for Clause 11 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Law and Parliamentary Affairs, the following be substituted, namely :—

11. Leader of the Opposition shall, in addition to the salary, allowances and facilities to him as a Member shall be entitled to :—

(a) an honorarium of rupees two thousand per mensem inclusive of his salary under Section 3 ;

(b) office accommodation within the precinctes of the Assembly Building ;

(c) the service of a whole-time stenographer and two peons ;

(d) the installation of telephone at Government expense at his office and at his residence at the place where the session is held, without payment of rent and charges for calls made ; and

(e) accommodation (double suite) in the Pipals, Lahore, free of rent.

Rana K. A. Mahmood : Sir, I move an amendment to amendment :

That in the amendment given notice of by Sh. Aziz Ahmad and Kanwar Muhammad Yasin Khan appearing at serial No. 2, in the list of amendments, in the proposed Clause 11, for para (a), the following be substituted, namely :—

(a) an honorarium of rupees one thousand per mensem ;

Mr. Speaker : The amendment to amendment moved is :

That in the amendment given notice of by Sh. Aziz Ahmad and Kanwar Muhammad Yasin Khan appearing at serial No. 2, in the List of amendments. in the proposed Clause II, for para (a), the following be substituted, namely :

(a) an honorarium of rupees one thousand per mensem ;

Minister for Law : Accepted.

Mr. Speaker : The question before the House is :

That in the amendment given notice of by Sh. Aziz Ahmad and Kanwar Muhammad Yasin Khan appearing at serial No. 2, in the List of ammendments, in the preposed clause II, for para (a), the following be substituted, namely :

(a) an honorarium of rupees one thousand per mensem.

(*The motion was carried.*)

Mr. Speaker : Now the amendment as amended is before the House. The question is :

That for Clause 11 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Law and Parliamentary Affairs, the following be substituted, namely :

11. Leader of the Opposition shall, in addition to the salary, allowance and facilities admissible to him as a Member shall be entitled to ;

(a) an honorarium of rupees one thousand per mensem ;

(b) office accommodation within the precincts of the Assembly Building ;

(c) the services of a whole-time stenogapher and two peons ;

(d) the installation of telephone at Government expense at his office and at his residence at the place where thd session is held, without payment of rent and charges for calls made ; and

(e) accommodation (double suite) in the Pipals, Lahore, free of rent.

(*The motion was carried.*)

(کلاز 12)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز نمبر 12 زیر غور ہے ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 12 بل کا حصہ ہے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 13)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز نمبر 13 زیر غور ہے ۔ ۔

نوابزادہ سردار عطا محمد خان لغاری : جناب سپیکر ! جیسا کہ بل کی سپیشل رپورٹ میں ذکر ہے کہ

Issue of a licence to each M P A for keeping three non-prohibited bore arms without payment of licence fee......etc.

جہاں پر یہ سفارش کی گئی ہے پتہ نہیں کہ فرنٹیر میں بھی ایسے ہوا ہے اور سندھ میں بھی ہوا ہے وہاں non-prohibited کا ذکر نہیں ۔ اگر کسی کے پاس 38 انچ بور کا ریوالور ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ وہ اسے رکھنے نہ دیا جائے اور اس کی بجائے non-prohibited کر دیا جائے ؟

مسٹر سپیکر : یہ کونسی کلاز ہے ؟

نوابزادہ سردار عطا محمد خان لغاری : یہ کلاز نمبر 12 کے بعد کمیٹی کی سپیشل رپورٹ میں ذکر ہے کہ مرکزی حکومت کو لکھا جائے گا کہ non-prohibited کے تین لائسنس ہوں ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر : کیا آپ کی کوئی ترمیم ہے ؟

نوابزادہ سردار عطا محمد خان لغاری : میں چاہتا تھا کہ ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر : کیا آپ کی کوئی ترمیم ہے ؟

نوابزادہ سردار عطا محمد خان لغاری : کیا جناب ؟

Mr. Speaker : We are dealing with the bill.

نوابزادہ سردار عطا محمد خان لغاری : میں کلاز نمبر 12 میں یہ ترمیم کرنی چاہتا تھا کہ اس میں toll tax کی معافی لکھی ہوئی ہے اور اس کے بعد کلاز (b) یہ ہے کہ :

> A Member should be allowed to issue licence......

Mr. Speaker : At this stage it can't be done. Arms is a central subject and not a provincial subject. Probably that is why it is not included here.

Nawabzada Sardar Ata Muhammad Khan Leghari : But the fees goes to the Provincial Government.

Mr. Speaker : May be. But the arms is a central subject and it is no longer a provincial subject.

نوابزادہ سردار عطا محمد خان لغاری : تو اس سپیشل رپورٹ میں، non-prohibited کے لفظ کی ضرورت نہیں ۔ اس میں لفظ arms پہلے لکھا ہوا ہے کیونکہ اگر 38 بور ریوالور ہوا تو ۔ ۔ ۔ ۔

Mr. Speaker : Probably that is why it did not form part of the bill because this is within the domain of the Federal Government.

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ کلاز نمبر 13 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 14)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 14 زیر غور ہے -

سوال یہ ہے :

کہ کلاز نمبر 14 بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

(*Interruption*)

Mr. Speaker :Rules have to be waived and I will get the consent. Only the House can waive the rules.

Haji Muhammad Saifullah Khan : Sir, I can move the amendment and then it can be moved that the rule should be suspended.

Mr. Speaker : You can do that. But let us pass through the second reading. When we come at the end then you may bring any thing. If there is any anomaly in the law, bring it to my notice and I will get the consent of the House.

Haji Mnhammad Saifullah Khan : Right Sir.

(کلاز 15)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز نمبر 15 زیر غور ہے -

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 15 بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 2)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز 2 زیر غور ہے -

There is an amendment by Sh. Aziz Ahmad, and Kanwar Muhammad Yasin Khan.

Kanwar Muhammad Yasin Khan : Sir I move :

> That the Explanation to sub-clause (f) (ii) of Clause 2 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on

Law and Parliamentary Affairs, be deleted.

Mr. Speaker : The amendment moved and the question is :

> That the Explanation to sub-clause (f) (ii) of Clause 2 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Law and Parliamentary Affeirs, be deleted.

(*The motion was carried.*)

مسٹر سپیکر : اب سوال یہ ہے -

کہ کلاز 2 ترمیم شدہ صورت میں بل کا حصہ بنے :

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 1)

Mr. Speaker : Now, we come to clause 1 of the Bill. There is an amendment by Sh. Aziz Ahmad and Kanwar Muhammad Yasin Khan.

Kanwar Muhammad Yasin Khan : I beg to move :

> That for the existing sub-clause (2) of Clause 1 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Law and Parliamentary Affairs, the following be substituted, namely :
>
> (2) It shall come into force at once, but shall be deemed to have taken offect on and from the 1st day of October, 1974.

Minister for Law : Accepted.

Mr. Speaker : Motion moved. The question is :

> That for the existing sub-clause (2) of Clause 1 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Law and Parliamentary Affairs, the following be substituted, namely :
>
> (2) It shall come into Force at once, but shall be deemed to have taken effect on and from the 1st day of October, 1974.

(*The motion was carried.*)

مسٹر سپیکر : اب سوال یہ ہے :

کہ کلاز 1 ترمیم شدہ صورت میں بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(تمہید)

مسٹر سپیکر : اب بل کا پری ۔ ایمبل زیر غور ہے ۔
سوال یہ ہے :

کہ پری ۔ ایمبل بل کا حصہ بنے

(تحریک منظور کی گئی)

(طویل عنوان)

اب بل کا لانگ ٹائٹل زیر غور ہے ۔ اس میں چونکہ کوئی ترمیم نہیں ، اس لئے یہ بل کا حصہ بنتا ہے ۔

راجہ جمیل اللہ خان : جناب والا ! میری اس سلسلے میں ایک گزارش ہے کہ جو پہلے الاؤنس تھے ، ان میں چار سو روپے کے متعلق ایک سرکاری خط جاری ہوا تھا کہ اس پر انکم ٹیکس لاگو نہیں ہوگا ۔ پہلے چار سو تک کی چھوٹ تھی ۔ اس میں حکومت کچھ کر رہی ہے ؟

وزیر قانون : اس میں ایک ہزار تک انکم ٹیکس نہیں ہے ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر : وہ تو سنٹرل بورڈ آف ریونیو کی کچھ ہدایات تھیں ۔

راجہ جمیل اللہ خان : ہمیں وہ خط دیا ہوا ہے ۔ جب ہم اپنا انکم ٹیکس دیتے ہیں تو وہ لیٹر ساتھ لگاتے ہیں ۔ حکومت کی طرف سے اس میں صرف چار سو روپے کی چھوٹ تھی ۔ اب آئندہ کے لئے جب کہ یہ الاؤنس بڑھ گئے ہیں ۔ آیا حکومت ان چار جز کو بڑھا رہی ہے یا نہیں ؟

مسٹر سپیکر : حکومت پنجاب اس میں کچھ نہیں کر سکتی ۔

راجہ جمیل اللہ خان : لیکن حکومت پنجاب ان کو move تو کر سکتی ہے ۔ take up تو کر سکتی ہے ۔

سید تابش الوری : جناب والا ! راجہ صاحب یہ چاہتے ہیں کہ یہ مسئلہ مرکز کو ریفر کر دیا جائے ۔

مسٹر سپیکر : یہ آپ کے نوٹس میں لانا چاہتے ہیں ۔

وزیر قانون : ٹھیک ہے ۔ میں کر دوں گا ۔ ویسے سنٹرل گورنمنٹ کی ہدایات وصول ہونے تک یہ ایسے ہی رہے گا ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر : اس میں تھوڑا سا فرق ہے ۔ اس میں کسی کی پرائیویٹ آمدنی سال کی بیس ہزار روپیہ ہے اور ایک ہزار روپیہ اس کو یہاں سے الاؤنسوں وغیرہ کا ملتا ہے ۔ اس میں سے چار سو روپے جو اس کے ہیں ، ایک ہزار کے علاوہ اور چھوٹ جائیں گے ۔ حقیقت میں 14 سو روپیہ ہو گا ۔

Haji Muhammad Saifullah Khan : I beg to move :

> That in the first priviso to sub-clause (1) of Clause 10 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Law and Parliamentary Affairs, for the words "not more than an aggregate amount of", the word "only" be substituted.

Mr. Speaker : For this amendment I should have the consent of the House.

Haji Muhammad Saifullah Khan : Sir, I move that the relevant rule be suspended.

Minister for Law : Rule should be waived.

Mr. Speaker : Yes, the proper word is "waived".

Shaikh Aziz Ahmad : It should be referred to the Drafting Committee.

Mr. Speaker : It is not consequential. These are two separate amendments.

The question is :

> That the relevant rule be waived.

(The motion was carried.)

Mr. Speaker : The relevant rule is accordingly waived.

Now, I will take up the amendment.

The motion is :

> That in the first proviso to sub-clause (1) of Clause 10 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Law and Parliameutary Affairs, for the

words "not more than an aggregate amount of", the word "only" be substituted.

Minister for Law : Accepted.

Mr Speaker : The question is :

> That in the first proviso to sub-clause (1) of Clause 10 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Law and Parliamentary Affairs, for the words "not more than an aggregate amount of", the word "only" be substituted.

(*The motion was carried.*)

Clause 10, as further amended, forms part of the Bill.

وزیر قانون : جناب والا ! میں تحریک پیش کرتا ہوں :

> کہ دی پنجاب پروونشل اسمبلی (سیلریز الاؤنسز اینڈ پرولیجز آف ممبرز بل) 1974ء منظور کیا جائے۔

مسٹر سپیکر : تحریک پیش کی گئی ہے ۔

اور سوال یہ ہے :

> کہ دی پنجاب پروونشل اسمبلی (سیلریز الاونسز اینڈ پرولیجرز آف ممبرز) بل 1974ء منظور کیا جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

Mr. Speaker : The Bill stands passed.

اب ایوان کی کارروائی کل صبح 9 بجے تک کے لئے ملتوی کی جاتی ہے ۔

(اسمبلی کا اجلاس 18 دسمبر 1974ء بروز بدھ 9 بجے صبح تک کے لئے ملتوی ہو گیا ۔)

صوبائی اسمبلی پنجاب

پہلی صوبائی اسمبلی پنجاب کا تیرھواں اجلاس

بدھ ۔ 18 دسمبر 1974ء

(چہار شنبہ ۔ 3 ذوالحج 1394ھ)

اسمبلی کا اجلاس اسمبلی چیمبر لاہور میں ساڑھے آٹھ بجے صبح منعقد ہوا ۔ مسٹر سپیکر رفیق احمد شیخ کرسی صدارت پر متمکن ہوئے ۔

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ قاری اسمبلی نے پیش کیا ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

لَقَدْ كَانَ لِسَبَاٍ فِيْ مَسْكَنِهِمْ اٰيَةٌ ۚ جَنَّتٰنِ عَنْ يَّمِيْنٍ وَّشِمَالٍ ۬ؕ كُلُوْا مِنْ
رِّزْقِ رَبِّكُمْ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ؕ بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَّرَبٌّ غَفُوْرٌ ۝ فَاَعْرَضُوْا
فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ وَبَدَّلْنٰهُمْ بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ ذَوَاتَيْ
اُكُلٍ خَمْطٍ وَّاَثْلٍ وَّشَيْءٍ مِّنْ سِدْرٍ قَلِيْلٍ ۝ ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِمَا
كَفَرُوْا ؕ وَهَلْ نُجٰزِيْٓ اِلَّا الْكَفُوْرَ ۝

(س ۲۲ — رکوع ۵ — آیات ۱۵ تا ۱۷)

سبا کے باشندوں کے لئے ان کے مقام بود و باش میں ایک نشانی تھی۔ (پھلوں سے لدے ہوئے سرسبز و شاداب) داہنے بائیں دو باغ۔ (اذن عام ہوا) کہ اپنے پروردگار کے عطا کردہ (پھلوں کو کھاؤ) اور شکر ادا کرو۔ تمہارے رہنے کو خوبصورت شہر اور بخشش و عطا کے لئے خدائے غفار تو انہوں نے شکرگزاری سے منہ پھیر لیا۔ پس ہم نے ان پر زور کا سیلاب چھوڑ دیا اور ان کے باغوں کو بدمزہ پھل والے درختوں سے بدل دیا۔ جن میں کچھ تو جھاؤ کے درخت تھے اور تھوڑی سی بیریاں۔ یہ ہم نے ان کو ان کی ناشکری کی سزا دی اور ہم سزا ناشکرے ہی کو دیا کرتے ہیں۔

وما علینا الا البلاغ (۱۸-۱۲-۱۹۷۴ء)

مسٹر سپیکر : وقفہ سوالات شروع ہوتا ۔ سردار امجد حمید خان دستی ۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

لاہور ریلوے اسٹیشن اور جلو موڑ کے درمیان سرکاری بسیں چلانا

***5126 ۔ سردار امجد حمید خان دستی** ۔ کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ لاہور ریلوے اسٹیشن اور جلو موڑ کے درمیان روڈ ٹرانسپورٹ بورڈ کی بسوں کی تعداد پرائیویٹ بسوں کی نسبت بہت کم ہے ۔

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ روٹ پر زیادہ سے زیادہ سرکاری بسیں چلانے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر ایسا ہے تو کب تک ۔ اگر نہیں تو کیوں ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ٹرانسپورٹ (مسٹر اختر عباس بھروانہ) :-

(الف) درست ہے ۔

(ب) حکومت اس روٹ پر مزید دس بسیں اپریل 1975ء تک چلانے کا ارادہ رکھتی ہے ۔

میاں منظور احمد موہل : سپلیمنٹری سر ۔ جز "ب" کے جواب میں انہوں نے "جی ہاں" کہا ہے ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر : انہوں نے بالکل نہیں کہا ۔

میاں منظور احمد موہل : جز (الف) کے جواب میں کہا ہے ؟

مسٹر سپیکر : جی ہاں ۔

میاں منظور احمد موہل : اچھا جی ۔

لاہور میں سایہ دار بس سٹاپ

5127*۔ سردار امجد حمید خان دستی ۔ کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) لاہور اومنی بس سروس پر سفر کرنے والے افراد کی سہولت اور آرام کے لئے کتنے سایہ دار بس سٹاپ موجود ہیں اور یکم جنوری 1972ء سے اب تک کتنے ایسے نئے سٹاپ بنائے گئے ہیں ۔

(ب) کیا حکومت ایسے مزید سٹاپ 74-1973 کے دوران لاہور میں بنانے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر جواب اثبات میں ہے تو ان کی تعداد کیا ہوگی اور کس کس سٹاپ پر کب تک سایہ دار سٹاپ بن جائیں گے اور اس مقصد کے لئے کتنی رقم مخصوص کی گئی ہے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ٹرانسپورٹ (مسٹر اختر عباس بھروانہ) : (الف) لاہور اومنی بس سروس نے تمام مسافروں کی سہولت کے لئے لاہور میں تریسٹھ (63) سایہ دار بس سٹاپ مہیا کر رکھے ہیں ۔ جنوری (1972ء سے اب تک کوئی نیا بس شیڈ نہیں بنایا گیا ہے ۔

(ب) 74-1973 میں کوئی نئے شیڈ تعمیر نہیں کئے گئے ۔

میاں منظور احمد موہل : سپلیمنٹری سر ۔ کیا پارلیمانی سیکرٹری صاحب یہ فرمائیں گے کہ کیا یہ حقیقت ہے کہ اومنی بس سٹاپوں پر کم آمدنی والے لوگ کھڑے ہوتے ہیں اور انہی کو اومنی بسوں میں سفر کرنا پڑتا ہے ؟

مسٹر سپیکر : یہ اس کا سپلیمنٹری کس طرح بنتا ہے ؟

میاں منظور احمد موہل : دوسرا سپلیمنٹری ۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے جواب میں فرمایا ہے کہ جنوری 1972ء سے اب تک مالی حالت مستحکم نہ ہونے کی بنا پر کوئی نیا بس شیڈ نہیں بنایا گیا ہے ۔ کیا آئندہ ان کا شیڈ بنانے کا ارادہ ہے تاکہ غریب لوگ سائے میں کھڑے ہو سکیں ؟

پارلیمانی سیکرٹری ٹرانسپورٹ : یقیناً ہے ۔

لاہور شہر میں اومنی بس سے آمدن

*5361 ۔ **چوہدری علی بہادر خان** :۔ کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) لاہور شہر میں ایک اومنی بس کی روزانہ اوسطاً کتنی آمدن ہے اور اس پر روزانہ کتنا اوسطاً خرچ ہے۔

(ب) حکومت اومنی بسوں کی آمدن میں خرد برد کو روکنے کے لئے کیا اقدامات کر رہی ہے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ٹرانسپورٹ (مسٹر اختر عباس بھروانہ) : (الف) لاہور اومنی بس سروس کی روزانہ اوسطاً آمدنی 92,000 روپے ہے اور روزانہ اوسطاً خرچ 1,03,000 روپے ہے ۔

آمدنی میں خرد برد کو روکنے کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات کئے ہیں :۔

(1) ۔ چیکنگ کے نظام کی از سر نو تشکیل کی گئی ہے اور چیکنگ سٹاف میں بہتر تعلیم یافتہ اور دیانت دار لوگ متعین کئے گئے ہیں ۔

(2) ۔ ایک مجسٹریٹ کی زیر نگرانی سپیشل چیکنگ سکواڈ بنایا گیا ہے جو اچانک چھاپے مار کر بغیر ٹکٹ سفر کرنے والوں کو موقع پر جرمانے کرتا ہے ۔

(3) ۔ بورڈ کے منیجنگ ڈائرکٹر کی زیر نگرانی بھی ایک سپیشل سکواڈ ترتیب دیا گیا ہے ۔

(4) ۔ لاہور اومنی بس سروس میں دو اسسٹنٹ ٹریفک مینجر (چیکنگ) تعنیات کئے گئے ہیں ۔

میاں منظور احمد موہل : پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ! جتنے بھی جوابات پارلیمانی سیکرٹری صاحب پڑھ رہے ہیں ، ہمیں جو جوابات دئے گئے ہیں، وہ ان سے مختلف ہیں ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر : اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ۔ جو جوابات وہ دے رہے ہیں، وہی صحیح تصور کیے جائیں گے ۔

میاں منظور احمد موہل : کسی سوال کی ہیئت نئے انداز میں تبدیل ہو سکتی ہے - لیکن ہمیں جو چھپے ہوئے جوابات دئے گئے ہیں وہ اور ہیں اور جو وہ پڑھ رہے ہیں وہ اور ہیں -

Mr. Speaker : Just ignore what you have in the printed book.

بیگم آباد احمد خان : پوائنٹ آف آرڈر - پچھلی دفعہ بھی اسی سلسلے میں ایک سوال تھا کہ خرچہ پورا نہیں ہوتا - اور وہ نقصان میں چلتی ہیں - میں حیران ہوں کہ نیا عملہ بڑھا بڑھا کر اخراجات میں اضافہ کیوں کیا جاتا ہے - صورت حال یہ ہونی چاہیے کہ بسوں کے اندر اشتہاروں پر یہ لکھا ہونا چاہیے کہ کوئی شخص بغیر ٹکٹ کے سفر نہ کرے اور ٹکٹ لئے بغیر کرایہ ادا نہ کرے اور تمام آدمی ایمانداری سے کام کریں تو خرچ پورا ہو سکے گا - عملہ بڑھا بڑھا کر اور اخراجات میں اضافہ کر کے آمدنی میں اضافہ نہیں ہو سکے گا -

پارلیمانی سیکرٹری : ایسا ہی کریں گے -

بیگم آباد احمد خان : میں حیران ہوں کہ اصولی چیز پر تو توجہ نہیں کرتے اور عملہ بڑھاتے چلے جاتے ہیں - حکومت کے ایسے آدمی مقرر کئے جائیں جو جانتے ہوں کہ کس طرح کام کیا جائے -

مسٹر سپیکر : میاں صاحب آپ اس چیز پر غور کریں گے -

وزیر ٹرانسپورٹ : ضرور کریں گے -

سید تابش الوری : جناب والا ! یہ بات آپ کے لئے نہایت توجہ طلب ہے جس کی طرف ابھی میرے دوست میاں منظور احمد موہل نے اشارہ کیا ہے کہ کسی ایک فقرے میں یا کسی ایک پیرے میں تبدیلی اگر کرنی ہو تو وہ تو مناسب ہوتی ہے لیکن یہاں فگرز کی اتنی بڑی تبدیلیاں ہیں -

وزیر ٹرانسپورٹ : جناب والا ! مجھے اجازت دیں کہ میں وضاحت کر دیتا ہوں -

مسٹر سپیکر : اس کی وجہ میں انہیں بتا دیتا ہوں - چونکہ اس سوال کا جواب کافی دنوں کا آیا ہوا ہے اس عرصے میں کئی developments ہو گئی ہوں گی جس کی وجہ سے اس جواب کی نوعیت اب تبدیل ہو گئی ہے -

سید تابش الوری : جناب والا ! یہاں آمدنی روزانہ 42 ہزار ہے اب بتایا گیا ہے کہ 92 ہزار ہے تو اتنا فرق کیوں ۔

مسٹر سپیکر : ان کی کارگزاری کی تعریف کرنے کی بجائے آپ نے یہ اعتراض کر دیا ہے اگر واقعی 42 ہزار سے 92 ہزار ہو گئی ہے تو اس سے تو خوشی ہونی چاہیے ۔

سید تابش الوری : جناب والا ! میرا اعتراض یہ ہے کہ جب محکمہ جواب مرتب کرتا ہے تو اس میں زیادہ سنجیدگی اختیار نہیں کی جاتی ۔

مسٹر سپیکر : میں آپ کو اس کا ایک سپلیمنٹری suggest کرتا ہوں ۔

وزیر ٹرانسپورٹ : جناب والا ! مجھے وضاحت کی اجازت دی جائے تو میں تفصیل سے انہیں سمجھا دیتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر : میں انہیں سپلیمنٹری suggest کر رہا ہوں کہ آپ ان سے یہ سپلیمنٹری پوچھ سکتے ہیں کہ جب آپ کے پاس یہ fact آ گیا ہے تو کیا یہ حقیقت ہے کہ جب یہ جواب تحریر کیا گیا تھا اس کی آمدنی 42 ہزار روپے تھی اور جب آپ جواب دے رہے ہیں تو اس کی آمدنی 92 ہزار روپے ہو گئی ہے تو غالباً آپ کا پوائنٹ آف آرڈر اس میں cover ہو جائے گا ۔

وزیر ٹرانسپورٹ : جناب والا ! مجھے پوائنٹ آف ایکسپلینیشن پر اجازت دی جائے میں بات واضح کر دوں گا جھگڑا بھی ختم ہو جائے گا اور اس معزز ایوان کا وقت بھی بچ جائے گا ۔ تو میں فاضل اراکین کی خدمت میں یہ وضاحت کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ یہ سوالات جب بھیجے جاتے ہیں تو یہ تین تین چار چار پانچ پانچ مہینے پہلے بھیجے جاتے ہیں اور اس کی صحیح پوزیشن جو ہوتی ہے وہ ڈیپارٹمنٹ والے اسمبلی کو لکھ کر بھیج دیتے ہیں ۔ اس پر سوالات پرنٹ ہو کر تیار ہو جاتے ہیں لیکن جب وقفہ سوالات آتا ہے اس وقت کی پوزیشن مختلف ہوتی ہے ۔ خاص طور پر ہمارے ٹرانسپورٹ کے facts and figures روزانہ بدلتے رہتے ہیں اور daily situation improve ہوتی رہتی ہے ۔ اس لئے میں نے یہ انتظام کیا ہے کہ اس معزز ایوان کو latest situation سے آگاہ کرنے کے لئے ہم ایک دن پہلے اپنے ڈیپارٹمنٹ کی میٹنگ کرتے ہیں اور تمام تر سوالات کے latest جوابات تیار کرکے اس معزز ایوان کو مہیا کرتے ہیں ۔ اگر فاضل رکن چاہتے ہیں کہ آپ کے سوالوں کے صحیح اور تازہ ترین جوابات دئے جائیں تو اس سے بہتر اور موثر اور کوئی طریقہ ہو نہیں سکتا اور اگر آپ چاہتے

ہیں کہ سال سال پہلے کے جواب آپ کو مہیا کئے جائیں تو اس سے صحیح تنقید اور تجزیہ نہیں ہو سکتا اور اس معزز ایوان کی بھی کوئی خدمت نہیں ہوگی ۔ اس لئے میں اس معزز ایوان کے تمام معزز اراکین کی خدمت اقدس میں یہ مؤدبانہ عرض کرتا ہوں کہ یہ آپ کی سہولت کے لئے ہم نے ایسا کیا ہے ۔ اس پر آپ سوال کر سکتے ہیں کہ بھئی آج سے چار مہینے پہلے دو مہینے پہلے 42 ہزار تھی تو اب 92 ہزار کیوں ہو گئی ہے ۔ اس کا ہم آپ کو انشاء اللہ خاطر خواہ طریقے سے جواب دیں گے ۔

سید تابش الوری : جناب والا ! مسئلہ یہ ہے کہ جو سوال نامہ ہمارے سامنے ہے یہ کوئی ایک ہفتہ پہلے چھپ جاتا ہے چھ مہینے پہلے نہیں چھپتا ایک ہفتہ پہلے چھاپا جاتا ہے ۔

وزیر ٹرانسپورٹ : ان کے جوابات چھ مہینے پہلے کے آئے ہوئے ہوتے ہیں ۔

Mr. Speaker : That can not be a controversy.

سید تابش الوری : جناب والا ! میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ یہ ہدایت کی جائے کہ جو صحیح جواب ہے وہ وزیر صاحب کو ہی سپلائی نہ کیا جائے بلکہ اسمبلی کو بھی سپلائی کیا جائے تاکہ وہ ایک ہفتہ پہلے جو سوال نامہ ہمارے پاس چھاپنے کا انتظام ہے ۔ ۔ ۔ ۔

Mr. Speaker : I don't think if that is necessary.

سید تابش الوری : جناب والا ! اگر یہ طریقہ کار جاری رہا تو اس کے نتیجے میں وزیر صاحب تو صحیح جواب دے سکیں گے لیکن ہمیں صحیح اطلاع فراہم نہیں ہوگی ۔

مسٹر سپیکر : آپ کے لئے زیادہ آسان ہو جائے گا کہ چار مہینے پہلے اس کی کیا پوزیشن تھی اور اب اس کی پوزیشن کیا ہے ۔ ایک قسم کا آپ کے پاس comparative table آ جائے گا ۔

سید تابش الوری : جناب والا ! بعض اوقات آپ ضد برائے ضد فرمایا کرتے ہیں میں بڑے احترام سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر : نہیں ضد کی بات نہیں ہے ۔ پھر سیکریٹریٹ کا فنکشن کرنا بالکل ناممکن ہو جائے گا ۔

سید تابش الوری : جناب والا ! رولز یہ ہیں کہ ایک ہفتہ پہلے وہ جواب جو اصل جواب ہے بھجوائیں - - - -

مسٹر سپیکر : یہ نہیں ہے کہ ایک ہفتہ پہلے وہ جواب بھجوائیں - یہ ہے کہ جب انہیں سوال چلا جاتا ہے اس کے اتنے عرصے کے اندر اندر وہ جواب دے دیں - یہاں سوال چاہے چھ مہینے کے بعد پیش ہو -

بیگم آباد احمد خان : پوائنٹ آف آرڈر - مجھے یہ بھی پوچھنا ہے کہ بعض ریزولیوشن کئی مہینے کے بعد آتے ہیں مگر لمبی لمبی تقریروں کی وجہ سے ان پر بحث نہیں ہو سکتی اور وہ باسی ہو جاتے ہیں - جواب دینے کے وقت ان کی یہی صورت ہوتی ہے جو ابھی وڑو صاحب نے بتائی ہے -

سید تابش الوری : باسی کڑی میں ابال اچھا ہے -

بیگم آباد احمد خان : تو مجھے یہ کہنا ہے کہ لمبی لمبی تقریریں کر کے وقت ضائع نہیں کرنا چاہئے - بلکہ جو بھی ریزولیوشن آئے اس کا جلد از جلد فیصلہ کرنا چاہیے - اس کا خیال رکھیں -

میاں منظور احمد موہل : کیا پارلیمنٹری سیکرٹری فرمائیں گے کہ جب یہ سوال تحریر کیا گیا تھا تو اس وقت خرچ 66 ہزار 3 سو اور اب خرچ کروڑ سے بھی تجاوز کر گیا ہے اس کی کیا وجہ ہے ؟

مسٹر سپیکر : ایک لاکھ کہا ہے انہوں نے - تھوڑی سی احتیاط کیا کیجئے -

میاں منظور احمد موہل : ایک لاکھ ہے - ٹھیک ہے پہلے 66 ہزار تھا اب ایک لاکھ ہو گیا ہے -

وزیر ٹرانسپورٹ : عرض یہ ہے جناب والا ! جیسا کہ آپ جانتے ہیں گورنمنٹ ٹرانسپورٹ 72-1971ء میں مکمل طور پر تباہی کے کنارے پر جا چکی تھی - اس کی تمام ورکشاپ اس کی مرمت کی مشینری گریس کی مشینیں ' پمپ یعنی ہوا بھرنے کی مشینیں ان کے شیڈ حتیٰ کہ اس کی بسیں تمام تر ناکارہ اور ناقابل استعمال ہو چکی تھیں - اس گورنمنٹ نے بتدریج priorty کے لحاظ سے اس کی آئٹمز کو درست کرنے کا منصوبہ بنایا ہے - چنانچہ فوری طور پر بسوں کی ضرورت تھی جس کے لئے بسوں کی امپورٹ کی گئی اور 73-1972 میں امپورٹ کے معاہدے کئے گئے اور 74-1973 میں نئی

بسیں آنا شروع ہوئیں - یہ نئی بسیں منگوانے کا مرحلہ مکمل ہوا تو اس کے بعد اب یعنی 1974-75ء میں اور 1975-76ء میں ورکشاپس - مرمت کی مشینری - equipment اور دوسرے ایسے لوازمات جو ہماری نئی بسوں کو proper maintain کر سکتے ہیں ان پر خرچ ہوا - اب ہم ان کی کارکردگی کو بہتر بنا سکتے ہیں اس کے لئے اپنے عملے میں ٹریننگ اور مناسب ایڈمنسٹریٹو تجربہ رکھنے والے لوگوں کی بھرتی بھی کر رہے ہیں - اس لئے ہم ان اخراجات کی طرف توجہ دے رہے ہیں جو ہمارے ادارے کی development

اور بسوں کی maintenance کے لئے ضروری ہے - اس لئے اس مہینے یا اس سہ ماہی میں اس پر اخراجات کرنے پڑ رہے ہیں - لیکن میں اس معزز ایوان کی اطلاع کے لئے یہ وضاحت کر دوں کہ سال 1973ء میں ہمارا نقصان تقریباً 43 ہزار روپیہ ماہوار تھا اس وقت یہ پوزیشن تھی کہ پنجاب ٹرانسپورٹ ایسے قرضوں پر جو حکومت سے یا بینکوں سے ملے تھے اس کا interest اور depreciation charges ادا ہی نہیں کرتا تھا بلکہ ایڈیشنل نقصان ہوتا تھا - اب پوزیشن یہ ہے کہ ہم deprecaition charges

بھی ادا کر رہے ہیں اور interest بھی ادا کر رہے ہیں - اور یہ سارا کچھ ادا کرنے کے بعد ہمیں صرف چھ ہزار روزانہ کا نقصان ہے اور وہ بھی gross loss یا net loss نہیں یعنی اس میں depreciation charges بھی کاٹتے ہیں interest بھی کاٹتے ہیں جو کہ پہلے نہیں کاٹتے تھے اور اس کے باوجود 43 ہزار یومیہ کا نقصان ہوتا تھا - اب صرف چھ ہزار ہو رہا ہے اور انشاءاللہ اگلے مہینے سے یہ چھ ہزار بھی ختم ہو جائے گا - کیونکہ اس وقت ہمارے لائل پور کا جو ڈیپارٹمنٹ ہے وہ 7 ہزار روپے یومیہ نفع دے رہا ہے - ملتان کی جو بس سروس ہے وہ ایک ہزار نفع پر آ گئی ہے -

بیگم آباد احمد خان : پوائنٹ آف آرڈر - اگر ایسا ہی کیا جائے تو مجھے یقین ہے کہ انشاءاللہ کہیں بھی نقصان نہیں ہو گا -

وزیر ٹرانسپورٹ : بیگم صاحبہ ایک منٹ کے لئے تشریف رکھیں - تو جناب والا ! اس طرح سے ڈیرہ غازی خان کی بس سروس بھی ایک ہزار یومیہ کے نفع پر آ گئی ہے - اب صرف لاہور اور راولپنڈی کی ٹرانسپورٹ سروسز میں نقصان ہو رہا ہے چھ ہزار یومیہ نقصان کی وجوہات یہ ہیں - پہلے لاہور اکیلے کی پوزیشن عرض کرتا ہوں لاہور میں روزانہ 38 بسیں طلباء اور طالبات کو سکولوں اور کالجوں سے لانے اور لے جانے کے لیے exclusively وقف ہیں - - - -

بیگم آباد احمد خان : بالکل ہونی چاہئیں بلکہ اور زیادہ کرنی چاہئیں ۔

وزیر ٹرانسپورٹ : بیگم صاحبہ ہم کم نہیں کر رہے خدا کے لئے سن لیں ۔ جناب والا ! یہ 38 بسیں صرف دس پیسے لے کر سارا دن طلباء کو سفر کرواتی ہیں اور اسی طرح سے پچاس ہزار طلباء اور طالبات روزانہ ہماری دوسری بسوں پر سفر کرتے ہیں جو صرف دس پیسے دیتے ہیں اور اس وقت لاہور میں اومنی بس سروس کے علاوہ پنڈی اومنی بس سروس میں peak hours میں اتنا رش ہوتا ہے کہ ٹکٹیں دینا یا لینا ممکن نہیں اور کچھ حضرات بغیر ٹکٹ کے سفر کرتے ہیں ۔ یہ ہیں وہ وجوہات جن کی بنا پر ہمیشہ اومنی بس سروس یعنی شہر میں چلنے والی بس سروس ہمیشہ نقصان میں رہتی ہے ۔ یہ صرف پاکستان میں ہی نہیں بلکہ انگلینڈ کی اومنی بس سروس لندن کی اومنی بس سروس ٹوکیو کی اومنی بس سروس اور دنیا میں جہاں بھی شہروں میں بسیں چلتی ہیں ان میں کبھی بھی نفع نہیں ہوتا بلکہ گورنمنٹ ان کو subsidise کرتی ہے اور اس سروس کا مقصد دراصل تجارتی نفع کمانا نہیں ہے بلکہ یہ پبلک یوٹلٹی کی بس سروس ہوتی ہے تاہم میں اس معزز ایوان کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاءاللہ اب ہماری وہ بسیں آ چکی ہیں کہ ہماری پوزیشن 73-1972ء سے بہتر 74-1973 میں ہوئی ۔ 74-1973 سے بہتر اب 75-1974 میں ہوئی اور یقیناً انشاءاللہالعزیز ہم چند ماہ تک آپ کی اس سروس کو نفع میں لا دیں گے ۔

Mr. Abdul Hafeez Kardar : Sir, there are two issues involved in it. First is that the statement has been made about the increase in revenue, I should like to know what are the cause. The second is that if there has been any cutting down of lossess, was there any inefficiency on the part of the department's employees involved ; if so has any action been taken against them ?

وزیر ٹرانسپورٹ : اس میں کئی ایک وجوہات تھیں مثلاً اس کی ایک basic وجہ یہ تھی کہ پہلا تمام تر fleet پرانی اور ناکارہ بسوں کا تھا ان کی maintenance اور repairs اور اس کی ڈیزل consumption اور اس کی mobile oil consumption بہت زیادہ ہوتی تھی ۔ اور اس کے علاوہ جیسا کہ ہمارے ملک میں ہے کہ اگر ایک بس repairs کے لئے بار بار آتی ہے تو اس میں misuse and pilferage of spare parts شروع ہو

جاتا ہے ۔ اس طرح کے دوسرے factors تھے جو basically میری دانست میں ہیں ۔ one of the reasons تو یہ تھی اس کے علاوہ ایک اور بڑی وجہ یہ تھی کہ ہماری بسیں تھوڑی تھیں مثلاً ایک inter-district route پر ہماری ایک بس چلتی تھی اور گورنمنٹ ٹرانسپورٹ کے مقابلہ میں پرائیویٹ ٹرانسپورٹ کی دس بسیں چلتی تھیں ۔ ہماری بسیں ایک تو گندی تھیں اس میں کوئی بیٹھتا نہیں تھا اور لوگ اس میں سفر ہی نہیں کرتے تھے ۔ اب پوزیشن یہ ہے کہ اب جو inter district routes ہیں ہم ان کو تقریباً زیادہ بسوں سے flood کر رہے ہیں اور ہماری بسوں کی بہتر maintenance اور ان کے نئے ہونے کی وجہ سے اور ان کو ٹھیک ٹائم پر چلانے کی وجہ سے پبلک گورنمنٹ ٹرانسپورٹ کو اب prefer کرتی ہے ۔ اور آپ دیکھتے ہیں کہ اکثر اخبارات میں عوام اور اکثر فاضل ممبران سوال کرتے ہیں کہ ہمارے علاقے میں گورنمنٹ ٹرانسپورٹ چلائی جائے ۔

جناب والا ! یہ وہ بنیادی وجوہات ہیں کہ ایک تو ہماری fleet میں نئی بسوں کا اضافہ ہوا ہے اور ہم نے پرانی بسوں کو auction کر کے ان کو delete کر دیا ہے اور تیسری وجہ یہ ہے کہ ہم نے واقعی اس کے ایڈمنسٹریٹو ڈھانچے کو improve کیا ہے ۔ مثلاً پہلے یہ کارپوریشن تھی اور کارپوریشن کے تین ممبر تھے اور ان کی پاورز برابر برابر تھیں ۔ آپس میں وہ لڑتے تھے اور ان کی وہ ذمہ داریاں نہیں تھیں ۔ اب ہم نے اس کو توڑ کر بورڈ بنا دیا ہے ۔ بورڈ میں لیبر کے نمائندے بھی رکھے ہیں technicains اور experts بھی رکھے ہیں ۔ فنانس ڈیپارٹمنٹ کا نمائندہ رکھا ہے ۔ ریلوے کا نمائندہ رکھا ۔ بینک کنسورشیم کا نمائندہ رکھا ہے اور چونکہ وزیر ٹرانسپورٹ بورڈ کے چیئرمین ہیں ۔ اس لئے ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ بورڈ کے لئے ایک پالیسی میکنگ ادارہ ہے اور اس کی implementation کے لئے ایک علیحدہ ادارے سے مراد separate authority ہے جس کو مینیجنگ ڈائرکٹر کہتے ہیں ۔ تو اس طرح ایڈمنسٹریٹو ڈھانچے کو improve کیا ہے اور نئی بسوں کو لے آئے ہیں اور پرانی بسوں کی مرمت ان کی خرابیوں کو دور کیا ہے ۔ ۔ ۔

خان امیر عبداللہ خان روکڑی : پوائنٹ آف آرڈر ۔ debate کا ایک دن مقرر کر دیا جائے کیونکہ یہ تو ایک سپلیمنٹری سوال کا اتنا لمبا جواب ملنا شروع ہو گیا ہے اور اگر یہ اسی طرح رہا تو میرے خیال میں زیادہ وقت اس پر لگ جائے گا اور باقی سوالات اسی طرح رہ جائیں گے ۔

وزیر ٹرانسپورٹ : جناب والا ! بس میں ایک ہی لفظ میں ختم کر رہا ہوں ۔

جناب والا ! اس کے ساتھ ساتھ ہم چیکنگ کے نظام کو بھی بہتر بنا رہے ہیں ۔ دو مجسٹریٹ کل وقتی مقرر کئے ہیں ۔ چیکنگ سکارڈ نیا بنایا ہے ۔ ایک چیکنگ سکارڈ کو ہمارے ایم ۔ پی ۔ اے ۔ مسٹر غلام قادر صاحب ہیڈ کرتے ہیں اور دو مجسٹریٹوں کی ٹیم ہر وقت چیکنگ پر رہتی ہے ۔ جناب والا ! یہ وہ مختصر اقدام جو ہم نے کئے ہیں اور جس کے نتیجے میں اللہ کے فضل سے اب اس کی پوزیشن بہتر ہوتی چلی جا رہی ہے ۔

Mr. Abdul Hafeez Kardar : Mr. Speaker, my question is very specific. If there has been some losses due to mal-practices and inefficiency and this fact has been accepted by the Minister then why the answer is not given about the action taken against those who were involved in pilferage.

وزیر ٹرانسپورٹ : جناب والا ! اگر فاضل رکن اس کے لئے علیحدہ سوال کریں تو میں ان کو تفصیل بتا دوں گا ویسے ہم نے کافی افسران اور ایمپلائز کے خلاف ایکشن لیا ہے ۔ کئی ملازمت سے dismiss کئے گئے ہیں کچھ کو ڈیوٹی سے ہٹا دیا گیا ہے ۔ کئی اپنی جگہ سے بدل دیئے گئے ہیں ۔

So there is a long list of persons against whom we have taken disciplinary action in this respect. If my Hon'ble friend wants the details, he can put another question and I will answer that also.

Mr. Abdul Hafeez Kardar ; Sir, I am satisfied with this answer.

دیوان سید غلام عباس بخاری : جناب والا ! محترم وزیر صاحب کے بیان سے مجھے خوشی ہوئی ہے کہ لاہور کے طلبہ اور طالبات کے لئے بسوں کی تعداد مختص کی گئی ہے اور ان کو کافی رعایت دی جاتی ہے ۔ توقع تو یہ ہے کہ باقی ترقی یافتہ ملکوں کی طرح شہروں میں بھی مزدوروں کے لئے یا طلبہ اور طالبات کے لئے بالکل چارجز نہیں ہوں گے اور پرمٹس جاری ہوں گے ۔ میرا سوال یہ ہے کہ جو سرکلز وزیر محترم کو نفع دے رہے ہیں جیسا کہ ملتان ہے تو کیا اس شہر کے لئے بھی بسوں کی معقول تعداد طلبہ اور طالبات کے لئے مختص کی گئی ہے اور ان کو بھی وہی رعایت دی جا رہی ہے جو لاہور کے طلبہ اور طالبات کو دی جا رہی ہے ؟

وزیر ٹرانسپورٹ : جناب والا ! ملتان میں قبل ازیں بڑی معمولی مقدار اومنی بس کی چلتی تھی یعنی صرف بارہ یا تیرہ یا آٹھ سے زیادہ کبھی نہیں تھی ۔ اب ہم نے اکیلے ملتان میں بسوں کی تعداد آٹھ سے بڑھا کر چالیس کر دی ہے اور جب نئی بسیں آ جائیں گی تو انشاءاللہ اس میں بتدریج اضافہ کرتے رہیں گے اور میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ ان چالیس میں سے ہم کوشش کریں گے اور اس بارے میں فاضل ممبر سے بھی تبادلہ خیال کریں گے کہ کچھ بسیں ہم exclusively طلبا اور طالبات کے لئے وقف کر دیں ۔

خان امیر عبد اللہ خان روکڑی : کیا وزیر موصوف یہ بھی بتائیں گے کہ تبادلہ بھی سزا میں شمار ہوتا ہے ۔ ؟

وزیر ٹرانسپورٹ : جناب والا ! یقیناً ۔ اگر ایک شخص لاہور سے ڈیرہ غازی خان یا سیانوالی بھیج دیا جائے تو وہ اس کو سزا سمجھتا ہے ۔

سید ناظم حسین شاہ : جناب والا ! میں آپ کے توسل سے وزیر موصوف کے علم میں یہ بات لاؤں گا کہ کیا یہ حقیقت ہے کہ ملتان شہر کے بعض ایسے حصے ہیں کہ وہاں پر بسیں نہیں چل رہی ہیں ؟

وزیر ٹرانسپورٹ : جناب والا ! اگر کوئی ایسے حصے ہیں تو فاضل رکن ہمارے نوٹس میں لائیں ۔ تو ہم انشاء اللہ وہاں پر بسیں چلا دیں گے ۔

سید تابش الوری : وزیر موصوف نے کہا ہے کہ اومنی بس کی آمدن میں خرد برد روکنے کے لئے اقدامات کئے جا رہے ہیں ۔ تو جناب والا ! کیا وہ بتائیں گے کہ خرد برد کتنی ہوئی ہے ۔ اس کے کتنے واقعات ان کے علم میں ہیں اور یہ خرد برد کتنے فیصد ہے ؟

مسٹر سپیکر : اس کا جواب تو مجھے معلوم ہے جو وہ آپ کو دیں گے ۔

وزیر ٹرانسپورٹ : جناب والا ! اگر فاضل رکن اس کے لئے علیحدہ سوال لے آئیں تو میں تفصیل سے جواب ان کی خدمت میں پیش کر دوں گا ۔ لیکن جہاں بھی انسان بستے ہیں وہاں پر تھوڑی بہت غلطیاں ہوتی ہیں اور اس کا قانون کے مطابق عمل جاری رہتا ہے ۔

سندھ اور سرحد کی حکومتوں کی جانب سے پنجاب روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن کو واجب الادا رقوم کی وصولی

5362* - چوھدری علی بہادر خان : کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) ون یونٹ ٹوٹنے کے وقت پنجاب روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن کے کتنے واجبات صوبہ سندھ اور صوبہ سرحد کی حکومتوں کے ذمہ تھے -

(ب) مذکورہ واجبات میں سے کتنی رقوم وصول ہو چکی ہے اور کتنی بقایا ہے -

(ج) حکومت بقایا رقم کی وصولی کے لئے کیا اقدامات کر رہی ہے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری (مسٹر اختر عباس بھروانہ) : (الف) صوبہ سندھ کی حکومت کے ذمہ 2,04,45,000 روپے (دو کروڑ چار لاکھ پنتالیس ہزار) واجب الادا تھے - جبکہ صوبہ سرحد کی حکومت کے ذمہ کوئی رقم نہیں تھی -

(ب) کوئی نہیں - 2,04,45,000 روپے (دو کروڑ چار لاکھ پنتالیس ہزار) بقایا ہیں -

(ج) اس رقم کی وصولی کا مسئلہ متعدد بار صوبائی فنانس سیکرٹریوں - چیف سیکرٹریوں - کونسل آف گورنرز کے اجلاس میں زیر بحث آیا لیکن کوئی خاطر خواہ فیصلہ نہ ہو سکا - آخر میں یہ سوال مرکزی حکومت کی کمیٹی برائے تقسیم اثاثہ جات کے سپرد کر دیا گیا - اس کمیٹی نے اپنے مورخہ 19 فروری 1974ء کے اجلاس میں غور و خوض کیا - اور ابھی تک حتمی فیصلے سے مطلع نہیں کیا - معاملہ تا حال کمیٹی کے زیر غور ہے -

میاں منظور احمد موھل : سپلیمنٹری - کیا پارلیمانی سیکرٹری صاحب یہ فرمائیں گے کہ 19 جنوری 1974ء کو انہوں نے فرمایا ہے کہ غور و خوض کے دوران حتمی فیصلہ نہیں کیا گیا تو کیا وہ ایوان کو بتائیں گے کہ کن خطوط پر سوچ بچار کیا گیا -

Mr. Speaker : That cannot be asked.

میاں منظور احمد موہل : جناب والا! کیا وزیر موصوف بتا سکیں گے کہ اگر حکومت سندھ نے بقایا جات ادا نہ کئے تو حکومت پنجاب کونسا آخری قدم اٹھائے گی اور کیا اس بارے میں وزیر موصوف کچھ بتا سکیں گے ؟

مسٹر سپیکر : راجہ محمد افضل خان ۔

راجہ محمد افضل خان : جناب والا ! کیا وزیر موصوف صاحب بتا سکیں گے کہ یہ رقم میٹیریل کی ویلیو ہے یا نقدی کی صورت میں ہے ؟

وزیر ٹرانسپورٹ : جناب والا! اصل میں بات یہ ہے کہ جب ون یونٹ ٹوٹا ، تو وہ تمام تر ادارے ون یونٹ کے وقت اکٹھے تھے ان کے حصص کو شیئرز کے مطابق تقسیم کرنا تھا کیونکہ پنجاب روڈ ٹرانسپورٹ پہلے ویسٹ پاکستان روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن تھا ۔ تو اس کی جب تقسیم ہوئی تو یہ رقم پنجاب کے حصے میں آئی جو اس سے پہلے بسوں کی امپورٹ کے لئے ویسٹ پاکستان کی صورت میں استعمال ہیں لائی گئی ۔ تو اس میں بسوں کے خریدنے کے بھی پیسے ہو سکتے ہیں ، ڈویلپمنٹ کے قرضے بھی ہو سکتے ہیں ۔ یہی وہ رقم ہے جو سندھ سے پنجاب کو لینی آتی ہے ۔

سید تابش الوری : جناب والا ! کیا وزیر موصوف بتا سکیں گے کہ کیا سندھ حکومت نے پنجاب حکومت کو اپنے موقف سے آگاہ کیا ہے ؟ اگر کیا ہے تو ان کا موقف کیا ہے ؟ جناب والا! یہ بڑا اہم سوال ہے اور ظاہر ہے کہ انہوں نے پہلے ان سے رابطہ قائم کیا ہوگا اور انہوں نے بتایا ہوگا کہ ہم اس کی ادائیگی کر سکتے ہیں یا نہیں ، اور اگر نہیں کر سکتے تو اس کی کیا وجہ ہے ۔ یہ بڑا اہم اور متعلقہ سوال ہے ۔

مسٹر سپیکر : ملک شاہ محمد محسن ۔

سواریوں سے بد سلوکی کرنے والے لاہور اومنی بس سروس کے ملازمین کی تعداد

*5448 - **ملک شاہ محمد محسن :** کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ لاہور اومنی بس سروس سے تعلق رکھنے والے ان ملازمین کی تعداد کیا ہے جن کو اپنے افسران اور عام سواریوں سے بد سلوکی و گستاخی کرنے کے الزام میں 1972ء اور 1973ء کے دوران ملازمت سے برطرف کیا گیا ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ٹرانسپورٹ (مسٹر اختر عباس بھروانہ) : لاہور اومنی بس سروس ایسے ملازمین جن کو آفیسران اور عام سواریوں سے بد سلوکی یا گستاخی کے الزام میں ملازمت سے بر طرف کیا گیا کی تعداد سال 1972ء میں ایک اور سال 1973ء میں تین تھی ۔

سید ناظم حسین شاہ : جناب والا ! کیا پارلیمانی سیکرٹری صاحب فرما سکیں گے کہ جن ملازمین کو برطرف کیا گیا ہے ان کے نام کیا ہیں ؟

وزیر ٹرانسپورٹ : جناب والا ! چونکہ خاص طور پر یہ سوال نہیں پوچھا گیا تھا اور یہ ریکارڈ کی بات ہے اگر فاضل ممبر علیحدہ سوال دیں تو ریکارڈ دیکھ کر ضرور بتایا جائے گا ۔ فوری طور پر نہیں بتایا جا سکتا ۔

سید ناظم حسین شاہ : جناب والا ! یہ تین ملازموں کی بات ہے وزیر موصوف ان کا نام بھی نہیں بتا سکتے ۔

وزیر ٹرانسپورٹ : جناب والا ! وہاں ہزاروں کی تعداد میں ملازمین کام کرتے ہیں اب کس کس کا نام یاد رکھا جائے یہ ریکارڈ کی بات ہے ریکارڈ دیکھ کر بتایا جا سکتا ہے : بارہ ہزار ملازمین کے نام یاد رکھنا بڑی مشکل بات ہے کوئی کسی ڈپو پر ہے اور کوئی کسی پر انشاء اللہ ہم ان کو اگلی دفعہ بتا دیں گے ۔

میاں منظور احمد موہل: جناب والا! کیا وزیر موصوف یہ بیان فرمائیں گے کہ افسروں اور سواریوں کے ساتھ بد سلوکی کے الزام میں کتنے ملازمین کو معطل کیا گیا ؟

وزیر ٹرانسپورٹ : جناب والا ! جواب تفصیل سے دیا گیا ہے اس میں بھی اگر فاضل ممبر چاہیں تو انشاء اللہ ہم اپنی دوسری sitting میں ان کی خدمت عالیہ میں ان تمام افراد کے نام جنہوں نے افسروں سے گستاخی کی ہے علیحدہ علیحدہ بتا دیا جائے گا ۔

میاں منظور احمد موہل : جناب سپیکر ! ان کو یہ معلوم ہونا چاہئے کہ انہوں نے افسروں کے ساتھ بد سلوکی کی تھی یا سواریوں کے ساتھ ؟ کیونکہ یہ تو ایک واضح بات ہے ۔

وزیر ٹرانسپورٹ : جناب والا ! اگر تو سوال میں یہ ہوتا کہ ان دونوں کے متعلق علیحدہ علیحدہ تفصیل بتاؤ تو ہم دفتر سے معلوم کر لیتے۔ کیونکہ یہ

ریکارڈ کی بات ہے - لیکن چونکہ پہلے نہیں پوچھا گیا اس لئے اب فوری طور پر اس کے متعلق نہیں بتایا جا سکتا -

دیوان سید غلام عباس بخاری : جناب والا! کیا وزیر موصوف بتائیں گے کہ ان کے افسران عام طور پر شکایت کرتے رہتے ہیں کہ ان کے سب آرڈینیٹ بڑے بد دماغ ہو چکے ہیں - یا وہ نظم و ضبط کے قائل نہیں رہے - کیا ایک سال میں صرف ایک آدمی نظم و ضبط توڑتا ہے ؟

مسٹر سپیکر : آپ ان سے پوچھ لیں کہ اگلے سال انہوں نے کتنے آدمی نکالنے ہیں ؟

دیوان سید غلام عباس بخاری : جناب والا ! آفیسر بے چاروں کی کوئی قدر و عافیت نہیں رہی - سب آرڈینیٹ ہوں اور عزت بھی نہ کریں - اور آنکھیں دکھائیں -

مسٹر سپیکر : یہ ضمنی سوال نہیں ہے -

زرعی اراضی کو سیم و تھور سے بچانا

5689* - ملک شاہ محمد عسن : کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم نشان زدہ سوال نمبر 2769 کے جواب کے حوالہ سے جو 15 جون 1973ء کو ایوان میں دیا گیا تھا بیان فرمائیں گے کہ آیا حکومت نے واپڈا سے دریافت کیا ہے کہ زرعی اراضی کو سیم و تھور سے بچانے کا منصوبہ کہاں تک مکمل ہوا ہے اور اس پر کب عمل ہوگا ؟

وزیر آبپاشی - (میاں محمد افضل وٹو) : واپڈا نے زرعی اراضی کو سیم و تھور سے بچانے کے منصوبہ کے سلسلہ میں تقریباً اکتالیس لاکھ پینسٹھ ہزار ایکڑ رقبہ پر مشتمل چھ سکیموں کے -روے کرنے اور تفصیلی رپورٹیں تیار کرنے کا کام شروع کیا ہوا ہے اور آئندہ مالی سال سے مزید چھ سکیموں (تقریباً بہتر لاکھ پچپن ہزار ایکڑ رقبہ پر مشتمل) کی پلاننگ کا کام شروع کرنے کا پروگرام ہے - اس کے ساتھ ساتھ تفصیلی رپورٹوں کی روشنی میں سات سکیموں پر کام بھی اگلے مالی سال کے دوران شروع کر دیا جائے گا -

ملک ثناء اللہ خان : جناب والا ! کیا وزیر موصوف فرما سکیں گے کہ ان سکیموں میں صوبہ پنجاب کے کون کون سے علاقے شامل کئے گئے ہیں ؟

وزیر ٹرانسپورٹ : جناب والا ! میں صوبہ پنجاب کے مختلف علاقوں کی تفصیل آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں ' جن سکیموں پر اس وقت کام ہو رہا ہے یعنی جن پر سکارپ کی سکیموں کا عمل جاری ہے ۔ پنجند عباسیہ ' شور کوٹ ، کبالیہ ' شجاع آباد سدھنائی نہر کا رقبہ ، اپر دیپالپور نمبر 2 کھارے پانی کی سکیم ' سکارپ نمبر 3 اور وہ سکیمیں جن پر پلاننگ ہو رہی ہے یعنی سروے کر کے ان کا منصوبہ تیار کیا جا رہا ہے ۔ ان کی تفصیل حسب ذیل ہے ۔

شاہ پور سکیم ' لوئر رچنا دوآب نہر کا رقبہ ، بہاول نہر کا رقبہ ، اپر رچنا دوآب کا رقبہ وہ سکیمیں جن پر اگلے سال سکارپ سکیم کا کام شروع ہو جائے گا شور کوٹ کبالیہ ، پنجند عباسیہ ، شجاع آباد سدھنائی نہر ' سکارپ نمبر 2 سکارپ نمبر 3 اور شاہ پور سکیم ۔

ملک ثناء اللہ خان : کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ مرالہ کی وجہ سے سیالکوٹ کی ہزاروں ایکڑ اراضی سیم اور تھور کی نظر ہو گئی ہے ۔ اس کو اس سکیم میں کیوں نہیں درج کیا گیا ؟

وزیر آبپاشی و ٹرانسپورٹ : حکومت پنجاب اور مرکزی حکومت یعنی واپڈا ترجیحات مقرر کرتے ہیں جن علاقوں میں پانی کی سطح پانچ فٹ اور 2 فٹ کے درمیان میں آتی ہے اس کو سب سے پہلے فوری طور پر اہمیت دی جاتی ہے اور اس کے بعد دوسرے نمبر پر ان علاقوں کو اہمیت دی جاتی ہے جہاں پانی پانچ سے دس فٹ کے درمیان ہے اور تیسری اس کے بعد اگر کوئی ہو ، تو سروے کی روشنی میں حکومت ان اصولوں پر کام شروع کرتی ہے جن کا پانی بہت اونچا آ چکا ہو ۔ دوسروں کو اس کے بعد ۔ سیالکوٹ میں پانی قدرے نیچا ہوگا تاہم اس کے باوجود میں فاضل رکن کو یقین دلاتا ہوں کہ آپ اس کے لئے properly apply کریں ہم اس کا سروے کریں گے انشاء اللہ اگر وہ اس اصول پر پورا اترے تو اس کو بھی شامل کرنے کی پوری کوشش کی جائے گی ۔

مسٹر سپیکر : انشاء اللہ ہے یا خدا نہ کرے ۔

وزیر آبپاشی : انشاء اللہ سے مراد شامل کرنا ہے ۔

محکمہ ٹرانسپورٹ میں ڈسٹرکٹ مینیجر کا ناجائز تقرر

5872*۔ حافظ علی اسد اللہ : کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) 1972-73ء سے پہلے حکومت نے مقبول احمد خان ۔ نصیرالدین شیخ اور شیخ عبدالصمد ٹریفک مینیجران کو ڈسٹرکٹ مینیجر ٹرانسپورٹ بورڈ کی آسامیوں پر آزمائشی طور پر تعینات کیا تھا لیکن ان تینوں افسران کو نااہلی کی وجہ سے باقاعدہ ڈسٹرکٹ مینیجر نہیں بنایا گیا تھا بلکہ ان کی تنزلی زیر غور لائی گئی تھی۔

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ بعد ازاں ان ہر سہ افسران کو حکومت نے غیر قانونی طور پر پچھلی تاریخوں سے باقاعدہ ڈسٹرکٹ مینیجر بنا کر بورڈ کو ہزاروں روپے کا نقصان پہنچایا تھا ۔

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس بارے میں تحقیقات کرانے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر ٹرانسپورٹ ۔ (میاں محمد افضل وٹو) : (الف) یہ درست ہے کہ مقبول احمد خان ۔ نصیرالدین شیخ اور شیخ عبدالصمد ۔ ٹریفک مینیجران کو آزمائشی طور پر 1971ء میں ڈسٹرکٹ مینیجر کے عہدہ پر تعنیات کیا گیا لیکن یہ درست نہیں ہے کہ ان کو نااھلی کی وجہ سے باقاعدہ ڈسٹرکٹ مینیجر نہیں بنایا گیا یا ان کی تنزلی زیر غور لائی گئی ۔

(ب) یہ غلط ہے ۔ مذکورہ افسران کی کارکردگی اور اہلیت کو مدنظر رکھتے ہوئے بورڈ نے ان کی تعنیاتی کی تاریخ سے باقاعدہ طور پر ان کو ترقی دے دی تھی۔

(ج) مندرجہ بالا جوابات کے مدنظر تحقیقات کرانے کا سوال پیدا نہیں ہوتا ۔

محکمہ ٹرانسپورٹ میں افسران کی بھرتی

5873* ۔ حافظ علی اسد اللہ : کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ 73 ۔ 1972ء میں ٹرانسپورٹ بورڈ کو لاکھوں روپے ماہوار کا ناقابل برداشت خسارہ ہوا تھا ۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس خسارہ کے باوجود حکومت نے بورڈ میں انیس نئے افسروں کو بھرتی کیا جنہیں تقریباً اڑھائی لاکھ روپے سالانہ بطور تنخواہ ادا کرنا پڑا ۔

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس بارے میں تحقیقات کرائے گی ؟

وزیر ٹرانسپورٹ (میاں محمد افضل وٹو) : (الف) یہ درست ہے کہ روڈ ٹرانسپورٹ بورڈ کو 73 ۔ 1972ء میں دو کروڑ سولہ لاکھ چھیالیس ہزار خسارہ ہوا تھا ۔

(ب) یہ درست نہیں ہے مالی سال 73 ۔ 1972ء میں کوئی نیا افسر بھرتی نہیں کیا گیا ۔

(ج) جزو (ب) کے جواب کی روشنی میں سوال پیدا نہیں ہوتا ۔

ضلع گجرات میں سیلاب زدہ علاقہ سے مالیہ و آبیانہ کی وصولی

5929* ۔ چوھدری منظور احمد : کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) ضلع گجرات میں حالیہ سیلاب سے متاثرہ دیہات کی تعداد کیا ہے ۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ نے اپنے اعلانات میں کہا ہے کہ سیلاب زدہ علاقہ سے مالیہ و آبیانہ وصول نہیں کیا جائے گا ۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ضلع میں 15۔ آر نہر گذشتہ سیلاب میں تباہ ہو گئی تھی جس کی وجہ سے چاول کی فصل برباد ہو گئی تھی ؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس راجباہ کے رقبہ سے دو گنا آبیانہ وصول کیا گیا ہے ۔ اگر ایسا ہے تو اس کی کیا وجہ ہے اور کیا حکومت آبیانہ کی وصول شدہ رقم متعلقہ کاشتکاروں کو واپس کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر آبپاشی (میاں محمد افضل وٹو) : (الف) محکمہ انہار کی حدود کے اندر ضلع گجرات کے حالیہ سیلاب سے متاثر ہونے والے متعلقہ دیہات کی تعداد 270 ہے ۔

(ب) جی ہاں ۔ متاثر فصلوں کو بموجب احکام زیر قاعدہ نمبر 20 ضمن نمبر 2 کینال ایکٹ بملاحظہ موقع کھیت بہ کھیت آبیانہ و مالیہ کی معافی دی گئی ۔

(ج) یہ درست ہے کہ 15 ۔ آر گزشتہ سیلاب سے بری طرح متاثر تھی ۔ جس کی وجہ سے فصل چاول بھی متاثر ہوئی تھی ۔

(د) جن فصلوں کو زیادہ نقصان نہیں ہوا تھا ۔ ان سے آبیانہ وصول کیا گیا ۔ چونکہ یہ رقبہ جات کے علاقہ میں ہیں اور ان کو ٹیوب ویل سیلائی دی جاتی ہے ۔ اس لئے ان کی آبیانہ کی شرح دو گنی ہے ۔ جن فصلوں کو زیادہ نقصان ہوا تھا ۔ ان کو آبیانہ کی معافی دی گئی تھی ۔

ملتان تا لاہور گورنمنٹ ٹرانسپورٹ بس کا اجراء

5937* ۔ میاں خورشید انور : کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا یہ درست ہے کہ اس وقت گورنمنٹ ٹرانسپورٹ بورڈ کی کوئی بس ملتان سے لاہور براستہ وھاڑی نہیں چلائی جا رہی ۔ اگر یہ درست ہے تو کیا حکومت لوگوں کی سہولت کے پیش نظر مذکورہ روٹ پر بس چلائی گی ؟

وزیر ٹرانسپورٹ ۔ (میاں محمد افضل وٹو) : جی ہاں یہ درست ہے ۔ یہ روٹ آئندہ منصوبہ میں شامل نہیں کیا گیا تاہم اس بارہ میں مکمل سروے کرنے کے بعد مزید کارروائی کی جائے گی ۔

میاں خورشید انور : پوائنٹ آف آرڈر سر ! جناب والا ! یہ افسوس کی بات ہے کہ جواب درست نہیں ہے ۔ اگر فاضل وزیر صاحب وعدہ فرمائیں کہ وہ دوبارہ جواب دینے کے لئے تیار ہیں تو میں خاموش ہوں ۔ ورنہ میں مجبوراً تحریک استحقاق دینے پر آمادہ ہوں گا ۔ پہلے بھی اکثر ایسے ہوتا رہا ہے کہ سوالوں کے جوابات یہاں بیٹھے بٹھائے دے دئے جاتے ہیں ۔ میں وہاں کا رہنے والا ہوں ۔ وہاں سے براستہ وھاڑی بسیں چل رہی ہیں ۔ جواب میں کہا گیا ہے کہ ابھی بسیں نہیں چل رہیں ۔

میاں منظور احمد موہل : جناب والا ! میاں خورشید انور صاحب نے یہاں پر لفظ مجبوراً استعمال کیا ہے ۔ میرے خیال میں یہاں پر مجبوری کی کوئی بات نہیں ہے ۔

خان امیر عبداللہ خان روکڑی : یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں اٹھایا جا سکتا ہے ۔

مسٹر سپیکر : ٹھیک ہے ۔ میں نے اس پوائنٹ آف آرڈر کو نوٹ ہی نہیں کیا ۔ میں آپ سے اتفاق کرتا ہوں ۔

وزیر ٹرانسپورٹ : جناب والا ! یہ سوال ہماری نظر سے رہ گیا ہے ۔ یہ جواب 2 ، 3 ، 4 سال پہلے کا لکھا ہوا ہے ۔ حقیقت میں ان کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے بسیں چلا دی گئی ہیں ۔ اگر ہم اس کی جانچ پڑتال کرکے جواب درست کر دیتے تو ان کو یہ تکلیف نہ ہوتی ۔ آئندہ ہم مزید کوشش کریں گے کہ جواب latest ہو ۔

حادثات میں ہلاک یا زخمی ہونے والوں کے لئے معاوضہ کی مطالبگی

5938* ۔ میاں خورشید انور : کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) صوبے میں 73 ۔ 1972ء کے دوران سڑکوں کے حادثات میں مرنے

والے یا زخمی ہونے والے کتنے افراد کو معاوضہ ادا کیا گیا تھا اور کیا ایسے افراد کے نام و پتے حکومت کے علم میں ہیں جن کے ورثاء کو مذکورہ بالا سال میں معاوضہ ابھی تک ادا نہیں کیا گیا ۔

(ب) کیا حکومت 73 ۔ 1972ء کے دوران حادثات میں مرنے والوں کے ورثاء کو اور زخمی ہونے والے افراد کو معاوضہ دلانے کے لئے جلد از جلد کوئی اقدام کرے گی ؟

وزیر ٹرانسپورٹ (میاں محمد افضل وٹو) : (الف) صوبہ پنجاب میں 73 1972ء یعنی یکم جولائی 1972ء سے تیس جون 1973ء تک کے عرصے میں کل 143 مرنے والے افراد کے ورثاء کو بحساب -/8,000 روپے فی کس -/11,44,000 روپے بطور معاوضہ ادا کیا گیا جب کہ 144 زخمی افراد کو -/4,66,200 روپے ادا کئے گئے ۔ جن مرنے والے افراد کے ورثاء یا زخمی ہونے والے افراد کو مذکورہ بالا سال میں معاوضہ ادا نہیں کیا گیا ۔ ان کے نام و پتے متعلقہ کلیمز ٹریبونل کے پاس موجود ہیں ۔

(ب) معاوضہ کی رقم کی وصولی کے لئے قانون میں خاص دفعات شامل کی گئی ہیں ۔ دفعہ 67 (الف) موٹر وہیکلز آرڈیننس مجریہ 1965ء کے تحت معاوضہ کی رقم فیصلے کے 7 یوم کے اندر اندر ادا کی جانی لازم ہے ۔ خلاف ورزی کی صورت میں معاوضہ کی رقم متعلقہ شخص یا اشخاص سے بذریعہ کلکٹر اسی طریقے سے وصول کی جاتی ہے ۔ جس طرح ریونیو کے بقایاجات کی وصولی کا طریقہ کار ہوتا ہے ۔

میاں منظور احمد موہل : جناب والا ! وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ 11 لاکھ 44 ہزار روپے بطور معاوضہ ادا کر دیا گیا ہے ۔ اور اسی طرح سے 144 زخمی افراد کے ورثاء کو 4,66,200 روپے ادا کئے گئے ۔ آگے چل کر فرماتے ہیں کہ "جن مرنے والے افراد کے ورثاء یا زخمی ہونے والے افراد کو مذکورہ بالا سال میں معاوضہ ادا نہیں کیا گیا ہے ۔ ۔ ۔ ۔" میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جن کو ادا نہیں کیا گیا وہ علاوہ ہیں یا وہ بھی ان میں شامل ہیں ۔

وزیر ٹرانسپورٹ : وہ اس تعداد میں شامل ہیں جن کو ادا نہیں کیا گیا ۔

رسول قادر آباد لنک کینال کے کناروں کی مرمت

*6088 (الف) ۔ **چوہدری منظور احمد** : کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ یہ حقیقت ہے کہ رسول قادر آباد لنک کینال کے کنارے مرمت طلب ہیں ۔ اگر ایسا ہے تو ان کی کب مرمت کی جائے گی ؟

وزیر آبپاشی (میاں محمد افضل وٹو) : یہ درست ہے کہ رسول قادر آباد لنک کینال کے کنارے مرمت طلب ہیں ۔ دراصل یہ ایک نئی نہر ہے اس کے کنارے ابھی تک مستحکم (stable) نہیں ہوئے ۔ نئی نہروں کے کنارے (berm/banks) پانی کے کٹاؤ سے اکثر گرتے رہتے ہیں ۔ اس نہر کی برجی 90 سے ٹیل تک کنارے پچھلے دو سالوں سے گرنے شروع ہو گئے تھے اس علاقہ (reach) میں ایک تو زمین ریتلی (sand soil) ہے اور دوسرے منگلا ڈیم کی وجہ سے نہر کے پانی میں بھل (suspended silt) کم آتی ہے جس کے سبب کناروں پر پختہ مٹی کے (berm) نہیں بن سکے ۔ دریں حالات نہروں کے کناروں کی حفاظت کے لئے پتھر کی چنائی (stone paechim) کرنی پڑے گی ۔ جس پر کافی لاگت آتی ہے ۔ کناروں کی حفاظت کے لئے ایک سکیم جس کا تخمینہ نو لاکھ پچاس ہزار روپیہ ہے تیار کر لی گئی ہے یہ مرمت کا کام موجودہ مالی سال 75 ۔ 1974ء میں مکمل کر لیا جائے گا ۔

ضلع جہلم میں بسوں اور ٹرکوں کے حادثات

*6162 ۔ **مرزا فضل حق** : کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ یکم جنوری 1972ء سے 30 اپریل 1974ء تک ضلع جہلم میں بسوں اور ٹرکوں کے کل کتنے حادثات ہوئے تھے ۔ ان حادثات میں کتنی جانیں تلف ہوئی تھیں اور کتنے افراد زخمی ہوئے تھے ۔ نیز مرنے والوں اور زخمی افراد کو علیحدہ علیحدہ کتنا معاوضہ دیا گیا ؟

وزیر ٹرانسپورٹ ۔ میاں محمد افضل وٹو) : ضلع جہلم میں یکم جنوری 1972ء سے 30 اپریل 1974ء تک کے عرصہ میں سڑکوں پر کل 126 حادثات ہوئے تھے ۔ جن میں سے 62 مہلک اور 64 غیر مہلک ثابت ہوئے ۔ ان کے نتیجہ میں 86 افراد جاں بحق اور 163 افراد زخمی ہو گئے ۔ اعداد و شمار کے مطابق ضلع جہلم کے کلیمز ٹربیونل کے پاس اس عرصہ کے دوران جو کلیم برائے معاوضہ زیر دفعہ 67 موٹر وہیکلز آرڈیننس داخل کئے گئے ۔ ان کے نتیجہ میں

34 ہلاک شدگان کے ورثاء کو دو لاکھ بہتر ہزار روپے بطور معاوضہ ادا کرنے کے احکامات جاری کئے گئے۔ جب کہ 24 زخمی افراد کو ہوم ڈیپارٹمنٹ قوانین کے مطابق -/47,000 روپے برائے معاوضہ منظور کئے گئے۔

قرضہ جات کی وصولی کے لیے سیلاب سے متاثرہ افراد کی درخواستیں

*6228۔ سید ناظم حسین شاہ: کیا وزیر ریلیف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا یہ حقیقت ہے کہ تحصیل ملتان میں قرضہ جات کے لئے حالیہ سیلاب سے متاثرہ افراد کی بعض درخواستیں اس وجہ سے نامنظور کی گئیں کہ درخواست دہندگان نہ تو زرعی زمین کے مالک تھے اور نہ ہی شخصی ضمانت دے سکے حالانکہ وہ سیلاب سے متاثر تھے جب کہ گورنمنٹ کی جانب سے ایسی کوئی ہدایت نہ تھی۔ وجہ بیان کی جائے کہ ان لوگوں کی درخواستیں کیوں نہ منظور کی گئیں؟

وزیر ریلیف (جناب محمد افضل وٹو): بمطابق ریکارڈ موجودہ اسسٹنٹ کمشنر تحصیل ملتان میں کوئی درخواست برائے تقاوی قرضہ جات اس وجہ سے نامنظور نہیں ہوئی کہ درخواست دہندگان زرعی زمین کا مالک نہ تھا اور نہ ہی شخصی ضمانت دے سکا۔

سید ناظم حسین شاہ: سپلیمنٹری سر۔ کیا وزیر موصوف اس امر کی یقین دہانی فرمائیں گے کہ اگر کوئی ایسی درخواست جو صرف اس وجہ سے نامنظور ہوئی ہو کہ اس کی شخصی ضمانت نہ دے سکا ہو اور نہ اس کی کوئی زرعی زمین ہو۔ کیا وہ افسر متعلقہ کے خلاف ایکشن لیں گے؟

وزیر ریلیف: جناب والا! میں فاضل رکن کی خدمت میں پہلے یہ گزارش کروں گا کہ تقاوی ملنے کے بھی کچھ قواعد اور کچھ اصول ہوتے ہیں۔ جس کی زمین ہوگی ہی نہیں۔ نہ اس نے کھاد لینی ہوگی۔ نہ بیج لینا ہوگا تو اس لئے تقاوی کیسے ملے گا۔ اس لئے پہلی بات تو یہ ہے کہ جس کی زمین نہیں اس کو تقاوی کی ضرورت نہیں ہے۔ تاہم اس کے باوجود بھی اگر فاضل رکن کوئی ایسی مثال تحریری طور پر یا زبانی میرے نوٹس میں لائیں تو میں یقیناً سختی سے اس کا تدارک کروں گا۔

مسٹر سپیکر: کہیں ایسا تو نہیں کہ یہ نامنظور ہی نہ ہوئی ہو۔ یا یہ درخواست سرے سے entertain ہی نہ ہوئی ہو۔

وزیر ریلیف : میں یہی کہتا ہوں کہ یہ full facts ہمیں بتائیں ہم یقیناً اس ایکشن لیں گے ۔

سید ناظم حسین شاہ : جناب والا ! میں تھوڑی سی وضاحت کروں گا ۔ سوال سیلاب سے متاثر لوگوں کے لئے ہے ۔ عام تقاوی کے جو رولز وہ بتا رہے ہیں ۔ وہ ہاؤس کے تقریباً ہر ممبر کو معلوم ہیں کہ تقاوی کس طرح سے ملتا ہے ۔ یہاں میرا سوال سیلاب سے متاثرہ افراد کے لئے ہے ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر : وہ افراد تقاوی کس غرض سے لے رہے ہیں اور کس بنا پر ؟

سید ناظم حسین شاہ : حکومت کی طرف سے یہ ہدایت ہوئی تھی کہ جو افراد سیلاب سے متاثر ہوئے ہیں ان کو مکان یا دوسرے زرعی آلات خریدنے کے لئے تقاوی قرضے دئے جائیں گے ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر : مکانات کے لئے بھی پراونشل گورنمنٹ قرضے دیتی ہے یا کہ سنٹرل گورنمنٹ ۔

وزیر ریلیف : I am sorry, Sir میں ذرا سن نہیں سکا ۔

مسٹر سپیکر : انہوں نے کہا ہے کہ مکانوں کے متعلق بھی قرضہجات صوبائی حکومت دیتی ہے ۔

وزیر ریلیف : نہیں سر ۔ یہ ہم نہیں دیتے ۔ مکانوں کے لئے تقاوی ہاؤس بلڈنگ فنانس کارپوریشن دیتی ہے ۔ وہاں کارپوریشن کے نمائندے ہیں ۔ ہر ضلع میں انہوں نے مرکزی حکومت کی طرف سے دفتر کھولے ہوئے ہیں اور وہ قرضہ دیتے ہیں ۔

ملتان کے لئے اومنی بسوں کی فراہمی

6229* ۔ سید ناظم حسین شاہ : کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) اس وقت ملتان میں اومنی بسوں کی تعداد کیا ہے ۔ وہاں پر

اومنی بسیں کتنے روٹس پر چل رہی ہیں - مزید کن روٹوں پر بسیں چلانے کا ارادہ ہے -

(ب) ملتان میں 74 - 1973ء میں کتنی نئی بسیں مہیا کی جانی تھیں اور کتنی مہیا کی گئیں اگر وہاں بسیں مقررہ تعداد سے کم مہیا کی گئی ہیں تو اس کی وجہ کیا ہے -

(ج) صوبہ پنجاب کے لئے کتنی نئی بسیں مہیا کرنا منظور ہوئی ہیں - ضلع وار تفصیل بتائی جائے ؟

وزیر ٹرانسپورٹ - (میاں محمد افضل وٹو) : (الف) اس وقت ملتان میں اومنی بسوں کی کل تعداد 40 ہے - جن میں سے 30 کارآمد ہیں جو 11 مختلف روٹوں پر چل رہی ہیں - منصوبہ بندی کے تحت مندرجہ ذیل نئے روٹ چلانے کا پروگرام ہے -

(i) بس سٹینڈ - بستی کھوکھراں -

(ii) بس سٹینڈ - جہانیاں -

(iii) چوک شہیداں - خونی برج -

(ب) 1973-74ء کے دوران ملتان کو 15 لوکل بسیں مہیا کرنی تھیں جن میں سے تاحال 13 بسیں دی جا چکی ہیں -

(ج) اکتوبر 1973ء سے جون 1975ء تک کل 3402 نئی بسیں خریدنے کا منصوبہ ہے جن میں سے 1852 بسوں کی خرید کا معاہدہ مکمل ہو چکا ہے اور 1550 بسوں کا معاہدہ زیر غور ہے اور 1975ء کے اوائل تک مکمل ہو جائے گا -

سید ناظم حسین شاہ : کیا وزیر موصوف اس امر کی وضاحت فرمائیں گے کہ ملتان میں بسوں کی ضرورت بہت زیادہ ہے - مگر یہاں latest information کے تحت یہ بتایا گیا ہے کہ 13 بسیں مہیا کی جا چکی ہیں تو کیا ملتان کے لئے یہ ڈیمانڈ پوری نہیں ہو گئی ؟

مسٹر سپیکر : وہ پہلے سوال میں جواب دے چکے ہیں کہ ملتان کی اور خدمت کی جائے گی -

سید ناظم حسین شاہ : جناب والا ! وہاں پر بسیں ناکافی ہیں - مثال کے طور پر جو طلباء کالونی ٹیکسٹائل مل سے آتے ہیں ان کو آنے جانے میں بہت تکلیف ہوتی ہے - میں بارہا وہاں انتظامیہ سے کہہ چکا ہوں کہ وہاں پر بس نہیں چل رہی - لہذا وہاں بس مہیا کی جائے - میں ساتھ ساتھ یہ بھی عرض کروں گا کہ شہر کے بعض حصوں میں بھی بسیں نہیں چل رہیں -

مسٹر سپیکر : آپ اپنے سوال پر insist کر رہے ہیں جس کا جواب وہ پہلے دے چکے ہیں -

وزیر ٹرانسپورٹ : جناب والا ! میں نے فاضل رکن کی خدمت میں پہلے بھی عرض کیا ہے کہ ملتان میں صرف دس بارہ بسیں پہلے چلا کرتی تھیں - اب ہم نے ان کی تعداد بڑھا کر چالیس کر دی ہے جن میں سے 33 on road ہیں - اس کے علاوہ مزید 15 بسیں دینے کا وعدہ کیا تھا جن میں سے 13 بسیں دی جا چکی ہیں اور جوں جوں نئی بسوں کا فلیٹ آتا جا رہا ہے اور باڈیاں بنتی جائیں گی - ہم انشاء اللہ یقیناً ان کی ڈیمانڈ پوری کریں گے - اب مجبوری ہے - آپ بھی تعاون کریں جو ہمارے بس میں ہے وہ ہم کر رہے ہیں -

سید تابش الوری : پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا ! سوال کے جز (ج) میں یہ پوچھا گیا ہے "صوبہ پنجاب کے لئے کتنی نئی بسیں مہیا کرنا منظور ہوئی ہیں - ضلع وار تفصیل بتائی جائے" - اس کی تفصیل انہوں نے بیان نہیں فرمائی -

وزیر ٹرانسپورٹ : جناب والا ! میرے پاس سوال کا جز (ج) یہ ہے جس میں ہے کہ صوبہ پنجاب کے لئے کتنی نئی بسیں مہیا کرنا منظور ہوئیں - تفصیل بتائی جائے -

سید تابش الوری : جناب والا ! اس میں یہ لکھا ہوا ہے کہ ضلع وار تفصیل بتائی جائے اور جو چھپا ہوا جواب ہے اس میں تفصیل بھی موجود ہے -

وزیر ٹرانسپورٹ : جناب والا ! میں معذرت خواہ ہوں - وہ تفصیل چونکہ اس کاپی پر موجود ہے اگر آپ کہیں تو میں دوبارہ پڑھ دیتا ہوں ورنہ یہ تفصیل فاضل ممبران کی خدمت میں اس معزز ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے -

مسٹر منظور مظفر : جناب والا ! اس میں پنجاب کے کل اضلاع شامل ہیں جو کہ جواب کے جز (ج) میں دیئے ہوئے ہیں ۔ لیکن کیمبلپور، میانوالی اور مظفر گڑھ کا نام و نشان تک نہیں ہے ۔ تو کیا انہیں بھی بسیں ملنے کا امکان ہے اور وزیر موصوف مہربانی فرمائیں گے کہ اس طرف بھی نظر ثانی ہوگی ؟

وزیر ٹرانسپورٹ : انشاء اللہ بالکل کریں گے ۔

میاں غلام حسین شاہ : راولپنڈی اسلام آباد کے لئے تو چھ سو بسیں اور ملتان کے لئے 255 ۔ کیا وزیر موصوف یہ وضاحت فرمائیں گے کہ اس تفاوت کی وجہ کیا ہے جب کہ ملتان کی آبادی اسلام آباد اور راولپنڈی سے کہیں زیادہ ہے ؟

وزیر ٹرانسپورٹ : جناب والا ! فاضل رکن کی اطلاع کے لئے میں یہ عرض کروں گا کہ اس میں وہ تمام بسیں شامل ہیں جو inter district routes پر چلتی ہیں ۔ جن کی تعداد چالیس ہے ۔ میں نے ابھی آپ کو بتایا ہے کہ یہ exclusively ملتان کے لئے ہیں ۔

مسٹر سپیکر : وہ کہہ رہے ہیں کہ راولپنڈی کے لئے 600 سو بسیں اور ملتان کے لئے 255 ہیں تو یہ فرق کیوں ہے ۔

وزیر ٹرانسپورٹ : ہاں ۔ جناب والا ! اس میں بات یہ ہے کہ ہم نے لاہور ۔ راولپنڈی ۔ لاہور ۔ لائلپور اور لاہور ملتان ان تینوں روٹوں کو monopolise کرنے کا منصوبہ بنایا ہے اور یہ یکلم تو نہیں ہو سکتے ۔ لہذا ہم نے first priority لائلپور ۔ لاہور کو دی ہے ۔ آن پر آپ دیکھتے ہیں کہ ہر 15 منٹ کے بعد لائلپور سے لاہور بس آتی ہے اور جاتی ہے ۔ اسی طرح سے ہم اگلے چند ماہ ہیں انشاء اللہ راولپنڈی لاہور کو بھی monopolise کر رہے ہیں اور وہاں بھی ہر 15 منٹ کے بعد لاہور سے راولپنڈی بس جائے گی اور آئے گی اور جون 1975ء کے بعد انشاء اللہ ملتان ۔ لاہور روٹ کو بھی اسی طرح monopolise کریں گے اور ملتان لاہور روٹ پر بھی ہر 15 منٹ کے بعد بس آئے گی بھی اور جائے گی بھی لہذا priority کے لحاظ سے ان کی باری پہلے ہے ۔ چونکہ وہاں بسوں کی تعداد زیادہ ہے اور میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ جون 1975ء کے بعد انشاء اللہ دوسری جگہوں پر بھی تعداد اسی قدر بڑھ جائے گی ۔

سید ناظم حسین شاہ : جناب سپیکر ! یہ کیا priority ہے ۔ لائلپور اور لاہور کو first priorty ۔ راولپنڈی کو second priorty اور ملتان کو third priority دی گئی ہے ؟

مسٹر سپیکر : اس کا جواب انھوں نے دے دیا ہے کہ پہلے وہاں چونکہ زیادہ بسیں موجودہ تھیں ۔ اس لئے یہ کیا گیا ہے ۔

سید ناظم حسین شاہ : جناب والا ! یہ کونسی منطق ہے ۔ یہ تو وہی بات ہوئی جیسے دھن کو دھن کماتا ہے ۔ کہ جہاں پہلے زیادہ ہیں وہاں مزید دی جائیں اور جہاں کمی ہے اس کو مزید کم کر دیا جائے ؟

وزیر ٹرانسپورٹ : جناب والا ! میں فاضل رکن کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ وہ میرے چیمبر میں تشریف لائیں انشاء اللہ ان کے ساتھ بیٹھ کر ممکن حد تک کوشش کروں گا کہ ان کی ابھی سے کچھ نہ کچھ مدد کروں ۔

اے ۔ ستار نیازی : جناب والا ! وزیر موصوف نے اپنے بیان میں بہاولپور کی مقامی سروس میں 15 بسیں دینے کا اعلان کیا ہے تو میں جناب کی وساطت سے ان سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ بسیں وہاں فراہم کی جا چکی ہیں یا فراہم کی جائیں گی ؟

وزیر ٹرانسپورٹ : جناب والا ! ان میں سے بہاولپور کو تقریباً دس بسیں فراہم کی جا چکی ہیں ۔ باقی کمی عنقریب پوری کر دی جائے گی : اور آپ کی اطلاع کے لئے عرض کر دوں کہ ہم جون 1975 میں بہاولپور کو full-fledged district بنا رہے ہیں جس میں 100 سے زیادہ بسیں ہوں گی ۔

مسٹر منور خان : جناب والا ! یہ روٹ لاہور سے راولپنڈی جا رہے ہیں اور پرائیویٹ بسیں سیدھی کیمبلپور جاتی ہیں اور کیمبلپور سے روٹ راولپنڈی لاہور پہنچتے ہیں تو کیا وزیر موصوف یہ بتائیں گے کہ گورنمنٹ ٹرانسپورٹ کا روٹ بھی کیمبلپور سے راولپنڈی بڑھایا جائے گا ؟

وزیر ٹرانسپورٹ : جناب والا ! ہم اپنے پروگرام کو آگے بڑھا رہے ہیں ۔

Mr. Speaker : The Question Hour is over.

خان امیر عبد اللہ خان روکڑی : پوائنٹ آف پرولیج ۔ جناب والا ! وزیر موصوف نے سوال نمبر 6228 کا جواب غلط دیا ہے : چونکہ ہمارا یہ پرولیج ہے ۔ اس لئے میں آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں آئندہ آپ مالک ہیں ۔

وزیر ٹرانسپورٹ : جناب والا ! ہم درست کر دیں گے ۔

مسٹر سپیکر : آپ نے بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے ہیں ؟

وزیر ٹرانسپورٹ : جناب والا ! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں ۔

نشان زدہ سوالات کے جوابات جو ایوان کی میز پر رکھے گئے

بھالیہ ضلع گجرات میں بی ڈرین پر پلوں کی ناگفتہ بہ حالت

6266* ۔ چوہدری لال خان ۔ کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائینگے کہ :

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بی ڈرین جو کہ بھالیہ ضلع گجرات کے تقریباً ڈیڑھ میل کے فاصلے پر بطرف شمال گزرتی ہے اور پلوں کی حالت ناگفتہ بہ ہے اور خصوصاً چھنی گنا اور کھو کھانوالی کی درمیانی پلی دھنی کلاں اور صاحبوال کی پلی اور ایٹر کا بائین اور ججہ عور کے راستہ کی درمیانی پلی کی حالت نہایت خستہ ہے ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ بالا پلوں کی تعمیر کرائے گی ۔ اگر ایسا ہے تو کب تک ۔ اگر نہیں تو کیوں ۔

(ج) کیا یہ درست ہے کہ بی ڈرین بھالیہ ضلع گجرات کی کھدائی وغیرہ غیر تسلی بخش ہے ۔ اور بارش ہونے پر ارد گرد کی فصلیں جلد خراب ہو جاتی ہیں ۔ اگر ایسا ہے تو کیا حکومت وہاں کھدائی کا کام تسلی بخش طریقہ سے کرانے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر آبپاشی (میاں محمد افضل وٹو) : (الف) بی ڈرین پر پلوں کی حالت درست ہے ۔ ما سوائے اس کے کہ چند پلوں کی ریلنگ لوگوں نے اکھاڑ لی ہوئی ہیں ۔ پل ہائے چھنی گنا و کھوکھانوالی (برجی 90) اور ریڑکا و ججہ عور (برجی 150) جو کہ زمینداروں نے اپنی مدد آپ کی سکیم کے تحت تعمیر کئے تھے کو 1973ء کے سیلاب کے دوران نقصان پہنچا تھا ۔ اور ان کی حالت واقعی

خراب ہے - پل درمیان دھنی کلاں و صاحبوال محکمہ کا تعمیر کردہ ہے - اور سوائے ریلنگ کے اچھی حالت میں ہے -

(ب) محکمہ کے زیر تحویل پل درمیان دھنی کلاں و صاحبوال کی ریلنگ کی بجائے پختہ دیوار (parapit) کی تعمیر کی منظوری دے دی گئی ہے - اور اس کام کی تکمیل دو ماہ کے اندر ہو جائے گی - متذکرہ بالا دو پل جو محکمہ ہذا کی تحویل میں نہیں ہیں ان کی مرمت پر محکمہ روپیہ خرچ کرنے کا مجاز نہیں ہے -

(ج) یہ درست نہیں ہے - در حقیقت اس ڈرین کی کھدائی کا کام دو مشینوں کے ذریعے حال ہی میں مکمل کیا جا چکا ہے اور یہ ڈرین موجودہ ڈیزائن کے مطابق تسلی بخش کام کر رہی ہے -

مزید برآں واپڈا نے ایک ریماڈلنگ سکیم منظور کی ہے - جس کے تحت اس ڈرین کو مزید چوڑا اور گہرا کیا جائے گا -

---

بھکر سب ڈویژن میں ٹیوب ویل کی خرابی

*6343 - فقیر عبدالمجید خان - کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ بھکر سب ڈویژن ٹیوب ویل سرکل میں ٹیوب ویل نمبر 26 پچھلے دو ماہ سے بند پڑا ہے - اگر ایسا ہے تو اس کی کیا وجہ ہے ؟

وزیر آبپاشی (میاں محمد افضل وٹو) : بھکر ٹیوب ویل سب ڈویژن کا ٹیوب ویل نمبر 26 مورخہ 19 مارچ 1974ء کو موٹر جلنے کی وجہ سے بند ہوا تھا اس ٹیوب ویل کی موٹر مرمت (Rewind) کرنے کے بعد 10 جولائی 1974ء کو دوبارہ چالو کر دیا گیا -

---

راولپنڈی میں بہاریوں کی آبادکاری

*6346 - مس ناصرہ کھوکھر - کیا وزیر ریلیف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) اس وقت تک راولپنڈی کے کیمپوں میں کتنے بہاری آ چکے ہیں

اور حکومت نے ان کی آبادکاری کے لئے کیا انتظامات کئے ہیں اور اس وقت تک کتنے بہاریوں کو آباد کیا جا چکا ہے ۔

(ب) کیا حکومت مذکورہ مہاجرین کے لئے راولپنڈی میں کوئی کالونی تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر زراعت (میاں محمد افضل وٹو) : (الف) اس وقت تک راولپنڈی کے کیمپوں میں 1449 بہاری مہاجرین آ چکے ہیں ان کی آبادکاری کے سلسلہ میں انہیں روزگار مہیا کرنے کی کوششیں کی جا رہی ہیں ۔ ان کی رہائش کے لئے سستے مکانات کی سکیم مرکزی حکومت کو بھجوائی جا چکی ہے ۔ اس وقت تک 325 افراد کو روزگار فراہم کر دیا گیا ہے ۔ کل 528 افراد از خود کیمپ چھوڑ کر جا چکے ہیں ۔

(ب) جی ہاں ۔

راولپنڈی میں اومنی بسوں کی تعداد

*6348 ۔ **مس ناصرہ کھوکھر** : کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ اس وقت راولپنڈی میں کل کتنی اومنی بسیں ہیں ان میں ایسی بسوں کی تعداد کیا ہے جو چالو حالت میں ہیں اور کتنی خراب پڑی ہیں ۔ کیا یہ درست ہے کہ راولپنڈی میں موجود اومنی بسوں کی تعداد ضرورت سے بہت کم ہے جس سے عوام پریشان ہیں ؟

وزیر ٹرانسپورٹ ۔ (میاں محمد افضل وٹو) : اس وقت راولپنڈی اسلام آباد اومنی بس سروس کے پاس کل 178 بسیں جن میں سے 137 چالو حالت میں ہیں اور 41 خراب ہیں منصوبے کے تحت اس کی کمی کو دور کرنے کے لئے مارچ 1975 سے جون 1975 تک راولپنڈی اسلام آباد میں تقریباً پچاس بسوں کے اضافے کا ارادہ ہے ۔

جلالپور پیر والا (ملتان) میں سیلاب سے بچاؤ کے لئے بند کی تعمیر

*6383 ۔ **دیوان سید غلام عباس بخاری** ۔ کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جلال پور پیر والہ ضلع ملتان کا علاقہ

گذشتہ سال صوبہ بھر میں سب سے زیادہ سیلاب کی تباہ کاریوں کا شکار ہوا تھا ۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت نے صوبہ کے متعدد قصبات کو سیلاب سے بچانے کے لئے گراں قدر رقم مخصوص کی تھی تاکہ ان قصبات کے تحفظ کے لئے بند تعمیر کئے جائیں ۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ جلال پور پیر والہ کو سیلاب سے بچانے کے لئے بند کی تعمیر کے سلسلے میں ابھی تک کوئی عملی اقدام نہیں کئے گئے ۔ اگر ایسا ہے تو کیا حکومت اس بارے میں مناسب اقدام کرے گی ۔

وزیر آبپاشی (میاں محمد افضل وٹو) (الف) یہ درست ہے ۔

(ب) یہ درست ہے ۔

(ج) جلال پور پیر والہ کا علاقہ حدود آبپاشی سے باہر ہے ۔ اس علاقے کو سیلاب سے بچانے کے لئے ڈپٹی کمشنر صاحب ملتان نے محکمہ ہذا کو فلڈ بند بنانے کا کام مورخہ 1974ء-8-13 کو تفویض کیا ۔ اور اس کام کے لئے مبلغ 180000 روپے کے فنڈ مختص کئے جسکی ادائیگی ٹاؤن کمیٹی جلال پور پیر والہ نے کرنی ہے ۔

محکمہ آبپاشی نے فلڈ بند بنانے کی سکیم مکمل کر کے تخمینہ جات چیف انجینئر صاحب بہاولپور کو برائے منظوری بھیج دیا ہے ۔ جس پر مبلغ 401792 روپے کی لاگت آئیگی ۔ سکیم کی تکمیل الدریں تین ماہ کے لئے حسب قواعد ٹنڈر طلب کئے گئے ۔ لیکن کسی ٹھیکیدار نے ٹنڈر نہیں دیا ۔ دریں اثناء ڈپٹی کمشنر صاحب ملتان کو اشتہارات کے اخراجات مبلغ 3000 روپے و نیز تکمیل سکیم کے لئے باقی ماندہ رقم مبلغ 221792 روپے کی فراہمی کے لئے درخواست کی گئی ہے ۔ تاکہ سکیم کے منظور ہو جانے اور مطلوبہ رقم فراہم ہونے کے بعد اسے جلد از جلد مکمل کیا جا سکے ۔

ضلع سرگودھا میں چھوٹے روٹوں پر بس مسافروں سے کرایہ کی زائد وصولی

6421* ـ چوھدری غلام احمد باجوہ : کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ـ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع سرگودھا کے اندر واقع چھوٹے چھوٹے روٹوں پر چلنے والی بسوں کے مسافروں سے مقررہ کرائے سے زائد کرایہ وصول کیا جاتا ہے ـ

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس سلسلہ میں مناسب کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ـ اگر ایسا ہے تو کب تک ـ اگر نہیں تو کیوں ؟

وزیر ٹرانسپورٹ (میاں محمد افضل وٹو) **:** (الف) حکومت کے پاس اس سلسلہ میں کوئی شکایت موصول نہیں ہوئی ـ کہ ضلع سرگودھا کے اندر واقع چھوٹے چھوٹے روٹوں پر چلنے والی بسوں کے مسافروں سے مقررہ کرائے سے زائد کرایہ وصول کیا جاتا ہے ـ

(ب) جواب جزو (الف) کی بنا پر کسی کارروائی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ـ

ٹیل پر واقع دیہاتوں میں پانی کی فراہمی

6423* ـ چوھدری غلام احمد باجوہ : کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائینگے کہ ـ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ کی نہروں میں گار اور سلٹ وغیرہ جمع ہو جانے کی وجہ سے ان کے ٹیل پر واقع دیہات کو پانی کی سپلائی میں کمی واقع ہو جاتی ہے ـ

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ٹیل پر واقع دیہاتوں کو پانی کی سپلائی میں کمی دور کرنے کے لئے کیا اقدامات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ـ اگر نہیں تو کیوں ؟

وزیر آبپاشی (میاں محمد افضل وٹو) ۔ (الف) یہ درست ہے کہ راجباہوں (distributries) کی اوپر والی ریچوں (upper reaches) میں بھل (silt) پڑ جانے کی وجہ سے ٹیل پر پانی کی سپلائی میں کمی واقع ہو جاتی ہے ۔

(ب) ایسی صورت میں ٹیل پر پانی کی کمی دور کرنے کے لئے ضروری اقدامات کئے جاتے ہیں (1) بھل صفائی (silt clearance) جس کے لئے راجباہ کی بندی ضروری ہوتی ہے (2) ریماڈلنگ ۔ راجباہ میں سلٹ (silt) جمع ہو جانے کی وجہ سے پانی کی سطح ڈیزائن ہول سے اونچی ہو جاتی ہے اور اوپر والے موگے اپنے حق سے زیادہ پانی لے جاتے ہیں اور ٹیل پر کمی ہو جاتی ہے راجباہ کو پانی کی موجودہ سطح اور بیڈ سلوپ (bed slope) کے مطابق ریماڈل کر دیا جاتا ہے ۔ مزیدبرآں پانی کی منصفانہ تقسیم کے سلسلہ میں حکومت کا ارادہ دیہات میں (irrigation commi-ttees) قائم کرنے کا ہے جس کے ممبر مقامی معزز کاشتکاران ہوں گے ۔ یہ کمیٹیاں ان بدعنوانیوں کو دور کرنے میں مدد دیں گی جن کے سبب ٹیل پر پانی کی کمی واقع ہوتی ہے ۔

سڑک کی تعمیر

*6508 ۔ **چوہدری امان اللہ لک** : کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائینگے کہ ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ سرائے عالم گیر (ضلع گجرات) سے منگلاڈیم تک ریلوے لائن کی پٹڑی 1948ء سے خراب ہو چکی ہے اور ناقابل استعمال ہے ۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ عوام کا دیرینہ مطالبہ ہے کہ مذکورہ ریلوے لائن کو اکھاڑ کر اس کی جگہ سڑک تعمیر کی جائے ۔

(ج) کیا حکومت اس ریلوے لائن کو اکھاڑ کر یہاں پر سڑک تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر ایسا ہے تو کب تک ۔ اگر نہیں تو کیوں ؟

وزیر آبپاشی (میاں محمد افضل وٹو) : (الف) یہ درست نہیں - یہ ریلوے لائن 1959ء تک زیر استعمال رہی ہے اس کے بعد سیلاب کی وجہ سے ناقابل استعمال ہو گئی تھی اور اس عرصہ میں واپڈا نے ایک نئی پکی سڑک دینہ سے منگلا تک تعمیر کروا دی تھی جو استعمال ہو رہی ہے -

(ب) عوام کی طرف سے اس ریلوے لائن کی جگہ سڑک بنانے کا کوئی مطالبہ محکمہ شاہرات اور آبپاشی میں موصول نہیں ہوا - علاوہ ازیں نہر کی ایک پٹڑی پہلے ہی عوام کے لئے کھلی ہوئی ہے اور اس پٹڑی کی موجودگی میں ریلوے لائن کو اکھاڑ کر نئی سڑک تعمیر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے -

(ج) حکومت موجودہ ریلوے لائن کو اکھاڑ کر اس کی جگہ سڑک بنانے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی کیونکہ نہر کی پٹڑی پہلے ہی عوام کے عام استعمال کے لئے کھلی ہے اور اس پٹڑی کی موجودگی میں موجودہ ریلوے لائن کو اکھاڑ کر نئی سڑک تعمیر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے -

---

پٹواریوں کو تنخواہ کی ادائیگی

*6534 - **چوہدری محمد حیات گوندل** : کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائینگے کہ کیا یہ درست ہے کہ واٹر ڈسٹری بیوشن ڈویژن محکمہ نہر منڈی بہاؤالدین ضلع گجرات میں نہری پٹواریوں کو اس سال ماہ جون اور جولائی کی تنخواہ ادا نہیں کی گئی - اگر ایسا ہے تو اس کی کیا وجوہات ہیں نیز حکومت کب تک مذکورہ پٹواریوں کو تنخواہ کی ادائیگی کرے گی ؟

وزیر آبپاشی (میاں محمد افضل وٹو) : ڈسٹری بیوشن ڈویژن منڈی بہاؤالدین ضلع گجرات کے نہری پٹواریوں کو ماہ جون 1974ء کی تنخواہ 30 اگست 1974ء اور ماہ جولائی کی تنخواہ 16 ستمبر 1974ء کو ادا کر دی گئی تھی -

---

مسئلہ استحقاق

ایکسٹرا اسسٹنٹ سیٹلمنٹ آفیسر اور سیٹلمنٹ آفیسر سیالکوٹ کا ممبران اسمبلی سے متعلق نازیبا کلمات کا استعمال

مسٹر سپیکر : تحریک استحقاق نمبر 78 چوہدری غلام قادر ۔

چوہدری غلام قادر : جناب والا ! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے خاص اہمیت کے حامل واضح مسئلہ جو اسمبلی کی دخل اندازی کا متقاضی ہے کو پیش کرنے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں ۔ مسئلہ یہ ہے کہ ایکسٹرا اسسٹنٹ سیٹلمنٹ آفیسر ملک ریاض احمد سیالکوٹ اپنے ایک دوست کے چند انتقالات مارشل لاء ریگولیشن نمبر 115 کی خلاف ورزی کے باوجود درج و منظور کروانا چاہتا تھا جس پر پٹواری حلقہ رنگ پور جٹاں نے اپنی رپورٹ میں واضح کر دیا کہ ان انتقالات کی منظوری سے مارشل لاء ریگولیشن کی خلاف ورزی ہوتی ہے ۔ اس پر EASO صاحب پٹواری مذکور کے خلاف ہوگئے اور اسے پریشان کرنا شروع کر دیا ۔ ساتھ ہی نائب تحصیل دار حلقہ کوٹلی لوہاراں سے یہ انتقالات منظور کرا لئے ۔ اور پٹواری مذکور کے خلاف ناجائز انکوائریاں اور کارروائی شروع کرا دی ۔ جس پر جناب وزیر مال صاحب نے واضح حکم فرمایا کہ پٹواری کے خلاف کوئی کارروائی تا فیصلہ انکوائری نہ کی جاوے مگر EASO مذکور نے سیٹلمنٹ آفیسر مسٹر اقبال احمد سیالکوٹ سے ملکر اس کے خلاف کارروائی جاری رکھی اور اسے تبدیل کرا دیا ۔ تبادلہ مذکور وزیر مال صاحب نے روک دیا ۔ اسی اثنا میں مورخہ 2 دسمبر 1974 کو ایس ۔ او صاحب کے دفتر میں گیا اور انہیں EASO صاحب کے بارے میں واقعات بتلائے اور متوجہ کیا کہ وہ پٹواری مذکور کو ناجائز تنگ نہ کریں ۔ اور وزیر صاحب کے حکم کی تعمیل کریں ۔ اس اثنا میں EASO صاحب بھی وہاں آگئے ۔ وہ بہت برہم ہوئے ۔ انہوں نے اور ایس ۔ او صاحب نے ممبران اسمبلی اور وزیر موصوف کے خلاف نازیبا کلمات استعمال کرنے شروع کر دیئے ۔ جب میں نے کہا کہ یہ معاملہ اسمبلی میں پیش کرونگا تو طیش میں آکر کہنے لگے کہ ہم نے اسمبلیاں دیکھی ہوئی ہیں ۔ یہ ڈھونگ ہے ہم اس کی پرواہ نہیں کرتے ہم جو چاہینگے کرینگے ۔ آپ کو دخل دینے کی ضرورت نہیں ۔ اس پر میں واپس چلا آیا EASO صاحب سیالکوٹ اور ایس ۔ او صاحب سیالکوٹ کے اس طرز عمل سے میری اور اس معزز ایوان کے حقوق کی پامالی ہوئی ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! میں تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ اسے کمیٹی آف پریولیج میں پیش کردیا جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور : جناب والا ! میں اس ضمن میں فاضل دوست کی خدمت میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے یہ واقعہ پہلی مرتبہ ہاؤس میں پیش کیا ہے اور مجھے یقین ہے کہ اگر یہ متعلقہ منسٹر کے نوٹس میں لے آتے تو یقیناً ان کے لئے انصاف کرایا جاتا اور اگر کسی افسر نے کسی ممبر کی شان میں گستاخی کرنے کی کوشش کی ہے یا اس نے کسی ممبر کے استحقاق کو مجروح کیا ہے تو اس کے خلاف تحریک استحقاق کے بغیر بھی ایکشن لیا جا سکتا ہے ۔ میں اپنے فاضل رکن سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس افسر کی شکایت مجھے دیں کیونکہ وہ میرے محکمے سے متعلقہ ہے ۔ میں اس کی تحقیقات کراؤنگا اور اس کے خلاف جو مناسب تادیبی کارروائی ہوگی انصاف اور قانون کے مطابق یقیناً کی جائے گی ۔ اگر پھر بھی ان کو اطمینان نہ ہو تو پھر اسمبلی میں آنا چاہیے ۔ مناسب یہ معلوم ہوتا ہے کہ جب ایک **forum** موجود ہے یعنی منسٹرز موجود ہیں ۔ چیف منسٹر صاحب موجود ہیں اگر پہلے ان کے نوٹس میں آجائے تو یہ شکایت **sort out** ہو سکتی ہے ۔

چوہدری غلام قادر : جناب والا ! میں متعلقہ وزیر قانون و مال کی خدمت میں عرض کرونگا کہ یہ معاملہ چند مہینے سے چل رہا ہے ۔ میں نے تین چار مرتبہ وزیر مال سے درخواست کی تھی جس پر واضح حکم جاری کیا تھا ۔ جناب والا! میرے ساتھ زیادتی ہوئی ہے اس لئے میں چاہتا ہوں کہ میری تحریک کو زیر بحث لایا جائے۔

وزیر قانون : جناب والا ! میں تو کل ریوینو منسٹر بنا ہوں میرے فاضل دوست مجھے موقع دیں میں چھ مہینے نہیں لونگا بلکہ چند دنوں میں ان کی تکلیف کو دور کر دیا جائیگا ۔

Mr. Speaker : He is not according to your request.

سید تابش الوری : جناب والا ! غلام قادر صاحب تحریک استحقاق کے سلسلے میں مختلف نقطہ نظر رکھتے رہے ہیں ۔ لیکن آج وہ خود تحریک استحقاق پیش کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں ۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ ان کی اس تحریک کو کمیٹی کے سپرد کیا جائے ۔

چوہدری غلام قادر : جناب والا ! اس وقت وہاں وکیل بھی موجود تھے جن کے سامنے میری بے عزتی ہوئی ہے ۔

مسٹر سپیکر : اب سوال یہ ہے :

"کہ چوہدری غلام قادر صاحب کی تحریک استحقاق کو مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

انسپکٹر پولیس کبالیہ کا معزز رکن اسمبلی جناب سردار غلام عباس گادھی سے بداخلاق کا مظاہرہ

مسٹر سپیکر : سردار غلام عباس خان گادھی حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے خاص اہمیت کے حامل واضح مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک پیش کرتے ہیں ۔ مسئلہ یہ ہے کہ میں مورخہ 7 دسمبر کو انسپکٹر پولیس کبالیہ کے دفتر میں گیا ابھی باہر صحن میں پہنچا تو انسپکٹر صاحب دیکھتے ہی دفتر سے اٹھ کر گھر چلے گئے ۔ میں دفتر کے صحن میں ہی کھڑا 15/20 منٹ انتظار کرتا رہا تو انسپکٹر صاحب گھر سے واپس آ کر میرے پاس سے گزر کر جیپ میں سوار ہو کر چلے گئے ۔ انسپکٹر صاحب کا رویہ غلط رہا ۔ بداخلاق کا مظاہرہ کیا جب کہ میرے ساتھ 15/20 آدمی بھی تھے میرے ساتھ کلام تک کرنا گوارا نہ کیا ۔ جس سے میری بے عزتی ہوئی ہے اور میرا استحقاق مجروح ہوا ہے میری اس تحریک استحقاق کو کمیٹی کے سپرد فرمایا جائے جس میں انسپکٹر صاحب بھی طلب کئے جائیں اور انسپکٹر صاحب کے خلاف کارروائی فرمائی جانی چاہیے ۔

اس میں جو بات مجھے سمجھ نہیں لگی میں نے کل بھی یہ کہا تھا وہ یہ ہے کہ کیا یہ پولیس افسر کی ڈیوٹی ہے کہ اگر کوئی ایم پی اے دس پندرہ آدمیوں کے ساتھ آئے تو وہ ضرور اس کی بات سنے ۔

سردار غلام عباس خان گادھی : اس کو ضرور بات کرنی چاہئے کیونکہ جب کوئی ایم پی اے پندرہ بیس آدمیوں کے ساتھ جاتا ہے تو ضرور کوئی بات ہوتی ہے ۔ کیونکہ اس نے دیکھا تو اس کا فرض تھا کہ وہ پوچھے کہ تم کیوں آئے ہو ۔ کیسے آئے ہو ۔ میرے ساتھ آدمی بھی تھے ۔

مسٹر سپیکر : آپ نے بھی کچھ کہا کہ میں کیوں آیا ہوں ۔

سردار غلام عباس خان گادھی : جناب والا ! وہاں کوئی اور دفتر نہیں تھا صرف پولیس سٹیشن کا دفتر تھا لیکن انسپکٹر کا رویہ بالکل غلط تھا ۔

وزیر قانون : جناب والا ! تحریک استحقاق بننے یا نہ بننے کے متعلق میں کچھ عرض نہیں چاہتا یہ آپ خود سمجھ رہے ہیں کہ اس تحریک استحقاق کا قانونی جواز کیا ہے ۔ لیکن جہاں تک کسی ممبر کی عزت اور احترام کا تعلق ہے یا کسی افسر نے لاپرواہی اور بے اعتنائی سے کام لیا ہے یا کسی افسر نے اخلاق کا مظاہرہ نہیں کیا تو بھی میں یقین دلاتا ہوں کہ حکومت اس بات کا نوٹس لینا چاہتی ہے کہ اس نے کیوں کیا یقیناً اس کے ساتھ مناسب سلوک کیا جائے گا اور ہم نہیں چاہتے کہ ممبران اور افسران کے تعلقات خراب رہیں ۔ ہم چاہتے ہیں کہ تمام سروسز اسمبلی کے فاضل اراکین کا احترام کریں اور اس کے جواب میں اراکین اپنا احترام بھی کرائیں ۔ اسی صورت میں صوبے کا نظم و ضبط قائم رہ سکتا ہے اور میں یقین دلاتا ہوں کہ ہم ضرور نوٹس لیں گے اور اس سے دریافت کیا جائے گا ۔ میرے خیال میں میری اس بات پر وہ اپنی تحریک واپس لے لیں گے ۔

سردار غلام عباس گلذھی : میں واپس لیتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر : یہ تحریک استحقاق مسٹر احمد بخش تھہیم کی ہے ۔ اس کے پیش ہونے سے پہلے میں یہ فیصلہ کر لوں کہ یہ بنتی بھی ہے یا نہیں ۔

مسٹر احمد بخش تھہیم : جناب ! آپ خود ہی اسے پڑھ دیں ۔

مسٹر سپیکر : میرا خیال ہے کہ یہ تحریک استحقاق بنتی نہیں ۔ بہر حال میں وزیر قانون اور قائد حزب اختلاف سے بات کر لوں گا اور پھر اس کا فیصلہ کروں ۔ تو یہ کل آئے گی ۔

اراکین اسمبلی کی رخصت

میر بلخ شیر مزاری

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست میر بلخ شیر مزاری صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

I was away from the House from 22nd to 30th Octber, 1974. It is requested that I may be granted leave of absence for those days. Thanks.

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر فرزند علی

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست مسٹر فرزند علی صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

گزارش ہے کہ بندہ بوجہ بیماری مورخہ 9 , 12 , 19 نومبر 1974ء کو حاضر میٹنگ سٹینڈنگ کمیٹی برائے استحقاق نہیں ہو سکا رخصت دی جاوے ۔

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر فرزند علی

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست مسٹر فرزند علی صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

گزارش ہے کہ بندہ بوجہ بخار 25 تا 30 اکتوبر 1974ء حاضر اجلاس نہیں ہو سکا ۔ رخصت عطا فرمائی جاوے ۔

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

ملک غلام نبی

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست ملک غلام نبی صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

I could not attend meetings of the Standing Committee on Law and Parliamentary Affairs held on 12th and 20th November and 4th and 10th of December, 1974. The House may be requestad to grant me leave for these days.

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

خان محمد شفیق خان

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست خان محمد شفیق خان صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

گزارش ہے کہ چونکہ مجھے اطلاع نہیں ملی اس لئے میں مورخہ 13 ، 14 اور 16 نومبر 1974ء کو سٹینڈنگ کمیٹی برائے ٹرانسپورٹ کی میٹنگ میں شمولیت نہیں کر سکا براہ مہربانی ان ایام کی رخصت منظور فرمائی جاوے ۔

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

بیگم بلقیس حبیب اللہ

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست بیگم بلقیس حبیب اللہ صاحبہ ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

Admitted in Hospital. Please grant me leave for the session 16th instant.

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر منور خان

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست مسٹر منور خان صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

گزارش ہے میں بوریخہ 19 نومبر 1974ء کو بوجہ بیاری سٹینڈنگ کمیٹی برائے ہوم کی میٹنگ میں شامل نہ ہوسکا ۔ اس لئے اسی دن کی رخصت منظور فرمائی جاوے ۔

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

تحاریک التوائے کار

مسٹر سپیکر : اب ہم تحریک ہاء التوا لیتے ہیں ۔ تحریک نمبر 21 میاں منظور موہل کی ہے ۔ ۔ ۔ ۔

راجہ محمد افضل خان : جناب والا ! کیا میں کچھ عرض کر سکتا ہوں ؟

مسٹر سپیکر : جی فرمائیے ۔

راجہ محمد افضل خان : میں نے آپ کو ایک درخواست دی تھی ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر : میرے پاس آپ کی درخواست بھی آئی ہے اور کچھ اور مطالبات بھی آئے ہوئے ہیں ۔

راجہ محمد افضل خان : جناب والا ! یہ بڑا اہم مسئلہ ہے ۔ پندرہ تاریخ کو صوبہ پنجاب میں پولیس نے ہڑتال کی اور اس خبر کو بلیک آؤٹ کیا گیا ہے ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر : دیکھئے راجہ صاحب ۔ آپ کی درخواست میرے پاس موجود ہے ۔ اگر آپ اس طرح کریں گے تو

I even won't entertain the document which I have received from you. I won't allow any Member to pre-empt the proceedings and I would not like any Member to perform the functions of the Speaker, which is my obligation and my duty. I want to make it clear that I propose to perform the functions of the office of the Speaker so long as the House has confidence in me.

راجہ محمد افضل خان : جناب والا ! یہ آپ کے اور اس ایوان کے تحفظ کا مسئلہ ہے ۔ ۔ ۔ ۔

Mr. Speaker : You cannot determine. I will myself determine it. I cannot permit the Members to determine.

راجہ جمیل اللہ خان : جناب والا ! وہ کہہ رہے ہیں کہ مسئلہ بڑا اہم ہے تو آپ ان کی بات سن لیں ۔

مسٹر سپیکر : میرے پاس ان کی چٹھی موجود ہے اور صبح وہ مجھ سے مل کر گئے ہیں اور بات کر کے گئے ہیں ۔

This is no method of doing things.

راجہ جمیل اللہ خان : جناب والا ! آپ کا ارشاد بجا ہے لیکن چونکہ یہ مسئلہ انتظامیہ سے تعلق رکھتا ہے اور ہندوستان ریڈیو اور بی ۔ بی ۔ سی ریڈیو نے اس پر تبصرہ کیا ہے ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر : بی - بی - سی نے کیا ہو یا کسی امریکن براڈ کاسٹنگ کمپنی نے کیا ہو مجھے اس سے کوئی سروکار نہیں - آپ کا کیا خیال ہے کہ باقی تحریک ہائے التوائے کار میرے باپ بیٹوں سے متعلق ہیں ۔

راجہ محمد افضل خان : جناب والا ! میں صرف اس کی اہمیت پر بات کرنا چاہتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر : یہ تو آپ کی ایک subjective condition ہے کہ آپ ایک بات کو اہمیت دے رہے ہیں -

راجہ محمد افضل خان : جناب والا ! یہ بڑی اہم بات ہے کہ کسی کو کوئی تحفظ ہی نہ ہو اور پولیس جو جی چاہے کرے - - -

Mr. Speaker : If you consider it so important

تو آپ ممبران سے کہیں کہ وہ اپنی تحریک ہائے التوا واپس لے لیں ۔

and let this be the only adjournment motion. I will entertain it immediately. Otherwise I will determine.

راجہ محمد افضل خان : جناب والا ! یہ اس سارے سال میں سب سے بڑا سنگین مسئلہ ہے - یہ کوئی عام قسم کا مسئلہ نہیں -

Mr. Speaker : Don't become over anxious. Don't convert your subjective conditions and opinion as the opinion of the country or the opinion of this House.

سید تابش الوری : جناب والا ! آپ کو ان کی بات تو سن لینی چاہئے -

مسٹر سپیکر : ان کے ساتھ صبح میری بات ہو گئی ہے - اب یہ کوئی کام کرنے کا طریقہ ہے - وہ میرے پاس تشریف لائے اور میں نے انھیں کہا کہ میں ان کی تحریک لوں گا لیکن اب میں یہ نہیں لوں گا -

I will take all the adjournment motions as seriatine as I receive them in the office. I am sorry I won't entertain. Now I will take it in due course.

راجہ محمد افضل خان : جناب والا ! یہ ایک بہت اہم واقعہ ہوا ہے -

مسٹر سپیکر : آپ کے نقطہ نظر سے ہوا ہو گا - دیکھئے - اگر یہ واقعہ اتنا اہم ہے تو حزب اختلاف سے تعلق رکھنے والے معزز ممبران جو تحریک

ہائے التوا دی ہوئی ہیں آپ انہیں قائل کر لیجئے کہ وہ انہیں واپس لے لیں تو پھر -

Your adjournment motion will come over and that will become the first adjournment today. You may request the other Members to withdraw their adjournment motions.

علامہ رحمت اللہ ارشد : جناب والا ! میں نہایت ادب و احترام سے یہ گزارش کرنی چاہتا ہوں کہ آپ ہمیشہ شفقت فرماتے رہے ہیں اور جب بھی کسی معزز ممبر نے کسی معاملے میں آپکی توجہ مبذول کرائی ہے اور کہا ہے کہ ان کی تحریک زیادہ اہم ہے اور اسے اسکی باری سے پہلے لے لیں تو آپ انہیں پہلے لیتے رہے ہیں - راجہ صاحب کی گزارش بھی صرف اتنی تھی کہ ان کی تحریک زیادہ اہم ہے - اس لئے اس پر آپ پہلے غور فرما لیں تو اس پر ناراض ہونے کی ضرورت نہیں بلکہ اس پر آپ کے ہمدردانہ غور اور توجہ کی ضرورت ہے اگر ان کی تحریک واقعی زیادہ اہم ہے تو اسے اس کی باری سے پہلے لے لیں اور حزب اختلاف کے ممبران کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہوگا -

مسٹر سپیکر : نہیں جی - اس کی وجہ یہ ہے کہ میرے پاس صبح سے اس قسم کی چار درخواستیں آئی ہیں اور اگر ہر معزز ممبر اس طرح **pre-empt** کرتا رہے کہ اس کی تحریک پہلے لے لی جائے تو میں کام نہیں کر سکتا -

راجہ محمد افضل خان : جناب والا ! آپ نے پہلے میری (10) تحریک ہائے التوا **kill** کی تھیں مگر میں نے کچھ نہیں کہا - اب تو ویسے بھی آپ کے حساب سے میرا نمبر سات ہے -

مسٹر سپیکر : اس حساب سے بھی آپ کی باری نہیں بنتی - پتہ نہیں آپ کے پاس کیا **criteria** ہے -

راجہ محمد افضل خان : جناب والا ! میں سمجھتا ہوں کہ جس طرح سے اور جن حالات میں آپ اس اسمبلی کو **conduct** کر رہے ہیں ہم آپ کے شکر گزار ہیں -

مسٹر سپیکر : نہیں - میں معزز ممبر کو یقین دلا سکتا ہوں کہ مجھ پر کسی قسم کا کوئی **pressure** نہیں اور میں اس بات کو بڑا واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ میں اس ایوان میں جو فرائض سر انجام دیتا ہوں - چاہے وہ ایوان کے اندر ہوں یا باہر - کبھی پاکستان کے صدر نے - کبھی پاکستان کے

وزیر اعظم نے ۔ کبھی پنجاب کے گورنر نے ۔ کبھی پنجاب کے وزیر اعلیٰ نے ۔ کبھی پنجاب کے کسی وزیر نے یا مرکز کے کسی وزیر نے مجھ پر دباؤ نہیں ڈالا ۔ جب میں نے خود ان سے مشورہ مانگا تو انہوں نے دیا ورنہ خود انہوں نے مجھے کبھی کوئی مشورہ نہیں دیا ۔ خود انہوں نے مجھ سے کوئی فرمائش نہیں کی ۔ اس لئے یہ آپ کا وہم ہے ۔ یہ آپ کے دل کو کوئی condition ہے اور آپ کا subjective attitude ہے تو میں اس میں کیا کر سکتا ہوں ۔

There has been never and there is no pressure on me from any quarter whatsoever. So don't be under that misapprehension.

راجہ محمد افضل خان : جناب والا ! میں نے یہ ذکر نہیں کیا کہ آپکے اوپر کسی قسم کا دباؤ پڑ رہا ہے ۔

مسٹر سپیکر : آپ نے کہا ہے "کہ آپ جن حالات میں conduct کر رہے ہیں" ۔ آپ کسی کی بات تو سنتے نہیں ۔

راجہ محمد افضل خان : جناب والا ! میں نے کہا ہے کہ جس طریقے سے آپ ایوان کو conduct کر رہے ہیں ہم اس سے مطمئن ہیں ۔

مسٹر سپیکر : طریقے کی بات اور ہے ۔ آپ نے کہا ہے کہ جن حالات میں آپ conduct کر رہے ہیں ۔

راجہ محمد افضل خان : جناب والا ! آپ جس طریقے سے conduct کر رہے ہیں اور جو انصاف کرتے ہیں ہم اسے تسلیم کرتے ہیں ۔ لیکن کبھی ایسا واقعہ ہو جاتا ہے تو ہمیں گزارش کرنی پڑتی ہے کہ اس مسئلہ پر بحث کی جائے ۔

Mr. Speaker : The conditions are very normal.

میں نے صبح آپ کی بات مان لی تھی اور آپ کی تحریک آج آجاتی ۔ مگر اب غالباً نہیں آئے گی ۔ اس کا یہ طریقہ نہیں کہ آپ کھڑے ہو جائیں اور pre-empt کرنا شروع کر دیں ۔ اس طرح تو

Every Member will stand up and will try to pre-empt any motion made by him.

صبح آپ سے بات ہوگئی تھی اور میرے پاس ابھی تک چار اور درخواستیں آئی تھی - میں نے انہیں in order of seriatim لینا تھا - اب آپ کھڑے ہو گئے ہیں - اگر کسی بات کے متعلق آپ کے احساسات ہیں تو میں آپ کے احساسات کا کیا کر سکتا ہوں -

راجہ محمد افضل خان : جناب اب میں تو کچھ نہیں کر سکتا - میں نے صرف یہ خدشہ ظاہر کیا ہے کہ فوج کے بعد پولیس second disciplined force ہوتی ہے - اگر پولیس کا مسئلہ آجائے تو ملک کا نظام درہم برہم ہو جائیگا -

Mr. Speaker : The House is adjourned for five minutes.

(The House then adjourned for five minutes.)

(وقفہ کے بعد اسمبلی کا اجلاس مسٹر سپیکر کی صدارت میں منعقد ہوا) -

مسٹر سپیکر : سردار نصراللہ خان دریشک صاحب نہیں ہیں ؟

میاں خورشید انور : لابی میں ہیں -

سید تابش الوری : جناب والا ! ایک تحریک التوائے کار جو ابھی آپ نے کہا تھا - - -

مسٹر سپیکر : وہ چار ہیں -

سید تابش الوری : جناب والا ! احمد رضا خان قصوری پر جو قاتلانہ حملہ ہوا تھا اس کے سلسلے میں آپ نے فرمایا تھا کہ میں ایک روز بعد اس کو لوں گا -

مسٹر سپیکر : وہ تو میں نے کل dispose of کر دی ہیں -

سید تابش الوری : وہ تو جناب اصغر خان کے متعلق تھی کہ ان کو حراست میں لے لیا گیا ہے -

مسٹر سپیکر : آپ کو اس کا جواب نہیں ملا -

حاجی محمد سیف اللہ خان : نہیں سر -

راجہ محمد افضل خان : ہمیں مل گیا ہے - ان کو نہیں ملا -

مسٹر سپیکر : ان کو بھی مل جائے گا کہ

The matter is subjudice.

The matter is before a Tribunal presided over by a Judge of the High Court.

حاجی محمد سیف اللہ خان : مگر میری اس incidence سے متعلق نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر : اچھا جی دیکھوں گا کہ وہ کیا ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : وہ ذرا غور سے دیکھ لیں میں نے اس incidence سے متعلق نہیں دی وہ ایک بیان کے بارے میں ہے جو وزیر اعلیٰ نے دیا تھا ۔

مسٹر سپیکر : میاں منظور احمد موہل کی تحریک التوا نمبر 21 ۔ سردار نصر اللہ دریشک صاحب نہیں آ رہے ؟

وزیر قانون : ابھی ان کو بلوا لیتے ۔

مسٹر سپیکر : ہاں ذرا جلدی بلوا لیں ۔

میاں منظور احمد موہل : جناب والا ! آپ نے فرمایا تھا کہ اگر mover withdraw کر لیں تو ٹھیک ہے تو میں اپنی اس تحریک کو withdraw کر رہا ہوں اور پولیس والی تحریک جو راجہ صاحب کی ہے وہ لے لیں ۔ کیونکہ وہ ایک نہایت اہم مسئلہ ہے ہم چاہتے ہیں کہ اس پر یہاں بحث ہو جائے ۔

مسٹر سپیکر : ہم سے مراد آپ ہیں یعنی میاں منظور احمد موہل یا اس سے زیادہ اراکین ؟

میاں منظور احمد موہل : میں تو اپنی طرف سے جو میری تحریک نمبر 21 تھی وہ withdraw کر رہا ہوں ۔

مسٹر سپیکر : آپ پھر "میں" کہیں اس میں ذرا واحد کا صیغہ استعمال کریں ۔

میاں منظور احمد موہل : میں اپنی تحریک التواء نمبر 21 واپس لیتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر : بہت اچھا ۔

میاں منظور احمد موہل : لیکن شرط یہ ہے کہ آپ راجہ صاحب کی جو تحریک لے لیں ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر : نہیں اس میں شرط نہیں ہو سکتی ۔

میاں منظور احمد موہل : وہ نہایت اہمیت کی حامل ہے ۔ اس لئے وہ لے لیں ۔

مسٹر سپیکر : شرط والی بات نہیں ہے ۔ اب 73 نمبر ہے ۔ کیا سردار صاحب آ رہے ہیں ؟

میاں منظور احمد موہل : مشکل ہی آئیں گے ۔

سید تابش الوری : وٹو صاحب تشریف رکھتے ہیں لہذا آپ 67 نمبر لے لیں ۔

مسٹر سپیکر : تحریک التوا نمبر 67 تو شاید آ ہی نہیں سکتی ۔ آپ نے مجھے 75 کے لئے کہا تھا اور کل شاید 70 پیش ہوئی تھی آپ کی ؟

سید تابش الوری : 73 پانی میں کمی کے سلسلے میں ہے ۔ اب 74 ہے ۔

مسٹر سپیکر : 75 کس سے متعلق ہے یہ کپاس کا مسئلہ ہے ؟

سید تابش الوری : یہ زراعت سے متعلق ہے ۔

مسٹر سپیکر : خاکوانی صاحب آپ جواب دے رہے ہیں یا بریگیڈیئر صاحب دیں گے ؟

وزیر زراعت : مجھے تو ابھی تک اس کے متعلق اطلاع نہیں ملی ۔

مسٹر سپیکر : آپ کے predecessor کو پہنچ گئی ہو گی ۔

وزیر قانون : جناب والا ! جہاں تک میرے علم کا تعلق ہے سابقہ وزیر زراعت نے کئی کروڑ روپے کاشتکاروں کو واپس دلا دئے ہیں ۔ وہ تو کل تشریف لے آئیں گے ۔ ان سے تفصیلات پوچھ لوں گا تو پھر کل عرض کر دوں گا ۔

مسٹر سپیکر : کل یعنی 19 تاریخ کو ۔ ٹھیک ہے ۔

سید تابش الوری : جناب والا ! تحریک التوئے کار نمبر 74 پانی میں کمی کے متعلق ہے اور جناب وٹو صاحب تشریف رکھتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر : آپ نے مجھے نوٹس نہیں دیا ۔

سید تابش الوری : جناب والا ! وہ تو اس مسئلہ پر مسلسل تقریریں کر رہے ہیں ۔

مسٹر سپیکر : جب تک سردار صاحب آتے ہیں ۔ I take up No. 90

وزیر قانون : جناب والا ! آپ تحریک التوائے کار نمبر 74 لے لیں میں اس کا جواب دے دیتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر : مجھے بھی تو اس کا نوٹس چاہئے کیونکہ میں نے دیکھنا ہے کہ آیا یہ admit ہو سکتی ہے یا نہیں اور اس کی کیا پوزیشن ہے ۔

ڈسٹرکٹ پولیس لائن لاہور کے عملہ پولیس کی کام کی زیادتی کے خلاف احتجاجی ہڑتال

مسٹر سپیکر : راجہ محمد افضل خان یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ جنگ کراچی مورخہ 16 دسمبر 1974ء کی خبر کے متعلق ڈسٹرکٹ پولیس لائن میں پولیس کے عملہ نے کام کی زیادتی کے خلاف بطور احتجاج ہڑتال کر دی ۔ آئی ۔ جی ۔ پولیس اور دیگر حکام اطلاع ملتے ہی موقع پر پہنچ گئے اور انہوں نے مطالبات پر ہمدردی سے غور کرنے کی یقین دھانی کرائی جس پر ہڑتال ختم ہوئی ۔ اس خبر سے عوام میں سراسیمگی ۔ پریشانی اور عدم تحفظ کے احساسات

پیدا ہو گئے ہیں اور عوام یہ محسوس کرتے ہیں کہ ان کے جان و مال اور عزت کی حفاظت تنظیم کو موجودہ حکومت نے دن رات شخصی حفاظت اور عوام کو دہشت زدہ کرنے کے لئے ذاتی ملازموں کی طرح بے دریغ استعمال کیا تھا ۔ اس سے پولیس فورس میں نااتفاقی اور ذلت کا احساس پیدا ہونا لازمی تھا جس کی وجہ سے یہ سنگین واقعہ رونما ہوا ۔ اس لئے بحث کی جائے ۔

یہ جو آپ نے لکھا ہے کہ اس خبر سے عوام میں سراسیمگی ۔ پریشانی اور عدم تحفظ کے احساسات پیدا ہو گئے ۔ یہ پوری خبر کے متعلق ہے یا دونوں میں سے کوئی حصہ ہڑتال کے متعلق ہے یا مطالبات پر ہمدردی سے غور کرنا ہے یا یقین دہانی ہڑتال کے ختم ہونے پر ہے ۔

وزیر قانون : جناب والا ! ممکن ہے کہ ہڑتال ختم ہو جانے سے یہ سراسیمگی پیدا ہو گئی ہو ۔

(قہقہہ)

Mr. Speaker : The motion is admitted. Those who want the House to adjourn for this motion, should rise in their seats. (Members stood in their seats).

It falls short of the required number and is not allowed.

سید تابش الوری : جناب والا ! اس کی سراسیمگی پر وزیر موصوف نے عوام کو اعتماد میں لینا مناسب نہیں سمجھا ۔

مسٹر سپیکر : مجھے پتا نہیں ۔ میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ یہ تو آپ کے اپنی سوچ و فکر کی بات ہے ۔

بہاولنگر میں آٹے کی قلت

مسٹر سپیکر : تحریک التوا نمبر 21—میاں منظور احمد موہل یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ بہاولنگر شہر میں گزشتہ دو ہفتوں سے آٹا کی زبردست قلت ۔ ڈپوؤں پر عوام کی لمبی لمبی قطاریں ہر وقت موجود ہوتی ہیں مورخہ 2 دسمبر 1974ء کو بذریعہ لاؤڈ سپیکر محکمہ خوراک ضلع بہاولنگر

نے یہ اعلان کر دیا کہ قطار میں کھڑے کسی شخص کے پاس اپنے راشن پرمٹ کے علاوہ کسی کا راشن پرمٹ نہیں ہونا چاہیئے اگر ہوا تو اس پر ایسے کوئی کوٹہ نہیں دیا جائے گا۔ اس اعلان سے عوام میں سخت پریشانی پائی جاتی ہے کیونکہ اکثر عورتیں پردہ نشین ہیں جو خود ڈپوؤں پر نہیں جا سکتی یا اکثر لوگ اس قدر بوڑھے ہیں جو قطار میں کھڑے نہیں ہو سکتے۔ یا کسی اور وجہ کی صورت میں کوئی ہمسایہ ان کو راشن پہنچا دیتا تھا۔ اس اعلان سے یہ صورت ختم ہو گئی ہے جس سے عوام میں سخت اضطراب پایا جاتا ہے لہذا اس پر بحث کی جائے۔

میاں صاحب میں نے آپ کی تسلی کے لئے پڑھ تو دی ہے مگر اس میں ایسی کیا بات ہے جس سے یہ سارا ہیجان ہے ؟

میاں منظور احمد موہل : جناب والا ! آپ مجھے کہنے کا موقع تو دیں۔

مسٹر سپیکر : کل یہ تحریک التوائے کار آ جائے گی کہ سنیما میں جو ٹکٹیں دیتے ہیں انہوں نے پابندی لگائی ہوئی ہے کہ ایک شخص دو سے زیادہ یا چار سے زیادہ ٹکٹیں نہیں لے سکتا۔

میاں منظور احمد موہل : جناب والا ! خوف خدا کریں سینما کا معاملہ اور آٹے کی قلت کا معاملہ یہ دونوں یکسانیت نہیں رکھتے۔ اس میں تو خوراک کا مسئلہ ہے غریبوں کے پیٹ میں روٹی جب نہیں جائے گی تو یہ بڑا سنگین مسئلہ ہو جائے گا۔

مسٹر سپیکر : یعنی آپ یہ چاہتے ہیں کہ لوگ دوسروں کے پرمٹ خریدیں۔ اس تحریک التوائے کار سے آپ کیا چاہتے ہیں۔

میاں منظور احمد موہل : جناب والا ! آپ مجھے بھی تو کچھ کہنے کا موقع دیں۔

مسٹر سپیکر : نہیں۔ اس میں تو کوئی بات ہے نہیں۔

میاں منظور احمد موہل : جناب والا : میں ان عورتوں اور بوڑھوں اور بیمار لوگوں کے متعلق عرض کرنا چاہتا ہوں جو خود راشن نہیں لا سکتے۔

وزیر قانون : جناب والا ! فاضل رکن ایک ایسے مسئلے کو زیر بحث لانا چاہتے ہیں جو قانون کے مطابق نہیں ہے بلکہ یہ چاہتے ہیں کہ اس پر بحث کر کے لاقانونیت پیدا کی جائے ۔ اگر محکمہ خوراک کسی شخص کو دوسرے آدمی کا پرمٹ استعمال کرنے نہیں دیتا اگر محکمہ خوراک آٹے کی بلیک روکنے کے لئے کوئی سدباب کرتا ہے اور کوئی انتظام کرتا ہے تو فاضل رکن یہ چاہتے ہیں کہ اس بات کی اجازت دی جائے کہ لوگ جعلی راشن کارڈز استعمال کریں ۔ دوسروں کے راشن کارڈوں پر آٹا حاصل کر کے بلیک کریں ۔ اگر یہ ایسا کرنے کے خواہشمند ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ حکومت ایسی بات کے لئے معذور ہے ۔ حکومت تو یقیناً قانونی کاروائی کرے گی اور قانون کے مطابق کام کو چلانے کی کوشش کرے گی ۔ حکومت کے اختیار میں یہ بات نہیں ہے کہ وہ صوبہ میں لاقانونیت پھیلنے دے ۔

Mr. Speaker : Please. No speeches. The matter is over now. Now we go on to the next item.

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! اس ضمن میں میں تھوڑی سی گزارش کرنا چاہتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر : حاجی صاحب آپ میری بات سنیں ۔ میں میاں منظور احمد موہل کو یہ کہنا چاہتا ہوں کہ وہ اسمبلی کے رکن ہیں اگر کوئی ایسی تکلیف ہوتی ہے تو he could speak to the Minister اور اس میں اگر کسی رول کو اتنی سختی سے کسی جگہ نافذ کیا جاتا ہے کہ لوگوں کو تکلیف ہوتی ہو تو میں سمجھتا ہوں کہ

the Minister is wise enough and accommodating to remedy any such difficulty or any such action which is causing some inconvenience in a particular locality.

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! اب تو یہ مسئلہ ایوان میں آ گیا ہے ۔ جناب جہاں تک وزیر قانون نے فرمایا ہے مجھے اس سے پورا اتفاق ہے کہ صوبہ میں بہت سے جعلی راشن کارڈز ہیں یہ سختی ہم سے اس لئے کی گئی ہے کہ جعلی راشن کارڈوں کا سلسلہ ختم کیا جائے اور اصولی طور پر بھی ہر شخص کو اپنا راشن کارڈ لینا چاہیئے ۔ مگر ان کا منشاء بوڑھوں اور بیواؤں کی حد تک تھا اگر جناب وزیر خوراک یہ ہدایت فرما دیں کہ جو اس قسم کے genuine کیسز کسی بیوہ کے متعلق یا کسی بوڑھے کے

متعلق ہیں تو تھوڑی سی leniency برت لی جائے - اس میں کوئی حرج نہیں ہے - اگر جناب والا یہ وضاحت نہ ہوئی تو پھر محکمہ خوراک کے افسران موقع پر اس سے بھی زیادہ سختی اور دھاندلی کریں گے اور پریشانی کا موجب بنیں گے کہ اسمبلی میں یہ رول پاس ہو گیا ہے - لہذا یہ قانون بن گیا ہے اور ہم اس پر پورا عمل کریں گے تو جناب والا تھوڑی سی leniency کی ضرورت ہے -

وزیر ٹرانسپورٹ : پوائنٹ آف انفارمیشن - جناب والا ! میں فاضل رکن میاں منظور احمد موہل کی اطلاع کے لئے عرض کرتا ہوں کہ چند ماہ ہوئے جب میں بہاولنگر دورہ پر گیا تو میں نے وہاں پر یہ انتظام کیا کہ وارڈ میں جہاں پر تین یا پانچ ڈپو ہیں اس علاقہ کے غیر سیاسی آدمیوں کی ایک ٹیم بنا دی ہے جو اس بات کی نگرانی کرے گی کہ کسی بوڑھے یا کسی ضعیف یا کسی عورت کو اس طرح کی تکلیف نہ ہو اور جعلی راشن کارڈ استعمال نہ ہوں - اس کا پہلے ہی بندوبست کر دیا گیا ہے اور ایسی کوئی تکلیف اب وہاں نہیں ہے -

میاں منظور احمد موہل : جناب اسپیکر ! میں نے دو دسمبر کے واقعہ کا ذکر کیا ہے - میرے خیال میں وزیر موصوف دو دسمبر کے بعد وہاں نہیں گئے -

وزیر ٹرانسپورٹ : جناب والا ! میں وہاں پانچ دن پہلے ہو کر آیا ہوں -

خان امیر عبداللہ خان روکڑی : جناب والا ! میں یہ سمجھتا ہوں کہ جو پہلا طریقہ کار ہے وہ زیادہ مناسب ہے اور اگر اس پر عمل نہ کیا گیا تو اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ آئندہ دوکاندار یا اس قسم کے بلیک مارکیٹرز بہت سے راشن کارڈز اکٹھے کر کے اپنے پاس رکھ لیں گے اور وہ راشن سپلائی کریں گے - جناب والا ! میں اس حق میں ہوں کہ اس میں ترمیم ضرور کی جائے جیسا کہ حاجی محمد سیف اللہ خان صاحب نے کہا ہے کہ ہر جگہ پر ایک کمیٹی بنا دی جائے جو دوکانداروں کو چیک کرے -

وزیر خوراک : جناب والا ! یہی میں عرض کر رہا ہوں - ہمارے محکمہ نے جو چیکنگ کی ہے وہ ابھی اسی سے متعلق ہے - ایک آدمی اپنے راشن کارڈ اور اپنے رشتہ دار کے راشن کارڈ پر راشن حاصل کر سکتا ہے لیکن یہ نہیں کہ

کوئی ڈپو کا آدمی ملک دار یا کوئی اور آدمی راشن لے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : ہم اس سے اتفاق کرتے ہیں ۔

صوبہ پنجاب میں غذائی بحران

مسٹر سپیکر : سید تابش الوری یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کریں گے کہ ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ صوبائی حکومت کی نااہلی اور غلط حکمت عملی کی وجہ سے صوبہ پنجاب ایک تشویش ناک غذائی بحران سے دو چار ہے ۔ پچھلے دو ہفتوں میں آٹے کی قلت اور مہنگائی ناقابل برداشت پریشانیوں کا باعث بن گئی ہے ۔ کھلی مارکیٹ میں آٹے کی فی من قیمت 50 سے 60 روپے تک پہنچ گئی ہے ۔ راشن ڈپوؤں کو ان کی مطلوبہ مقدار سے 15 سے پچاس فیصد تک کم آٹا فراہم کیا جا رہا ہے اور تقسیم کا انتظام بھی ناقص ہے قصبوں اور دیہاتوں میں آٹے کی باقاعدہ سپلائی ابھی تک شروع نہیں کی گئی ۔ جس کے نتیجہ میں غریب لوگ بعض جگہ فاقہ کشی پر مجبور ہو رہے ہیں اور عوام میں حکومت کی ناکام غذائی پالیسی کے خلاف ہیجان واضطراب بڑھ گیا ہے ۔

راجہ محمد افضل خان : جناب سپیکر ! میری ایک 33 نمبر اسی کے متعلق ہے اس کو بھی ساتھ کر لیں ۔

مسٹر سپیکر : بہت اچھا جناب ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! پیشتر اس کے کہ وزیر متعلقہ اس کا دفاع کریں ۔ میں یہ یاد دلانا چاہتا ہوں کہ اس ہاؤس میں یہ مثال بھی ہے کہ جب کوئی اہم مسئلہ آیا اس پر حکومت کی جانب سے بحث کی اجازت دے دی جاتی تھی سینٹ اور قومی اسمبلی میں بھی یہ پریسیڈنٹ ہیں کہ جب بھی ایسا مسئلہ زیر بحث آتا ہے ۔ حکومت کی جانب سے خیر مقدم کیا جاتا ہے حکومت خود ہی اسے ایڈمٹ کر لیتی ہے اس طرح میں عرض کروں گا کہ یہاں بھی یہی فراخدلانہ پالیسی اختیار کی جانی چاہیئے اور اس طرح حکومت اپنی پوزیشن کی بھی وضاحت کر سکتی ہے اور اس پر تفصیل سے بحث بھی ہوسکتی ہے کیونکہ یہ مسئلہ عوام سے متعلق ہے اور میری استدعا ہے کہ قومی اسمبلی اور سینٹ کی روایت کو برقرار رکھتے ہوئے اسے ایڈمٹ کیا جائے ۔

مسٹر سپیکر : حاجی صاحب ایوان سے باہر بھی کچھ باتیں ہوتی ہیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب ضروری نہیں یہ حکومت کے رویہ پر منحصر ہے کہ اس سے کنی کتراتے ہیں یا زیر بحث لانے کو خوش آمدید کہتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر : حاجی صاحب اب تو اس پر بھی کافی بحث ہو چکی ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب اس پر تو کوئی بحث نہیں ہوئی ۔

مسٹر سپیکر : جب سے اجلاس شروع ہوا اسی پر ہی بحث ہو رہی ہے آٹا ۔ مہنگائی وغیرہ ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب یہ تو تحاریک آ رہی ہیں ۔

مسٹر سپیکر : پانچ منٹ تو ہو گئے ہیں اگر آپ اسے بحث نہیں سمجھتے تو اور بات ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! وہ تو حقائق پر مبنی ہوگی اور ہم آپ کی امداد کر سکیں گے اور تجاویز بھی پیش کر سکیں گے ۔

وزیر قانون : جناب جب پرنسپلز آف پالیسی پر بحث ہوگی تو یہ آنے پر بھی بحث کر لیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جنرل ڈسکشن کو ملتوی کرکے آنے والی پہلے کر لیں ۔

وزیر قانون : وہ بھی تو حکومت سے متعلق ہے اسی میں آ جائے گی ۔ اس کو اس سے کیسے علیحدہ کیا جا سکتا ہے ۔

سید تابش الوری : جناب والا ! اب تو یہ بڑے فراخدالانہ طریقہ سے کہہ رہے ہیں لیکن جب بحث کی باری آئے گی یہ کہیں گے ہم تو 1973ء کی بات کر رہے ہیں اور اب تو 1974ء ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! مجھے امید ہے کہ وزیر صاحب اس کو خوش آمدید کہیں گے ۔

وزیر خوراک : جناب والا ! جہاں تک تحاریک کا تعلق ہے - میں نے ہمیشہ خوش آمدید کہا ہے اور میری کوشش یہی ہوتی ہے کہ ایوان کو اعتماد میں لیا جائے - میں تو ہر وقت آپ ہی کے لئے حاضر ہوں - جناب والا ! تحاریک التوا کو زیر بحث لا کر ہمیں تو خوشی ہوتی ہے اس طرح حکومت کو بھی اپنی پوزیشن واضح کرنے کا موقع مل جاتا ہے اور ایوان کی اور محرک کی تسلی ہو جاتی ہے - - - -

مسٹر سپیکر : میں نے سوچا تھا کہ آپ کہنے لگے ہیں کہ اس میں کوئی recent occurence ہے لیکن یہ تو occurrence in process ہے - یہ پچھلے کئی سالوں کی معاشی صورت حال ہے اور یہ بھی اسی کا نتیجہ ہے -

سید تابش الوری : جناب والا ! اگر آپ وزیر ہوتے تو یہی موقف اختیار کرتے -

(قہقہہ)

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب سپیکر ! شکر ہے آپ مشیر خوراک رہے ہیں وزیر خوراک نہیں رہے -

(قہقہہ)

مسٹر سپیکر : سردار صاحب انہوں نے استدعا کی ہے -

وزیر خوراک : جناب ہمارا دامن تو صاف ہے -

سید تابش الوری : جناب اگر آپ کا دامن صاف ہے تو عوام کا بھی دامن خالی ہے -

وزیر خوراک : جناب عوام کا بھی دامن بھرا ہوا ہے ہمارے کچھ دوستوں کو جو غذائی صورت حال کو بحران کی صورت میں پیش کرنا چاہتے تھے انہیں سخت مایوسی ہوئی ہے - جناب والا ! ہماری حکومت نے دو کروڑ من گندم درآمد کی ہے - اس کے علاوہ جناب ہمارے جو ہمسایہ ممالک ہیں ان کی پوزیشن آپ کے سامنے ہے - جناب والا روزانہ 203 ویگن گندم کراچی سے لاہور اور راولپنڈی روانہ ہو رہی ہے - یعنی روزانہ تین چار ہزار ٹن گندم کراچی سے پنجاب کو پہنچ رہی ہے - اور ہم کسی قسم کے غذائی بحران کا شکار نہیں ہیں - صورت حال قطعی طور پر تشویش ناک نہیں ہے - جو ہمارے دوست food situation

کو exploit کرنا چاہتے تھے ان کو سخت مایوسی ہوئی ہے - پچھلے مہینے جب جناب وزیر اعظم تشریف لائے تو کچھ لوگوں نے پروگرام بنایا کہ ہم شور مچائیں گے کہ ہمیں آٹا نہیں مل رہا - میرے پاس وہ لوگ آئے - انہوں نے کہا ہمیں آٹا تو مل رہا ہے لیکن ہمیں کچھ لوگ کہہ رہے ہیں آپ پیٹ ننگا کرکے پھبکیاں لگا کر کہیں کہ ہمیں آٹا نہیں مل رہا - ان لوگوں کو پریشانی ہو رہی ہے ورنہ ایسی تو کوئی بات نہیں ہے - میرے پاس اعداد و شمار موجود ہیں - ہم نے کافی گندم حاصل کی ہے - میرے ایک دوست نے ٹھیک کہا ہے کہ 70 لاکھ ٹن گندم خرید کرنے کے لئے کہا گیا تھا لیکن 56 لاکھ ٹن گندم پیدا ہوئی - اس وقت بھی consumers کے لیے 3 لاکھ ٹن گندم موجود ہے - لیکن ایک جو مسئلہ ہے وہ یہ ہے کہ لوگوں نے اپنی گندم رکھ لی ہے اور خود ڈپو سے آٹا لے رہے ہیں - اور اپنی گندم مہنگے داموں فروخت کر رہے ہیں آپ کو پتہ ہے حکومت کی اور پرائیوٹ قیمتوں میں کافی تفاوت موجود ہے - اب لوگوں نے اپنی ضرورت کی گندم رکھی ہوئی ہے گندم اس وقت بھی مارکیٹ میں 41 روپے من کے حساب سے فروخت ہو رہی ہے - جناب والا - صرف یہ پریشر ہم پر موجود ہے ورنہ یہ ایک دن میں ٹھیک ہو سکتا ہے - حکومت نے تو کم قیمت صرف غریب عوام کے لئے رکھی ہے تاکہ لوگوں کو تکلیف کا سامنا نہ کرنا پڑے - issue price اور جو release price ہے اس کو بڑھا دیا جائے تو پھر سب مسئلہ فوری طور پر ختم ہو جائے گا -

مسٹر سپیکر : یہی ان کا specific point ہے -

وزیر خوراک : جناب والا ! پچھلے سال ہمارے محکمہ نے 58454 ٹن گندم عوام میں تقسیم کی اس سال ہم نے 71356 ٹن گندم تقسیم کی ہے اور اب 58454 سے بڑھا کر 71356 ٹن دسمبر میں تقسیم ہوئی - پچھلے سال ہماری تقسیم 60 ہزار 591 ٹن تھی اس سال 74 ہزار ٹن ہے - جناب والا ! صورت حال مکمل طور پر کنٹرول میں ہے - کوئی تشویش ناک بات نہیں - اگر کوئی ایسی بات ہوئی تو ہم اپنے دوستوں سے مشورہ طلب کریں گے - امداد طلب کریں گے - لیکن اب ایسی پوزیشن نہیں ہے یہ ملک ہم سب کا ہے آپ یقین کریں اس دفعہ فصل اتنی اچھی ہے کہ ہم فخر کر سکتے ہیں - گورنمنٹ نے 38 ہزار ٹن crushed rice procure کرنے کا نشانہ لگایا تھا - مگر 42 ہزار ٹن پروکیور ہوا - 7 ہزار ٹن ہم نے ریزرو میں موجود رکھا - گنے کی فصل بھی ماشاء اللہ بہت اچھی ہے اور اس سال 25 سے 30 فیصد زیادہ پروکیور ہو رہی ہے - اس

طرح سے باسمتی rice کی پروڈکشن پچھلے سال کی نسبت ڈبل ہے بلکہ ڈبل سے بھی زیادہ ہے اس میں کسی قسم کی پریشانی کی بات نہیں ہے ۔ جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا ہے کہ فلور ملز والے تھوڑی بہت گڑ بڑ کرتے تھے ۔ ہم نے ان کو eleminate کیا ۔ جناب والا ۔ مجھے آپ کی وساطت سے اور اس ایوان کی خدمت میں یہ گزارش کرکے خوشی محسوس ہوتی ہے کہ آج تک فوڈ ڈیپارٹمنٹ کے کسی آدمی کے خلاف کبھی کوئی کیس رجسٹر نہیں ہوا تھا ۔ اور وہ کبھی گرفتار نہیں ہوتا تھا ۔ راولپنڈی میں ایک کیس بنا ۔ جس میں اے ایف سی ۔ انسپکٹر ۔ اور سپروائزر بڑے پائے خان قسم کے آدمی بنے پھرتے تھے ۔ انہوں نے 3000 من گندم خرد برد کی ۔ انہوں نے 27 بیلیں گنی بیگز کی بیچیں ۔ جبکہ ایک بیل میں 300 بیگ ہوتے ہیں ان کے خلاف ہم نے کیس رجسٹر کرایا ۔ اس کیس کو ہم نے پرسنل بنا کر اس کی پیروی کی ۔ اور سارے کے سارے گنی بیگز برآمد ہو چکے ہیں ۔ وہ آدمی تین ماہ سے جیل میں ہیں ۔ اور ان کی ضمانتیں ہائی کورٹ اور سپریم کورٹس سے نا منظور ہوچکی ہیں ۔ جناب والا ! اس قدر دردِ مندی ۔ محنت اور جانفشانی سے کام کیا جا رہا ہے ۔ اوکاڑہ میں ایک کیس پکڑا گیا ۔ جس میں اے ایف سی اور انسپکٹر نے نہ صرف ایک بوری بلیک کئے جانے پر ڈپو تھوڑی دیر کے لئے معطل کرکے بحال کر دیا ۔ ان سارے افسران کو میں نے suspend کر دیا ۔ جناب والا ! کھڈیاں کے ایک ایم پی اے صاحب جو میرے دوست ہیں ۔ وہ میرے پاس تشریف لائے کہ 120 بوری آٹے کی بلیک ہوئی ۔ اور اس کے بارے میں آپ کے محکمے نے ان کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی ۔ میں نے راشننگ کنٹرولر کو suspend کر دیا ۔ میں نے جتنے بھی متعلقہ آدمی ہیں ان کو پوری طرح twist کیا ہوا ہے اور میں یقین دلاتا ہوں کہ اپنی طرف سے جو کچھ بھی ہم سے ہو سکے گا کریں گے۔ بعض اوقات stay orders وغیرہ آ جاتے ہیں ۔ اس لئے میں آپ کا ممنون ہوں کہ آپ کی طرف سے مجھے دو دن نوٹس والا لیٹر مل گیا ہے ۔ اور جناب وزیر اعظم صاحب نے بھی حکم دیا تھا ۔ کہ اس کے لئے سپیشل ٹریبونل بنے گا ۔ یہ pilferage or leakage نہ ہو ۔ تو میں دعویٰ کرتا ہوں ۔ کہ ضرورت سے بھی زیادہ آٹا فراہم ہوگا ۔

جناب والا ! آپ انصاف کریں ۔ 22 لاکھ لاہور کی آبادی ہے ۔ اور 37 لاکھ کے کارڈ بنے ہوئے ہیں ۔ آخر ہم کوئی پیغمبر تو نہیں ہیں ۔ ہمیں کوئی الہام تو نہیں ہوتا ہے ۔ ہمارے دوست ہماری امداد کریں ۔ سارے پنجاب میں 22 ہزار ڈپو ہیں ۔ میں اکیلا کہاں کہاں جا کر چیکنگ کر سکتا ہوں ۔ تو میں اس سارے ہاؤس سے تعاون کی اپیل کرتا ہوں ۔ اور میں یقین دلاتا

ہوں کہ اگر ہم کمر بستہ ہو کر ان چیزوں کی چیکنگ کریں ۔ تو کوئی وجہ نہیں ہے ۔ کہ اس صورت حال پر قابو نہ پایا جاسکے ۔ اور پھر میں آخر میں یہی گزارش کروں گا ۔ کہ اس قسم کی کوئی situation نہیں ہے ۔ اور انشاءاللہ ہمیں کسی بھی غذائی بحران کا شکار ہونے کا احتمال نہیں ۔ اور میں اس ہاؤس کو یقین دلاتا ہوں ۔ کہ جہاں کہیں بھی یہ قلت ہوگی ۔ وہ دور کر دی جائیگی ۔ اور کسی کو بھی بھوک سے نہیں مرنے دیا جائے گا ۔ جس طرح سے جناب وزیر اعظم صاحب نے وعدہ فرمایا تھا ۔ اور آپ بھی یہ چیز ضرور ذہن میں رکھیں ۔ کہ ہمسایہ ملکوں کی کیا پوزیشن ہے ۔ بنگلہ دیش میں کیا ہو رہا ہے ۔ لاکھوں آدمی بھوک سے مر رہے ہیں ۔ ہندوستان میں کیا ہو رہا ہے ۔ ہمارے حالات ماشاءاللہ کافی اچھے اور بہتر ہیں ۔ اور اسی وجہ سے ہمارے بعض دوستوں کو تکلیف ہوتی ہے ۔ کہ یہ اتنے اچھے اور بہتر کیوں ہیں ۔ اسی لئے کہ یہی ایک situation ہے ۔ جس کو exploit کیا جاتا ہے ان حالات کے پیش نظر میں گزارش کروں گا ۔ کہ فاضل ممبر اس کو پریس نہیں کریں گے ۔

مرزا طاہر بیگ : جناب والا! فاضل وزیر خوراک صاحب شاید یہ بتانا بھول گئے ہیں ۔ کہ فوڈ ڈیپارٹمنٹ نے حال ہی میں یہ ہدایات جاری کی گئی ہیں کہ ہر ڈپو ہولڈر ایک دن کا سٹاک اپنے پاس ریزرو رکھے اور ان ہدایات کی پوری طرح implementation ہو رہی ہے اور کہیں پر کوئی shortage نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر : ہاں جی ۔ انھوں نے کہا ہے ۔ کوئی shortage نہیں ہے ۔

وزیر خوراک : کوئی shortage نہیں ہے ۔ میں اپنے فاضل دوست کو دعوت دیتا ہوں ۔ کہ یہ میرے ساتھ خود چل کر دیکھیں ۔ کہیں کسی ڈپو پر کوئی لائن نہیں ہے ۔

سید تابش الوری : جناب والا ! اگر یہ میرے ساتھ چلیں ۔ تو میں انہیں یہ بتاؤں ۔ کہ نہ صرف لائن لگی ہوئی ہے ۔ بلکہ لوگ بد دعائیں دے رہے ہیں کہ جس حکومت کو اس قدر ذوق و شوق سے اور والہانہ انداز سے ہم بر سر اقتدار لائے ہیں ۔ وہ ان کا کیا حشر کر رہی ہے ۔

مسٹر سپیکر : وہ آپ کو دعوت دے رہے ہیں - آپ ان کو دعوت دے رہے ہیں میرے خیال میں معاملہ ختم ہو جائے گا -

سید تابش الوری : اس پارٹی نے اپنے نعرے کے پہلے الفاظ بھی پورے نہیں کیئے ہیں - روٹی ان کے نعرے کا پہلا لفظ تھا - اور لوگ روٹی سے محروم رہ گئے ہیں - جناب والا ! نہایت ذمہ داری سے کہتا ہوں - کہ بہاولپور ڈویژن میں صرف 60 - 70 فیصد راشن مل رہا ہے - جو ان کی ضرورت کے پیش نظر پورا نہیں -

مسٹر سپیکر : بہاولپور ڈویژن والی بات specific تھی - وہ تو کل dispose of ہو گئی ہے -

سید تابش الوری : جناب والا ! میں عرض کر رہا تھا اور میں figure بتا رہا ہوں کہ اس حساب سے راشن ڈپوؤں کو سپلائی ہو رہا ہے اور یہ غلط بیانی سے کام لے رہے ہیں - ان کو 100 فیصد راشن نہیں مل رہا بلکہ 60 فیصد اور وہ بھی ایک ہفتہ قبل صرف 50 - 60 فیصد ملنا شروع ہوا ہے -

وزیر خوراک : جناب والا ! یہ کوٹہ ہم نے already بڑھا دیا ہے اور شاید انہیں بھی پتہ ہوگا - اس کا credit اگر یہ نہ دیں تو اور بات ہے - پہلے بہاولپور ڈویژن کو 40 ٹن دیا جاتا تھا - اب ہم نے اس ماہ 28 ٹن بڑھا دیا ہے - وہ تو پہلے کی بات کر رہے ہیں - 45 فیصد کی بات کر رہے ہیں - اب ہم نے 28 ٹن بڑھا دیا ہے - تو اب یہ 68 ٹن ہو گیا ہے -

مسٹر سپیکر : سید صاحب - آپ میری بات سنیں - اس کو میں dispose of کر رہا ہوں - اب آپ دونوں کسی شہر - کسی قصبہ کا اپنے دل میں فیصلہ کر لیں - ان کو کہیں جی آئیں چلیں یا وہ اپنے دل میں فیصلہ کر لیں اور آپ کو کہیں کہ آئیں چلیں - میں آپ کو لے چلتا ہوں -

and let there be a privilege motion that the Minister has made a wrong statement.

سید تابش الوری : جناب والا ! چونکہ وہ وضاحت نہیں کر سکے کہ وہ کیا کہنا چاہتے ہیں - میری تحریک التوائے کار میں یہ الزام لگایا گیا ہے کہ راشن ڈپوؤں پر ان کی ضرورت کے حساب سے 60 - 70 فیصد کم آٹا دستیاب ہو رہا ہے -

مسٹر سپیکر : وہ agree نہیں کر رہے ۔

سید تابش الوری : وہ اگر کہتے ہیں کہ ہم 100 فیصد دے رہے ہیں تو وہ اس کا اقرار کریں یا انکار ۔ کیونکہ اس وقت ان کی ہدایات کے مطابق جو کہ باقاعدہ تحریری طور پر موجود ہیں ۔ راشن ڈپوں کو 70 فیصد اور 60 فیصد آٹا سپلائی کیا جا رہا ہے ۔ اس کے علاوہ دیہات کے لئے ابھی تک کوئی کوٹہ مقرر نہیں ہوا ہے ۔

Mr. Speaker : He has already made it clear. The matter is disposed of.

سید تابش الوری : دیہات کے لوگ شہروں میں مارے مارے پھر رہے ہیں اور ان کو آٹا میسر نہیں ہوتا کیونکہ ان سے گندم چھین لی گئی ہے . . . . .

Mr. Speaker : The matter is disposed of in view of the statement of the Minister. I hope he will do it. This stands disposed of. The stage of adjournment motion is over. We go on to the next item.

(اس مرحلہ پر سیدہ عابدہ حسین صاحبہ کرسی صدارت پر متمکن ہوئیں)

ہنگامی قوانین جو ایوان کی میز پر رکھے گئے

دی ویسٹ پاکستان فنانس (پنجاب امنڈمنٹ) آرڈیننس 1974ء

وزیر قانون : جناب والا ! میں ہنگامی قانون (ترمیم پنجاب) مالیات مغربی پاکستان مجریہ 1974ء ایوان کی میز پر رکھتا ہوں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ! پیشتر اس کے کہ یہ بل ایوان کی میز پر رکھنے کے لئے جناب آرڈر دیں یا یہ ہاؤس میں پیش کرائیں ۔ میں آپ کی توجہ آئین کے آرٹیکل (128) کی طرف مبذول کراؤنگا ۔ جس میں یہ ہے کہ جو آرڈیننس ایوان کی میز پر رکھا جائےگا وہ بل متصور ہوگا ۔ اب ایک آرڈیننس جس کا نام انہوں نے بتایا ہے جو کہ فنانس ایکٹ میں امنڈمنٹ کے متعلق ہے ، ایوان کل منظور کر چکا ہے ۔ بعینہ وہی قانون جو آرڈیننس کی شکل میں آج وہ ایوان کی میز پر رکھ رہے ہیں ،

ایوان کی میز پر رکھے جانے کے بعد بل بن جائے گا۔ چونکہ یہ بات قواعد کے تحت ایک چیز جس پر اسمبلی ایک فیصلہ دے چکے۔ رولز کے مطابق اس سیشن میں اسی قسم کی کوئی چیز نہیں لائی جا سکتی۔ کوئی موشن نہیں پیش کی جا سکتی اور دوسرا یہ کہ اگر ایک قانون کل اسی اسمبلی میں پاس ہو چکا ہے پھر اسی اسمبلی کا بل بن جائے تو اس کی کیا صورت حال ہوگی۔ اس کی میں وضاحت چاہتا ہوں۔

مسٹر چیئرمین : ابھی تو بل غالباً منظور نہیں ہوا۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا! کل پاس ہو چکا ہے۔

مسٹر چیئرمین : لیکن گورنر کی assent نہیں آئی۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : نہیں جناب۔ اس کی ضرورت نہیں ہے۔ سات دن میں گورنر منظوری نہ دے تو

It shall be deemed to be assented.

اب اسمبلی sovereign ہو گئی ہے۔ موجودہ آئین میں گورنر کو assent with hold کرنے کا اختیار نہیں ہے۔ جو چیز ایک دفعہ اسمبلی سے پاس ہو جائے اسے دنیا کی کوئی طاقت رد نہیں کر سکتی۔ صرف یہ اس پر پابندی لگا دی گئی ہے کہ سات دن کے اندر منظوری دے۔ اگر نہیں دے گا تو وہ منظوری تصور ہوگی۔ پہلے گورنر منظوری روک سکتا تھا اور دوبارہ واپس بھیج سکتا تھا۔۔۔

Mr. Chairman : The Bill has to go to Governor for formal assent.

Haji Muhammad Saifullah Khan : So far as the Assembly is concerned, it has given its decision on this very bill.

(اس مرحلہ پر مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر جلوہ افروز ہوئے)

مسٹر سپیکر : جی حاجی صاحب فرمائیے۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا! میرا ایک نکتہ اعتراض ہے۔

مسٹر سپیکر : میں نے تھوڑا سا سن لیا ہے۔

Let us proceed further.

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا! اس کے لئے میرے دو اعتراض ہیں۔ ایک تو یہ کہ ہم یہ قانون بنا چکے ہیں اور اس کے مطابق جب یہ آرڈیننس lay ہو جائے گا تو یہ بل بن جائے گا تو اس بل کی پوزیشن بعد ازاں کیا ہوگی۔ اور دوسری صورت یہ ہے جناب والا! کہ قواعد کے تحت جب کسی ایک چیز پر اسمبلی ایک سیشن میں فیصلہ کر دے اسی قسم کی کوئی چیز دوبارہ اس اسمبلی میں نہیں پیش کی جا سکتی۔ چونکہ بعینہ زیر زیر کے ساتھ یہی بل اسمبلی اسی سیشن میں پاس کر چکی ہے تو پھر یہ دوبارہ بل کیسے آئے گا ؟

مسٹر سپیکر : یہ آپ آرڈیننس پر بات کر رہے ہیں ؟

حاجی محمد سیف اللہ خان : جی ہاں۔ جو اب بل بن جائے گا اگر ہوگا۔

Mr. Speaker : It is only a consequence of the Rules.

حاجی محمد سیف اللہ خان : May-be مگر اس کی consequence کیا ہوگی۔ وہ بل بن گیا ہے۔ ہم ایسے قانون بنا چکے ہیں۔

مسٹر سپیکر : جی۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : ایک اسی قسم کا قانون ہم بنا چکے ہیں اور آج وہ قانون بل بن رہا ہے۔

وزیر قانون : جناب والا ! یہ نکتہ اعتراض قبل از وقت ہے۔

مسٹر سپیکر : اس میں مجھے ابھی تک سمجھ نہیں لگ سکی۔

Constitution and the Rules Provide

کہ جو بھی آرڈیننس گورنر صاحب نافذ کریں گے

It will be laid before the House. Should the Governor comply with the provisions of the Constitution or he should not ?

حاجی محمد سیف اللہ خان : جی ہاں۔

مسٹر سپیکر : اس کے بعد رولز آپ کے یہ کہتے ہیں کہ جب وہ آرڈیننس میز پر lay ہو جائے گا

Then it will assume the form of a Bill.

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا! رولز نہیں آئین کہتا ہے۔ آئین کے آرٹیکل (128) میں یہ ہے...

مسٹر سپیکر : وہ کیا ہے ؟

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا! وہ یہ ہے کہ جو آرڈیننس lay ہوگا

It shall be deemed to have been a bill presented in this House.

یہی تو میں کہہ رہا ہوں کہ یہ آئین کا تقاضا ہے ۔ اگر رول نہ ہوتا تو پھر ہم waive کر سکتے تھے اور اس میں کافی گنجائش آ سکتی تھی ۔

مسٹر سپیکر : یہ ذرا پڑھیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! آپ ہی پڑھ دیں ۔

Mr. Speaker : Yes, I will read :

> 128—(3) Without prejudice to the provisions of clause (2), an Ordinance laid before the Provincial Assembly shall be deemed to be a Bill introduced in the Provincial Assembly.

اس کو اور زیادہ strength مل گئی ہے ۔

It is a constitutional consequence. He has an obligation to lay it before the House.

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! یہی تو میں پوچھ رہا ہوں ۔

Mr. Speaker : This is No. 1. And No. 2, there is a constitutional consequence that it assumes the form of a bill. Now, what is your objection.

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! یہی تو میں وضاحت چاہ رہا ہوں ۔

Mr. Speaker : That is a different thing.

Haji Muhammad Saifullah Khan : Interpretation Sir.

Mr. Speaker : If it is required ? It is only a matter of Rules.

Haji Muhammad Saifullah Khan : A law has been passed.

مسٹر سپیکر : یہ جو آپ کہتے ہیں کہ دوبارہ وہی قانون نہیں بن سکتا ۔ یہ آپ کہاں سے powers derive کر رہے ہیں ؟

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! اس سیشن میں یہ موشن نہیں آ سکتی ۔

مسٹر سپیکر : یہ کہاں لکھا ہوا ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! آپ کے قواعد میں ہے ۔

مسٹر سپیکر : مجھے بتائیے ۔ اس لئے میں آپ سے پوچھ رہا ہوں ۔

All the Rules and even the legislation are subject to the provisions of the Constitution.

حاجی محمد سیف اللہ خان : بالکل صحیح ہے ۔ تو اس قانون کی کیا حیثیت ہو گی جو ہم کل پاس کر چکے ہیں ۔

مسٹر سپیکر : وہ قانون قانون ہو گا ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جس میں ہم اس آرڈیننس کو کل repeal کر چکے ہیں ۔ وہی آرڈیننس آج lay ہو رہا ہے ۔

Ch. Muhammad Yaqoob Awan : My respectful submission in this case is that the bill we have passed is still a bill. It has not been assented to by the Governor so far. After a lapse of a week, my brother can say that it is no longer a bill. So even if the Ordinance be considered a bill, any-how, it will be transformed into an Act after the assent of the Governor. Where lies the difficulty ?

Mr. Speaker : That is number one. The second is that the Assembly may not take it up, may not convert it into an Act.

وزیر قانون : جناب والا ! اس میں میرا بھی ایک اعتراض ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! سوال یہ ہے کہ اسی آرڈیننس کو جو آج بل بن رہا ہے آئین کے تحت کل ہم repeal کر چکے ہیں ۔

مسٹر سپیکر: کل بھی تو آپ نے ایک بل پاس کیا ہے جس میں اس کو repeal کیا ہے ۔

It has not so far assumed the form of an Act.

Haji Muhammad Saifullah Khan : Assembly has given its decision.

وزیر قانون : اور نہ وہ بل promulgate ہوا ہے ۔

مسٹر سپیکر : آپ اس سے کیا conclusion derive کرتے ہیں ۔

Whether the Rules are subject to the constitutional provisions or the Constitution is subject to the Rules.

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! سوال یہ ہے کہ کیا تو ہمارا کل والا پاس کردہ قانون غلط ہے ؟

مسٹر سپیکر : نہیں وہ ٹھیک ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : کیا ہم نے اپنی beyond jurisdiction کیا ہے ۔

مسٹر سپیکر : وہ بھی ٹھیک ہے ۔

There is no conflict.

آپ کو یہ بڑا کوئی وہم یا آپ کو تھوڑا سا conflict نظر آتا ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! اس کو میں دوبارہ study کر لوں گا ۔

مسٹر سپیکر : جی ہاں ۔ اس کو آپ further study کریں ۔

No order is called for.

Chaudhri Muhammad Yaqoob Awan : Let him consider it as an historical document at the most.

Mr. Speaker : It has an historical value, no doubt.

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! اس کو میں مزید study کر لوں گا ۔

وزیر قانون : جناب والا ! ویسے ان کا نکتہ اعتراض قبل از وقت ہے ۔ اگر ہم اس کو ایوان کے میز پر lay down کرنے کے بعد یہ تحریک پیش کریں کہ اس کو زیر بحث لایا جائے اس وقت یہ نکتہ اعتراض پیش کر سکتے تھے کہ اس سیشن میں ہم نے فلاں بل پاس کیا ہے اب اس کو زیر غور نہیں لایا جا سکتا ۔ میں اسے ایوان کی میز پر رکھ رہا ہوں ۔ کیونکہ یہ قانونی ذمہ داری ہے کہ گورنر آئینی ذمہ داری کو پورا کرے ۔ جس وقت گورنر کل والے بل کی assent دے دیں گے تو وہ نافذالعمل ہوگا اس صورت میں تو آپ کا اعتراض ٹھیک ہو سکتا تھا جیسا کہ فاضل رکن محمد یعقوب صاحب نے فرمایا ہے لیکن آج نہیں ۔

مسٹر سپیکر : دی ویسٹ پاکستان فنانس (پنجاب امنڈمنٹ)آرڈیننس 1974ء ایوان میں پیش کر لیا گیا ہے ۔

دی پنجاب ہاؤسنگ فیسیلیٹیز فار نان پروپرائٹرز ان رورل ایریاز آرڈیننس 1974

وزیر قانون : جناب والا ! میں دی پنجاب ہاؤسنگ فیسیلیٹیز فار نان پروپرائٹرز ان رورل ایریاز آرڈیننس 1974ء ایوان کی میز پر رکھتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر : دی پنجاب ہاؤسنگ فیسیلیٹیز فار نان پروپرائٹرز ان رورل ایریاز آرڈیننس 1974ء ایوان کی میز رکھ دیا گیا ہے ۔

It is referred to the Standing Committee concerned. The report to come within a fornight.

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب پہلے بھی یہ آرڈیننس نافذ ہوا تھا اس کمیٹی کی رپورٹ بھی آ گئی تھی ۔

Mr. Speaker : There will be two reports of similar provision. The Members will be benefitted from boh the reports.

شیخ عزیز احمد : جناب والا ! میں ایک نکتہ کی وضاحت چاہتا ہوں ۔ اس سلسلے میں آرٹیکل 128 کے ماتحت جو آرڈیننس ہاؤس میں put کیا جائے اور introduce ہو جائے اور وہ تین ماہ تک بل ہی رہتا ہے وہ آرڈیننس lapse ہو جاتا ہے تو

What will be the position of that Ordinance ?

مسٹر سپیکر : آرڈیننس تو lapse ہو جائے گا ۔

شیخ عزیز احمد : آرڈیننس تو lapse ہو گیا ۔ لیکن بل بہ حیثیت بل رہا وہ تو lapse نہیں ہوگا ۔

مسٹر سپیکر : تو اس میں کیا فرق پڑتا ہے ۔

The Government may withdraw that bill at any moment.

شیخ عزیز احمد : بل withdraw کریں گے لیکن اس آرڈیننس کی کیا پوزیشن ہو گی ؟

مسٹر سپیکر : دونوں lapse کر گئے ۔

شیخ عزیز احمد : As was the position yesterday. آپ نے ایک کلاز اس میں introduce کی کہ فنانس (امنڈمنٹ) آرڈیننس 1974ء shall be repealed.

جو repeal ہو چکا ہوا ہے اس کی میعاد تین ماہ گذر چکی ہے ۔

مسٹر سپیکر : اس سے کچھ فرق نہیں پڑتا ۔ شیخ صاحب یہ جنرل کلازز ایکٹ کا مسئلہ ہے ۔ اس کی بڑی لمبی چوڑی بحث ہے lapse ہونے کے کیا consequences ہوتے ہیں ۔ repeal ہونے کا کیا consequence ہوتا ہے Let us leave it as it is.

شیخ عزیز احمد : میں اس کے consequences پر بحث نہیں کرتا کہ اس کا اثر کیا ہو گا ۔

مسٹر سپیکر : consequences کی بات ہے ۔ repeal جو کرتے ہیں اس کا consequence کیا ہے اور lapse ہو جاتا ہے تو اس کا consequence کیا ہے ۔

It is material from that point of view only and that is why it is put generally.

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب وہ کچھ اور کہہ رہے ہیں وہ یہ فرما رہے ہیں کہ 128 کے تحت گورنر کو ہنگامی اختیار ہیں ۔ جب اسمبلی in session نہ ہو آرڈیننس نافذ کر لیا ۔ آرڈیننس کے نفاذ کے بعد وہ lay ہوگا ۔ درمیان میں دو سیشن اسمبلی کے ہوں گئے مگر آرڈیننس قانون نہیں بنایا جا سکا اور پھر اس کے بعد وہ آرڈیننس lapse ہو گیا پھر اس کو دوسرے آرڈیننس کی شکل دے دی گئی ۔

مسٹر سپیکر : نہیں وہ یہ نہیں کہتے ۔

وزیر قانون : جناب والا ! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ دی پنجاب مینرل ڈیویلپمنٹ کارپوریشن بل 1974 جیسا کہ اس کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے صنعت و ترقی معدنیات نے سفارش کی ہے فی الفور زیر غور لایا جائے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد : جناب والا ! اس بل پر بہت سی ترامیم آئی ہیں یہ بل بھی بڑا اہم ہے ۔ میں آپ کے توسط سے وزیر قانون کی خدمت میں درخواست کروں گا کہ اس پر غور ملتوی کیا جائے ۔ اسمبلی کی قانون سازی کا آج آخری دن ہے اور ہم اتنے مختصر وقت میں کچھ نہیں کر سکیں گے ۔ اس لئے ہاؤس ملتوی کیا جائے ۔

مسٹر سپیکر : یہ آرڈیننس ہے بل تو نہیں ہے ۔ حاجی صاحب یہ تجویز دے رہے تھے کہ ہماری زندگی میں ایک بات ہو جائے کہ اسے مشتہر کیا جائے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : ہم ماننے کے لئے تیار ہیں ۔ یہ بھی قسم ٹوٹ جائے کہ ہم نے مشتہر نہیں کیا ۔

مسٹر سپیکر : یہ آرڈیننس ہے اس لئے میں نے یہ پوچھا تھا ۔

وزیر قانون : کسی اور بل کو کر لیں گے پرنسپل آف پالیسی کو کر لیں ۔

مسٹر سپیکر : جیسا کہ علامہ صاحب نے فرمایا ہے ہاؤس ملتوی کر لیں ۔

وزیر قانون : نہیں جناب ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : یہ بہت لمبی رپورٹ ہے اس لئے چھ دن لگیں گے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد : یہ بہت لمبی چوڑی ہے ۔

مسٹر سپیکر: normally اس کے لئے ایک دن مقرر ہوا کرے گا کیونکہ وہ تو کافی عرصہ کی بات تھی ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : یہ کہیں لکھا ہوا ہے ؟ دو دن کر لیں ۔

Mr. Speaker : So far as I am concerned, I will fix a day.

اگر آپ دو دن کریں گے تو وہ مشترکہ تجویز آ جائیگی ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : اس کا لائحہ عمل تیار کر کے پھر بحث کریں گے جیسا کہ پہلے ہوتا رہا ہے ۔

وزیر قانون : ٹھیک ہے ۔

Mr. Speaker : Now the House is adjourned till 9.00 a.m. to morrow.

(اسمبلی کا اجلاس 19 دسمبر 1974 بروز جمعرات نو بجے صبح تک کے لئے ملتوی ہو گیا)

صوبائی اسمبلی پنجاب

پہلی صوبائی اسمبلی پنجاب کا تیرھواں اجلاس

جمعرات ۔ 19 دسمبر 1974ء

(پنجشنبہ ۔ 4 ذوالحج 1394ھ)

اسمبلی کا اجلاس اسمبلی چیمبر لاہور میں ساڑھے آٹھ بجے صبح منعقد ہوا ۔ مسٹر سپیکر رفیق احمد شیخ کرسی صدارت پر متمکن ہوئے ۔

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ قاری اسمبلی نے پیش کیا ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ

وَاَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيْمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ

وَمَا اخْتَلَفَ فِيْهِ اِلَّا الَّذِيْنَ اُوْتُوْهُ مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ بَغْيًا

بَيْنَهُمْ فَهَدَى اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِهٖ

وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝

(پ ۲ — س ۲ — رکوع ۱۰ — آیت ۲۱۳)

ابتدا میں لوگ ایک ہی گروہ تھے (جب اختلاف ہونے لگا) تو اللہ نے نبیوں کو بھیجا جو ایمان والوں کو خوشخبری سناتے تھے اور (منکروں کو) ڈراتے تھے۔ اور ان کے ساتھ برحق کتاب عطا کی تاکہ لوگوں کے درمیان ان مسائل کا فیصلہ کرے جن میں وہ اختلاف رکھتے تھے۔ یہ اختلاف پیدا کرنے والے صرف وہی لوگ تھے جنہیں کتاب عطا ہوئی تھی۔ بعد اس کے کہ انہیں واضح احکام پہنچ چکے تھے محض باہمی ضد اور مخالفت کی بنا پر (اختلاف کیا) پس اللہ نے اپنے فضل سے ایمان والوں کو اس حق بات میں راہنمائی کی جس میں وہ لوگ اختلاف کرتے تھے اور اللہ جسے چاہتا ہے راہ راست پر چلنے کی توفیق عطا کر دیتا ہے۔

وما علینا الا البلاغ ۔ (۱۹-۱۲-۱۹۷۴ء)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سرکاری ملازمین کے لئے کوارٹرز بنانے کی سکیمیں

5265* ۔ **مرزا افضل حق** ۔ کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) پنجاب میں ایسا کون کون سا شہر یا قصبہ ہے جس کی آبادی ایک لاکھ سے زائد ہے ۔

(ب) مذکورہ بالا کس کس شہر اور قصبہ میں 1972-73ء اور 1973-74ء میں سرکاری ملازمین کے لئے کوارٹرز بنانے کی سکیمیں تیار کی گئیں ۔

(ج) مذکورہ بالا سکیموں میں سے ہر ایک سکیم کے لئے کتنا کتنا سرمایہ ہر دو برسوں کے لئے مختص کیا گیا اور کون کون سی سکیم پر عمل درآمد ہو چکا ہے اور کس کس پر ابھی تک عمل درآمد نہیں ہوا نیز عمل نہ ہونے کی وجہ کیا ہے ۔

(د) ہر دو برسوں میں ہر سکیم پر مخصوص شدہ سرمایہ میں کتنا کتنا متعلقہ محکمہ کو دیا گیا اور کتنا کتنا خرچ نہیں ہو سکا ۔ نیز ہر سکیم پر آج تک کتنی کتنی سرکاری عمارتیں اور کوارٹرز تیار کر کے سرکاری ملازمین کے حوالے کئے گئے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ (ڈاکٹر محمد صادق سلیمی) : (الف) Asstt-Census Commissioner سے موصول شدہ اطلاع کے مطابق پنجاب میں لاہور ۔ گوجرانوالہ ۔ سیالکوٹ ۔ قصور لائل پور ۔ سرگودھا ۔ جہلم ۔ راولپنڈی ۔ گجرات ۔ واہ کینٹ ملتان ۔ ساہیوال اور بہاولپور ایسے تیرہ شہر ہیں جن کی آبادی ایک لاکھ سے زائد ہے ۔

(ب) 1972-73ء اور 1973-74ء کے دوران صرف لاہور اور راولپنڈی کے شہروں کے لئے ایسی سکیمیں تیار کی گئیں ۔ جن پر عمل درآمد ہو چکا ہے ۔

(ج)

نمبر شمار	نام سکیم	مختص شدہ 1972-73ء	رقم زیر بحث تجویز 1973-74ء
1	لاہور میں چوبرجی گارڈن اسٹیٹ میں چپڑاسیوں کے 100 کوارٹروں کی سکیم -	3,00,000	3,00,000
2 -	راولپنڈی میں رہائشی کوارٹرز برائے سٹاف کلاس چہارم -	...	5,79,000

ان دونوں سکیموں پر عمل درآمد شروع ہو چکا ہے -

1972-73ء 1973-74ء

نام شہر	نام سکیم	مختص شدہ رقم روپے	فراہم شدہ رقم روپے	خرچہ روپے
لاہور	چوبرجی گارڈن اسٹیٹ میں چپڑاسیوں کے لئے 100 کوارٹروں کی سکیم	3,00,000	2,00,000	98,540
راولپنڈی	راولپنڈی میں رہائشی کوارٹرز برائے سٹاف کلاس چہارم	...	...	...

رقم جو خرچ ہوئی روپے	مختص شدہ رقم روپے	فراہم شدہ رقم روپے	خرچہ روپے	رقم جو خرچ نہ ہو سکی روپے
1,01,460	3,00,000	3,00,000	3,36,426	..
...	5,79,000	1,50,000	1,18,094	31,906

مندرجہ بالا سکیم نمبر 1 کے ماہ جون 1974ء تک 25 کوارٹرز تعمیر ہوئے - جن میں سے 14 کوارٹرز چوبرجی گارڈن اسٹیٹ میں بنائے گئے اور وحدت کالونی میں اب تک چوبرجی گارڈن اسٹیٹ کے 14 تعمیر شدہ کوارٹرز سرکاری ملازمین کے حوالے کر دیئے گئے ہیں - باقی 11 کوارٹروں کی منتقلی کے لئے محکمانہ کارروائی جاری ہے -

مندرجہ بالا سکیم نمبر 2 کے جون 1974ء تک 16 کوارٹرز شروع کئے جا چکے ہیں -

---

سڑکوں کی کشادگی

5425* ۔ ملک شاہ محمد محسن : کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا یہ امر واقعہ ہے کہ لاہور - شیخوپورہ کے درمیان سڑکوں کے دونوں جانب متعدد فیکٹریاں اور کارخانے لگ رہے ہیں جس سے ٹریفک میں اضافہ ہو گیا ہے ۔ اگر ایسا ہے تو مذکورہ سڑکوں کو چوڑا کرنے کے لئے کیا اقدامات کئے جا رہے ہیں ؟

وزیر مواصلات اور تعمیرات (ڈاکٹر محمد صادق ملھی) **:** جی ہاں ۔ موجودہ سڑک کو بیس (20) فٹ سے چوبیس (24) فٹ تک چوڑا کیا گیا ۔ اور پہلی سڑک کے ساتھ دو طرفہ ٹریفک کے لئے ایک اور چوبیس (24) فٹ چوڑی سڑک تعمیر کی جا رہی ہے -

چوہدری امان اللہ لک : یہ جو 24 فٹ تک چوڑی سڑک تعمیر ہو رہی ہے کیا وزیر موصوف بتا سکیں گے اس کی تکمیل کی حتمی تاریخ کیا ہے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات : اس کی تاریخ کا تعین تو مشکل ہے مگر ہم کوشش کریں گے کہ اسے اگلے بجٹ میں مکمل کر دیا جائے ۔

صوبہ میں تنگ سڑکوں کی کشادگی

5426* ۔ ملک شاہ محمد محسن : کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) پنجاب میں کل کتنے میل تنگ سڑکوں کو 1973ء میں چوڑا کیا گیا اور ان پر کیا لاگت آئی ۔

(ب) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ لاہور گوجرانوالہ کے درمیان ٹریفک کا رش بہت زیادہ ہے ۔ اگر ایسا ہے تو کیا حکومت مذکورہ سڑک کو چوڑا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر نہیں تو کیوں ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ڈاکٹر محمد صادق سلمی) : (الف) صوبہ پنجاب 313 میل تنگ سڑکوں کو 1973ء میں چوڑا کیا گیا ہے۔ اور ان پر —/4,68,72,403 روپے لاگت آئی ہے

(ب) جی ہاں ۔ بلکہ دو طرفہ سڑک (Dual Carriage Way) بنانے کا ارادہ ہے ۔

کالا باغ تا عیسوال خیل سڑک کی تعمیر

5864* : کرنل محمد اسلم خان نیازی : کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کالا باغ تا عیسوال خیل سڑک گذشتہ کئی سالوں سے بہت ہی شکستہ حالت میں ہے جس سے عوام کو سخت مشکل کا سامنا ہے ۔

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت مذکورہ سڑک کو کب تک مرمت کرائے گی ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ڈاکٹر محمد صادق سلمی) : (الف) جی ہاں ۔

(ب) یہ سڑک معمولی سالانہ مرمت سے درست نہیں کی جا سکتی ۔ سال 1973-74 میں سیلابوں کے نقصانات درست کرنے کے لئے کچھ رقم ملی تھی ۔ لیکن وہ صرف ان نقصانات کا ازالہ ہی کر سکی جو گذشتہ سال سیلابوں اور بارشوں سے سڑک کو پہنچے تھے ۔ ان حالات میں سڑک کی دیکھ بھال سالانہ رقم کی مرمت سے ناممکن ہے ۔ اور سڑک کی موجودہ حالت اس امر کی متقاضی ہے کہ اس کو کم از کم 20 فٹ تک چوڑا کیا جائے ۔ اور مطلوبہ ڈیزائن کے مطابق مزید مضبوط کیا جائے ۔ اس سڑک کی widening اور strengthening کا کام محکمہ کے زیر غور ہے ۔ کیونکہ یہ سکیم 1974-75ء کے منصوبہ میں شامل نہیں ہے ۔ اس لئے کوشش کی جائے گی کہ اس سکیم کو سالانہ ترقیاتی منصوبہ سال 1975-76ء میں شامل کر لیا جائے ۔

تلہ گنگ تا راولپنڈی سڑک کی تعمیر

*5865 - **کرنل محمد اسلم خان نیازی :** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ مجوزہ سڑک تلہ گنگ ضلع کیمبل پور راولپنڈی براستہ چکری کی تعمیر سے کل سفر میں تقریباً 36 میل کا فاصلہ کم ہو سکتا ہے جس سے اسلام آباد تا کراچی ملتان - سرگودھا - میانوالی جانے میں آسانی ہو گی -

(ب) اگر جزو (الف) بالا جواب اثبات میں ہے تو حکومت مذکورہ سڑک کب تک تعمیر کرے گی ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ڈاکٹر محمد صادق ملھی) : (الف) جی ہاں -

(ب) راولپنڈی تا چکری سیکشن کا کام ہو رہا ہے چکری تا تلہ گنگ کا پراجیکٹ بھی امید کی جاتی ہے کہ اگلے پنج سالہ منصوبہ میں شامل ہو سکے گا -

---

ڈاھرانوالہ تا چک نمبر 209 مراد پختہ سڑک کی تعمیر

*5897 - **حافظ علی اسد اللہ :** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ تحصیل چشتیاں کے بنگلہ ڈاھرانوالہ میں مربوط دیہی ترقیاتی مرکز قائم کیا گیا ہے اور اس علاقہ میں غلہ منڈی بھی منظور کی گئی ہے جو ابھی زیر تعمیر ہے -

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ غلہ منڈی ڈاھرانوالہ سڑکوں کے ذریعے اردگرد کے دیہات سے منسلک نہیں ہے -

(ج) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ جنوری 1973ء میں ڈسٹرکٹ کونسل کے اجلاس میں ڈاھرانوالہ تا چک نمبر 209 مراد پختہ سڑک ترجیحی طور پر منظور کی گئی تھی -

(د) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ مذکورہ سڑک کی تعمیر کے منصوبہ پر ابھی تک عمل درآمد نہیں ہوا۔

(ہ) اگر جزو (الف) تا (د) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو سڑک کی تعمیر کے منصوبہ کی تکمیل نہ ہونے کی وجہ کیا ہے۔ اور کیا حکومت اس منصوبہ کو مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ڈاکٹر محمد صادق ملہی) : (الف) جی ہاں ۔

(ب) غلہ منڈی ڈاھرانوالہ کے ارد گرد دیہات ، کچی سڑکیں موجود ہیں ۔ البتہ پکی سڑک موجود نہیں ۔

(ج) جی ہاں ۔ لیکن یہ ریزولیوشن غالباً 12 فروری 1974ء کو منظور ہوا تھا ۔

(د) جی ہاں ۔

(ہ) یہ سڑک 75-1974ء کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں شامل نہیں کی گئی ہے ۔ کیونکہ بجٹ میں منظور شدہ رقم بہت محدود ہوتی ہے ۔ اس لئے مقابلتاً زیادہ اہم سڑکوں کو پہلے منتخب کیا جاتا ہے ۔ سر دست اس کے متعلق حتمی طور پر وقت کا تعین نہیں کیا جا سکتا ۔

حافظ علی اسد اللہ : جناب والا ! وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ رقم بہت محدود ہوتی ہے اور نسبتاً زیادہ اہم سڑکوں کو اس میں رکھا جاتا ہے۔ کیا میں ان سے پوچھ سکتا ہوں کہ ڈھرانوالہ تا چک نمبر 209 مراد جس کا میں نے سوال میں ذکر کیا ہے ہے بیس بیس میل تک کئی چکوک موجود ہیں جہاں دشوار گزار راستے ہیں اور ان کے لئے پہنچنا مشکل ہوتا ہے۔ وہ گزشتہ چالیس سال سے ٹیکس اور دوسری ہر چیز ادا کرتے ہیں لیکن وہ سہولتوں سے محروم ہیں۔ کیا ایسی سڑک کوئی اور چشتیاں میں ہے جس کی زیادہ اہمیت ہو اور وہ زیر تعمیر ہو ؟

مسٹر سپیکر : آپ کا سوال میں نہیں سمجھ سکا۔ آپ اپنے سوال کو دوبارہ دھرائیں ۔

حافظ علی اسد اللہ : میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ چشتیاں کے علاقے میں زیادہ سے زیادہ لوگوں کی آمدورفت کی دشواریوں کو دور کرنے کے سلسلے میں اس سڑک کی سب سے زیادہ اہمیت ہے ۔ اور یہ جو جواب میں کہا گیا ہے کہ ہم زیادہ اہمیت والے علاقوں میں ترجیحی طور پر سڑکیں دیتے ہیں ۔ اس کے متعلق میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ چشتیاں میں اور کون سی اہم سڑک ہے جسے رکھا گیا ہے ؟ چشتیاں کو تو مسلسل نظر انداز کیا گیا ہے ۔

وزیر مواصلات و تعمیرات : جہاں تک اس کی ترجیحی فوقیت کا تعلق ہے ۔ صوبے کے اندر مواصلاتی نظام میں دو قسم کے پراجیکٹ ہیں ۔ ایک تو موجودہ مواصلاتی نظام کی بہتری اور برتری اور دوسرے نئے مواصلاتی نظام کی تکمیل ۔ جس کو ہم on going سکیم کہتے ہیں ۔ مندرجہ بالا دو پروگراموں کی بروقت تکمیل کے لئے بہت زیادہ سرمایہ اور وقت درکار ہے ۔ صوبے کے مالی ذرائع کے مطابق سردست موجودہ مواصلاتی نظام کو بڑھتی ہوئی ٹریفک اور پیداوار کی تسلی بخش نقل و حرکت کی ضرورت کے مطابق اور مضبوط کیا جا رہا ہے ۔ جہاں تک نئی سڑکوں کے ترقیاتی پروگرام کا تعلق ہے ۔ یہ فی الحال بڑے بڑے شہروں کو اور قصبوں کو آپس میں ملانے تک محدود ہے ۔ اس کے بعد اگلے مرحلے پر ہم چکوک اور چھوٹی جگہوں کو ملانے کی کوشش کریں گے ۔

حافظ علی اسد اللہ : ریزولیوشن کے متعلق کہا گیا ہے کہ غالباً فروری 1974 ء میں اس سڑک کے متعلق منظور کیا گیا تھا ۔ کیا یہ حقیقت نہیں کہ 1972 ء میں بھی اور پھر 1973 ء میں بھی ریزولیوشن منظور کیا گیا تھا اور بار بار حکام بالا اور حکومت پنجاب کی توجہ اس طرف دلائی گئی تھی اور اسے جان بوجھ کر نظر انداز کیا گیا ہے ؟

مسٹر سپیکر : ان کا یہ کہنا ہے کہ آپ اپنے جواب میں لکھا ہے کہ فروری 1974 ء میں ریزولیوشن منظور ہوا تھا ۔ لیکن اس سے پہلے بھی دو مرتبہ یہ ریزولیوشن پاس ہوا تھا ۔

وزیر مواصلات و تعمیرات : آخری ریزولیوشن 12 فروری 1974 کو ہوا ہے ۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

ضلع بہاولنگر میں سڑکوں کی تعمیر

*5898 ۔ حافظ علی اسد اللہ : کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ محکمہ ہائی ویز نے ضلع بہاولنگر میں 73-1972 میں اور 74-1973 میں کون کون سی سڑکیں تعمیر کی ہیں یا برائے تعمیر منظور کی ہیں ۔ تحصیل وار تفصیل دی جائے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ڈاکٹر محمد صادق ملہی) : سال 73-1972 میں مندرجہ ذیل سڑکیں ضلع بہاولنگر میں تعمیر کی گئیں ۔

1- **تحصیل فورٹ عباس** : میں سڑک فورٹ عباس تا منصورہ کی کل لمبائی 9 میل تعمیر ہوئی ۔

2- **تحصیل منچن آباد** ۔ میں بہاولنگر تا منڈی صادق گنج 6 میل لمبی سڑک تعمیر ہوئی ۔

3- تحصیل **ہارون آباد**۔ میں چشتیاں ہارون آباد روڈ براستہ قاضی والا 1.45 میل لمبی سڑک تعمیر ہوئی ۔ اس طرح ان کی کل لمبائی 16.45 میل ہوتی ہے ۔

سال 74-1973 میں جو سڑک تعمیر ہوئی ۔

تحصیل منچن آباد ۔ میں سڑک بہاولنگر ۔ منڈی صادق گنج 2.28 میل تعمیر ہوئی ۔

سال 74-1973 میں تعمیر کیلئے جو نئی سڑکیں منظور کی گئیں ۔

1 **تحصیل فورٹ عباس** : میں سڑک فورٹ عباس تا یتیم والا ۔

2 **تحصیل منچن آباد** ۔ میں سڑک منچن آباد تا ڈھاک پتن ۔

3 **تحصیل بہاولنگر** ۔ میں سڑک از جنڈ والا کوٹلہ حکیم نوزسر تا میل نمبر 18/5 سڑک چشتیاں ہارون آباد براستہ قاضی والا برائے تعمیر منظور کی گئی ہیں ۔

حافظ علی اسد اللہ : جناب سپیکر! ضلع بہاولنگر میں جن سڑکوں کا ذکر کیا گیا ہے اس میں چشتیاں کو پھر نظر انداز کر دیا گیا ہے ۔ کیا وہاں کوئی بھی ایسی جگہ نہ تھی جہاں سڑک تعمیر کی جاتی ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ ان کی یہ بات صحیح نہیں ہے ۔ نمبر تین پر تحصیل بہاولنگر کے ضمن میں میں نے پڑھا ہے کہ سڑک از جنڈ والا کوٹلہ حکیم نورسر تا میل نمبر 18/5 سڑک چشتیاں ہارون آباد چشتیاں کا تو اس میں ذکر ہے ۔

حافظ اسد اللہ ۔ آپ کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ وہ میرے حلقہ نیابت میں نہیں ہے ۔ چشتیاں میں وہ میل ڈیرھ میل جو ہوگی ' تو وہ برائے نام ہے ۔ اس کی طرف توجہ کی ضرورت ہے ' پیشتر اس کے کہ ہم سخت احتجاج کریں ۔

مسٹر سپیکر : آپ اس کی طرف توجہ دیں ۔

وزیر مواصلات و تعمیرات : میں اس پر خصوصی توجہ دوں گا ۔

سڑکوں کی تعمیر

6120* ۔ چوہدری علی بہادر خان : کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) صوبہ میں سڑکوں کی تعمیر کے لئے جو رقم سال 1973-74ء میں مختص کی گئی ہے اس سے کتنے میل سڑکیں تعمیر ہوئی ہیں ۔

(ب) 1971-72ء—1972-73ء اور 1973-74ء میں تعمیر ہونے والی سڑکوں پر سال وار فی میل کیا لاگت آئی ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ڈاکٹر محمد صادق سلہی) **: (الف)** نئی سڑکیں جو مکمل تعمیر کی گئیں ۔ 31 میل

2 ۔ پرانی سڑکیں جن کو مزید کشادہ و مضبوط بنایا گیا ۔ 178 میل

3 ۔ نئی سڑکیں جو کہ تکمیل کے آخری مراحل میں ہیں ۔ 112 میل

(ب) سال وار فی میل لاگت محکمہ ہائی وے کے ہر ایک سرکل اور ضلع میں اس خاص ضلع کے مخصوص حالات کے مطابق مختلف رہی ہے۔ تخمینہ کے مطابق میدانی علاقے میں 12 فٹ چوڑی سڑک کی اوسطاً لاگت مادرجہ ذیل ہے ۔

1971-72ء	2,50,000 روپے فی میل
1972-73ء	3,00,000 روپے فی میل
1973-74ء	4,25,000 روپے فی میل

محکمہ بلڈنگز اور ہائی ویز بہاول پور میں خالی آسامیاں

*6201 ۔ **سید تابش الوری** : کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) صوبہ میں محکمہ بلڈنگز اور ہائی ویز میں سپرنٹنڈنگ انجینئرز کی الگ الگ کل کتنی خالی آسامیاں ہیں نیز ان میں سے اس وقت کتنی خالی ہیں ۔ اگر ایسا ہے تو کب سے اور کیوں اور کب پر کی جائیں گی ۔

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ حال ہی میں متذکرہ محکموں کے ایگزیکٹو انجینئروں کو ترقی دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے ۔ اگر ایسا ہے تو ان کے نام کیا ہیں اور ان کی ترقی و تعیناتی کے احکام کب صادر کئے جائیں گے ۔

(ج) کیا یہ حقیقت ہے کہ کچھ عرصہ قبل ڈپٹی چیف انجینئر عمارات اور ڈپٹی چیف انجینئر شارعات بہاولپور کے دفاتر کو ختم کرنے کا فیصلہ کیا گیا تھا جس پر اب عمل درآمد روک دیا گیا اور اب بہاولپور میں ان دونوں محکموں کے الگ الگ زون بنا کر ڈپٹی چیف انجینئروں کی آسامیوں کو چیف انجینئروں کی آسامیوں میں تبدیل کرنے کی سکیم زیر غور ہے ۔ اگر ایسا ہے تو اس پر کب تک عمل درآمد ہوگا ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ڈاکٹر محمد صادق سلہی) : (الف) محکمہ بلڈنگز ، محکمہ ہائی ویز میں بالترتیب تیرہ ، تیرہ سپرنٹنڈنگ انجینئرز کی آسامیاں ہیں جن میں ڈپٹی سیکرٹری ٹیکنیکل کی 2 آسامیاں بھی شامل ہیں ۔ اس وقت کوئی آسامی خالی نہیں ہے ۔

(ب) جی ہاں ۔ چار ایگزیکٹو انجینئرز کو سپرنٹنڈنگ انجینئرز کے رتبے پر ترقی دی گئی ہے اور ان کے نام مندرجہ ذیل ہیں ۔

(1) حامد علی صفوی ۔

(2) محمد خورشید ۔

(3) شیخ عمر سید ۔

(4) منظور احمد ۔

(ج) اس سوال کا جواب اس حد تک اثبات میں ہے کہ مورخہ 18 مارچ 1974ء کو محکمہ مالیات میں ان دونوں دفاتر کو برقرار رکھنے کے ضمن میں اور ان کے مالیاتی امور کے پہلوؤں پر غور کرنے کے لئے ایک میٹنگ منعقد ہوئی تھی ۔ جس میں محکمہ مالیات نے بتایا کہ کوئی رقم ان دفاتر کے لئے نہیں دی جا رہی کیونکہ انہیں ختم کیا جا رہا ہے ۔ یہی سوال جب پنجاب اسمبلی میں زیر بحث آیا تو جناب وزیر اعلیٰ پنجاب نے یقین دلایا کہ ان دفاتر کو ختم نہیں کیا جا رہا ہے ۔ اس یقین دھانی پر اس محکمے نے محکمہ مالیات کو پورے سال کے لئے میزانیہ مہیا کرنے کے لئے تحریر کیا ۔ لیکن مطلوبہ میزانیہ مجموعی طور پر پورے سال کے لئے مہیا نہیں کیا گیا البتہ محکمہ مالیات ماہ بماہ دونوں دفاتر کے اخراجات کی رقم مہیا کر رہا ہے یہ درست ہے کہ محکمہ نے تجویز پیش کی ہے کہ دونوں دفاتر کا درجہ بڑھا کر چیف انجینئروں کا کر دیا جائے ۔ لیکن اس تجویز پر ہنوز کوئی فیصلہ صادر نہیں ہوا اور یہ معاملہ ابھی حکومت کے زیر غور ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : کیا جناب وزیر اعلیٰ کی یقین دھانی کے مطابق اس دفتر کو بدستور بہاول پور میں رہنے دیا جائے گا ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات : یہ معاملہ زیر غور ہے - فیصلہ ہونے پر بتا دیا جائے گا ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : یہاں تو کہا گیا ہے کہ بلڈنگ یونانی کرائی گئی تھی اور اس پر ماہ بماہ ادائیگی بھی ہو رہی ہے - تو زیر غور کیا چیز ہے ؟ جب وزیر اعلیٰ ایک چیز کا فیصلہ فرما دیں تو اس پر عمل ہونا چاہئے - اس کی ذرا وضاحت ہو جانی چاہیے -

وزیر مواصلات و تعمیرات : صورت حال اس طرح ہے کہ ہم محکمے کی over all re-organization کر رہے ہیں - اس ضمن میں میں سر دست وضاحت نہیں کر سکوں گا کہ re-organization میں اس کا pattern کیا ہوگا - دوسری صورت یہ ہے کہ اس کے جتنے بھی آفیسر ہیں ، جو ڈپٹی کلکٹر اور ڈویژنل کیڈر کے ہیں ، ان سب کو بہاول پور میں ہی ضم کر دیا جائے گا اور انہیں وہاں سے تبدیل نہیں کیا جائے گا ، اگر وہ دفاتر وہاں سے اٹھانے کا فیصلہ ہوا تو -

حاجی محمد سیف اللہ خان : جو یقین دہانی ایوان میں کرائی گئی تھی کیا اس کی کوئی اہمیت نہیں ہے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات : اسی یقین دہانی کے پیش نظر وہ معاملہ حکومت کے زیر غور ہے -

---

محکمہ مواصلات و تعمیرات بہاول پور میں خالی آسامیوں کو پر کرنا

*6202 - **سید تابش الوری** : کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) بہاول پور میں ڈپٹی چیف انجینئر بلڈنگز اور ڈپٹی چیف انجینئر ہائی ویز اور سپرنٹنڈنگ انجینئر ہائی ویز کی آسامیاں کب سے خالی چلی آ رہی ہیں اس وقت ان کی جگہ پر کون کون کام کر رہے ہیں اور کب تک ان خالی آسامیوں کو پر کیا جائے گا -

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ متذکرہ حکام اعلیٰ کی عدم تعیناتی کے باعث ترقیاتی کاموں کی مناسب نگرانی نہیں ہو سکی اور

1973.74ء کے لئے بہاولپور ڈویژن اور ملتان ڈویژن کی ہائی ویز اور بلڈنگز کی متعدد منظور شدہ سکیمیں مکمل نہیں ہو سکیں ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ڈاکٹر محمد صادق ملہی) : (الف) ڈپٹی چیف انجینئر بلڈنگز بہاولپور ۔ ڈپٹی چیف انجینئر ہائی ویز بہاولپور کی آسامیاں علی‌الترتیب مورخہ 1972ء -5-12 اور 1973ء -11.10 سے خالی پڑی ہیں ۔ سپرنٹنڈنگ انجینئر ہائی ویز کی آسامی پر کر دی گئی ہے ۔

ڈپٹی چیف انجینئر ہائی ویز کا چارج ۔ چیف انجینئر ہائی ویز لاہور نے بطور زائد چارج مورخہ 1973ء 11.10 سے سنبھال رکھا ہے ۔ جب کہ ڈپٹی چیف انجینئر بلڈنگز کا چارج ۔ سپرنٹنڈنگ انجینئر بلڈنگ سرکل بہاولپور نے مورخہ 1972ء 12-5 سنبھال رکھا ہے ۔

سپرنٹنڈنگ انجینئروں کی ترقی بطور ڈپٹی چیف انجینئرز کا معاملہ صوبائی چناؤ بورڈ کے زیر غور ہے ۔ جونہی بورڈ کی سفارشات موصول ہوں گی ان آسامیوں کو فوراً پر کر دیا جائے گا ۔

(ب) یہ کہنا درست نہیں کہ مذکورہ بالا انتظامات کے باعث بہاولپور کے ترقیاتی کاموں میں تاخیر ہوئی ہے ۔ بلکہ ان آسامیوں پر لگائے گئے افسران ترقیاتی کاموں کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے پوری توجہ سے کوشاں رہے جس کے نتیجے میں گزشتہ مالی سال کے دوران بہاولپور اور ملتان ڈویژن میں فراہم کردہ رقوم کا 99.26 اور 99.54 فی صد بالترتیب رقم کا خرچ کیا گیا ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : کیا وزیر موصوف ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ سپرنٹنڈنگ انجینئروں کی ترقی بطور ڈپٹی چیف انجینئرز کا معاملہ صوبائی چناؤ بورڈ میں کب سے زیر غور ہے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات : اس کے لیے علیحدہ سوال چاہیے پھر میں کچھ بتا سکوں گا ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب آپ نے صریحاً جواب دیا ہے کہ زیر غور ہے اور 1972ء سے یہ آسامیاں خالی ہیں ۔ دو سال میں پر نہیں کی گئیں ۔ کوئی تو اس کی وجوہات ہوں گی ۔ آپ یہ بتائیں کہ کیا وجہ ہے آدمی نہیں

رہے ۔ بورڈ کام نہیں کر رہا یا یہ معاملہ ابھی بورڈ کے پاس گیا ہی نہیں ۔ اس کی وضاحت ہونی چاہیے ۔

مسٹر سپیکر : زیر غور کا مطلب تو یہ ہے کہ آپ کا تیسرا سوال پیدا ہی نہیں ہوتا کہ یہ معاملہ بورڈ کے پیش بھی ہوا ہے یا نہیں ۔ وہ کہتے ہیں معاملہ زیر غور ہے پہلے دو سوال آپ کے ہو سکتے ہیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : یہی تو میں نے عرض کی ہے کہ کب سے زیر غور ہے ۔ آخر انہوں نے جب زیر غور کی معلومات لی ہیں تو انہیں پتہ ہوگا کہ فلاں تاریخ کو کیس وہاں بھیجا گیا تھا ۔

وزیر مواصلات و تعمیرات : اس کا میں پتہ کر کے بتاؤں گا ۔

چوہدری امان اللہ لک : کیا وزیر موصوف یہ بیان فرمائیں گے کہ یہ کب تک زیر غور رہے گا ؟

مسٹر سپیکر : یہ ضمنی سوال نہیں بنتا ۔ ملک خالق داد خان بندیال ۔

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ! انہوں نے فرمایا ہے یہ زیر غور ہے میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ کب تک زیر غور رہے گا ؟

مسٹر سپیکر : میں نے آپ کا سوال سن لیا ہے اس لئے میں نے اگلے سوال کے لئے کہا ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک : سوال کا جواب تو انہیں دینا چاہیے ۔

مسٹر سپیکر : جواب پھر اس کا یہی ہے کہ جلد از جلد اس کا فیصلہ کریں گے ۔

چوہدری امان اللہ لک : یہی وہ فرما دیں ۔

مسٹر سپیکر : چوہدری صاحب یہ ضمنی سوال بنتا نہیں جب ایک آرگنائزیشن بنی ہوئی ہے اور اس کے پاس ایک مسئلہ جا چکا ہے تو

Organization should normally take due time.

چوہدری امان اللہ لک : due time کا جناب ترجمہ فرما دیں ۔

مسٹر سپیکر: یہ مسئلے کی اہمیت کے مطابق ہے اس میں data اکٹھا کرنا ہے اس کی جانچ پڑتال کرنی ہے۔

Every case will depend on its merits.

درجہ سوم اور چہارم کے ملازمین کے لئے کوارٹرز کی تعمیر

***6214 - ملک خالق داد خان تلنبال:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا حکومت نے صوبہ میں جنوری 1973ء کے بعد درجہ سوم اور چہارم کے عملہ کے لئے کچھ کوارٹرز تعمیر کیے ہیں۔ اگر ایسا ہے تو یہ کوارٹرز کس کس مقام پر بنائے گئے ہیں اور ان کی تعداد کیا ہے۔ اور اگر ابھی تک یہ کوارٹرز تعمیر نہیں کئے گئے تو اس کی وجہ کیا ہے۔ اور کیا حکومت درجہ سوم اور چہارم کے ملازموں کے لئے کوارٹرز تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ڈاکٹر محمد صادق ملہی)۔ محکمہ تعمیرات پنجاب کے تحت جنوری 1973ء سے درجہ سوم اور درجہ چہارم کے عملہ کے لئے تعمیر شدہ اور زیر تعمیر کوارٹروں کی تعداد، مقام۔ سول ڈویژن وار منسلک فہرست (الف) و (ب) میں درج ہیں۔

مزید برآں مالی سال 1974-75ء کے دوران ایسے ہی کوارٹروں کے لئے حکومت نے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں 92.30 لاکھ روپے کی رقم مختص کی ہے۔ جس کو نا مکمل سکیموں کو مکمل کرنے اور مزید نئی سکیموں پر خرچ کیا جائے گا۔

فہرست (الف)

فہرست کوارٹرز جو محکمہ تعمیرات پنجاب کے تحت جنوری 1973ء سے

درجہ سوم ، درجہ چہارم کے عملہ کے لئے مندرجہ ذیل مقامات پر تعمیر کئے گئے ہیں ۔

نمبر شمار	مقام	درجہ سوم	درجہ چہارم
	لاہور سول ڈویژن		
1	لاہور	84	26
	ملتان سول ڈویژن		
2	ملتان	3	1
3	ڈیرہ غازی خان	7	—
4	مظفر گڑھ	6	—
5	ساہیوال	10	6
6	قادر آباد	14	7
7	کسو وال	6	—
8	یوسف والا	5	—
	بہاولپور سول ڈویژن		
9	بہاولپور	33	12
10	حاصل پور	—	6
11	مسافر خانہ بہاولپور	6	—
12	بہاولنگر	5	15
13	بنگلہ حیات	8	3
	میزان	187	76
	کل میزان	263	

(درجہ سوم ، چہارم)

فہرست (ب)

فہرست کوارٹرز جو محکمہ تعمیرات پنجاب کے تحت مندرجہ ذیل مقامات پر زیر تعمیر ہیں -

نمبر شمار	مقام	درجہ سوم	درجہ چہارم
	لاہور سول ڈویژن		
1	لاہور	20	30
	راولپنڈی سول ڈویژن		
2	کہوٹہ (راولپنڈی)	8	—
3	راولپنڈی	—	54
	بہاولپور سول ڈویژن		
4	بہاولپور	2	6
	میزان	30	90
	کل میزان	120	

چوبرجی گارڈنز اسٹیٹ ملتان روڈ لاہور کے کوارٹروں پر اخراجات

6218* ۔ راؤ محمد افضل خان : کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے چوبرجی گارڈنز اسٹیٹ ملتان روڈ لاہور کے کوارٹر تقریباً 45 سال پہلے تعمیر ہوئے تھے -

(ب) پچھلے 10 سالوں میں مذکورہ کوارٹروں کو کرایہ کی صورت میں اوسطاً سالانہ کتنی آمدن ہوئی ہے اور ان کی مرمت اور عملہ جو کہ ان کی دیکھ بھال کے لئے رکھا ہوا ہے کی تنخواہ پر اوسطاً سالانہ کیا خرچ آیا ۔

(ج) اگر مذکورہ کوارٹروں پر آمدنی کے مقابلے میں خرچ زیادہ ہو رہا ہے تو پچھلے 10 سالوں میں حکومت کو کل کتنا خسارہ برداشت کرنا پڑا ہے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ڈاکٹر محمد صادق ماہی) ۔ (الف) جی ہاں ۔ ان کوارٹروں کی تعمیر 1929ء میں شروع ہوئی تھی۔ اور 1931ء میں مکمل ہوئی تھی ۔

(ب) پچھلے دس سالوں میں مذکورہ کوارٹروں سے حکومت کو کرایہ کی صورت میں کل آمدنی مبلغ -/12,25,589 روپے ہوئی اور ان کی مرمت اور عملہ کی تنخواہ پر کل مبلغ -/19,74,382 روپے خرچ آئے

مندرجہ بالا آمدنی اور خرچ کی بناء پر سالانہ اوسطاً خرچ -/1,97,438 روپے کے عوض سالانہ اوسطاً آمدنی -/1,22,559 روپے ہوئی ہے ۔

(د) ان کوارٹروں پر آمدن کے مقابلے میں خرچ زیادہ ہے اور گذشتہ دس سالوں میں حکومت کو اس سلسلہ میں مبلغ -/7,48,790 روپے کا خسارہ برداشت کرنا ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ! حکومت کو ہر سال چونکہ کثیر تعداد میں یہ رقم خرچ کرنی پڑ رہی ہے تو وزیر موصوف اس بات میں مجھ سے اتفاق فرمائیں گے کہ یہ ان کے مکینوں کو کوارٹر اگر فروخت کر دئیے جائیں اور اس رقم سے اور بستی تعمیر کر لی جائے تو کیا یہ تجویز مناسب نہ ہو گی ؟

مسٹر سپیکر : لیکن یہ اس کا سپلیمنٹری سوال نہیں ہے یہ تو ایک تجویز ہے ۔

وزیر مواصلات و تعمیرات : جناب والا ! میں اس کی وضاحت ضروری سمجھتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر : میں اس کی اجازت نہیں دے سکتا کیونکہ یہ اس سے بھی زیادہ independent اور important سوال ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک : اس خسارے کی وجوہات کیا ہیں اور اس خسارے کو پورا کرنے کے لئے حکومت کے زیر غور کوئی تجویز ہے ۔ جناب والا! آپ دیکھ لیں کہ خسارہ ہو رہا ہے آمدنی 12 لاکھ 25 ہزار ہے اور خرچ 19 لاکھ 47 ہزار ہے ۔

مسٹر سپیکر : بہر حال جواب تو وہ دیں گے لیکن آپ کا یہ خیال ہے کہ سرکاری ملازمین کو رہائش کے لئے جو جگہ دی جاتی ہے یہ کوئی منافع کمانے کے لئے دی جاتی ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک : اس خسارے کو پورا کرنے کے لئے کوئی تجویز زیر غور ہوگی ۔

وزیر مواصلات و تعمیرات : جناب والا ! ابھی انہوں نے کہا ہے کہ خسارے کی وجہ کیا ہے ۔ وجوہات واضح ہیں کہ مرمت کا میٹیریل مہنگا ہو گیا ہے اور ملازمین کی تنخواہیں بھی پہلے سے زیادہ ہیں تو لا محالہ ہمیں آمدن سے زائد خرچ کرنا پڑ رہا ہے اور جہاں تک اس خسارے کا تعلق ہے میں ایسے خسارہ نہیں کہوں گا ہم ملازمین کی سہولت کے لئے یہ subsidies کہتے ہیں ۔

قادر آباد سے جلال پور بھٹیاں سڑک کی پختگی

***6267 ۔ چوہدری لال خان :** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل پھالیہ ضلع گجرات میں گورنمنٹ کالونی قادر آباد سے جلال پور بھٹیاں براستہ وینیکے کی سڑک کچی ہے ۔

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت عوام کی تکلیف کے پیش نظر اس سڑک کو پختہ کرے گی ۔ اگر ایسا ہے تو کب تک اور اگر نہیں تو کیوں ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ڈاکٹر محمد صادق ملیحی) : (الف) یہ سڑک کچی ہے لیکن محکمہ کی تحویل میں نہیں ہے ۔

(ب) اگر مقامی طور پر ڈسٹرکٹ کونسل اس سڑک کی تعمیر کو فوقیت دے تو آئندہ پانچ سالہ منصوبے میں غور کیا جا سکتا ہے ۔

روڈہ خوشاب تا نوشہرہ سڑک کی مرمت

6323*۔ ملک محمد اکرم اعوان : کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا یہ درست ہے کہ پختہ سڑک روڈہ خوشاب تا نوشہرہ کئی سالوں سے مرمت طلب ہے اور جگہ جگہ سے اکھڑ چکی ہے ۔ اگر ایسا ہے تو حکومت اس سڑک کی کب تک مرمت کرانے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ڈاکٹر محمد صادق ملتانی) : سڑک روڈا ۔ خوشاب تا نوشہرہ کے بارے میں سوال کچھ وضاحت طلب ہے ۔ کیونکہ روڈا تا خوشاب ایک الگ سڑک ہے اور خوشاب تا نوشہرہ الگ ۔

سڑک خوشاب تا نوشہرہ اس وقت بالکل درست حالت میں ہے جو حصے خراب تھے وہ ٹھیک کر دیئے گئے ہیں اور ٹریفک بالکل ٹھیک چل رہی ہے ۔

جہاں تک خوشاب تا روڈا سڑک کا تعلق ہے ۔ خوشاب سے روڈا جانے کے لئے براستہ جوہر آباد ۔ گروٹ چوک اور گروٹ چوک سے مغرب کی جانب آدھی کوٹ جاتے ہوئے راستہ میں روڈا شہر ہے ۔ گروٹ چوک سے روڈا سڑک پر جا بجا ریت کے ٹیلے آتے ہیں جو تیز ہوا کے چلنے سے ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتے رہتے ہیں ۔

چونکہ سڑک ریت کے ٹیلوں سے نیچی جگہ پر ہے اس لئے بعض اوقات ریت سڑک کے اوپر جمع ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے ٹریفک کو دشواری پیش آتی ہے ۔ فیلڈ سٹاف جو سڑک پر تعینات ہے ان ٹیلوں کو سڑک سے ہٹاتا رہتا ہے اور ٹریفک با آسانی روڈا تک چلتی رہتی ہے ۔ بہرحال سڑک خوشاب تا گروٹ چوک بالکل درست حالت میں ہے ۔

اٹھارہ ہزاری تا بھکر سڑک کی مرمت

*6343 ۔ (ب) ۔ **فقیر عبدالمجید خان** : کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا یہ درست ہے کہ اٹھارہ ہزاری سے بھکر تک سڑک جگہ جگہ سے اکھڑ چکی ہے ۔ اگر ایسا ہے تو اس کی مرمت کب تک کی جائیگی ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ڈاکٹر محمد صادق ملھی) : اٹھارہ ہزاری سے میل 169 تک سڑک جھنگ ضلع میں واقع ہے بوجہ سیلاب اٹھارہ ہزاری سے لے کر میل 158 تک سڑک کئی جگہوں سے ٹوٹ گئی تھی ۔ جو مرمت کر دی گئی ہے ۔ اس کے علاوہ سڑک کی حالت تسلی بخش ہے ۔

میل نمبر 169 سے شروع ہو کر میل نمبر 225 (بھکر) تک سڑک میانوالی ضلع میں ہے یہ سڑک 42-1941 ء دوسری جنگ عظیم میں ھنگامی حالات کے تحت تعمیر ہوئی تھی ۔ اس کی موٹائی بہت کم رکھی گئی تھی ۔ جو کہ آج کل کی ٹریفک کے لئے بہت کم ہے ۔ سڑک کی چوڑائی بھی صرف 9 فٹ ہے اس پر بھاری ٹریفک ہونے کی وجہ سے یہ سڑک جگہ بہ جگہ اکھڑی رہتی ہے ۔ جو کہ محکمہ درست کر دیتا ہے ۔ آج کل یہ سڑک تسلی بخش حالت میں ہے ۔ اور ٹریفک با آسانی چل رہی ہے ۔

دریائے سندھ پر پختہ پل کی تعمیر

*6437 ۔ **مسٹر رب نواز خان کھتران** : کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ 8 نومبر 1972ء کو صوبائی اسمبلی پنجاب نے ایک قرار داد نمبری 196 متفقہ طور پر پاس کی تھی کہ دریائے سندھ پر غازی گھاٹ کے مقام پر پختہ پل تعمیر کیا جائے ۔

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ مذکورہ قرار داد پر ابھی تک عمل نہیں کیا گیا ۔ اگر ایسا ہے تو اس پر کب عمل ہوگا ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ڈاکٹر محمد صادق ملہی) : (الف) جی ہاں۔

(ب) غازی گھاٹ کے نزدیک دریائے سندھ پر (feasibility study) کے لئے سال رواں میں حکومت پنجاب نے مبلغ تین لاکھ روپے کی رقم مختص کی ہے۔

پل کی تعمیر شروع کرنے سے پہلے کچھ مراحل ہیں جن سے گزرنا پڑتا ہے۔

(1) ایریل فوٹو گرامیٹری (Aerial Photogrammetary)

(2) گراؤنڈ سرویز (Ground Surveys)

(3) ماڈل سٹڈیز (Model Studies)

(4) ڈیزائین (Design)

(5) ٹینڈرنگ (Tendering)

کا ہونا ضروری ہے۔ جس میں سے اب تک ایریل فوٹو گرامیٹری مکمل کی جا چکی ہے۔ اور باقی ماندہ کام جلد از جلد مکمل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ جونہی یہ مراحل طے ہو جائیں گے اور بجٹ میں تعمیر کے فنڈز فراہم ہوں گے۔ فوری طور پر پل کی تعمیر کا کام شروع کر دیا جائے گا۔

یہاں میں واضح کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ قائد عوام جب ڈیرہ غازی خان کے دورے پر گئے تو انہوں نے اعلان کیا تھا کہ یہ پل بنا دیا جائے گا اور اس کے لئے مرکزی حکومت نے فنانس کرنے کی جو شرط ہے وہ پوری کر دی ہے۔

اوورسیئر کا تبادلہ

6440* - میاں خورشید انور : کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا یہ درست ہے کہ کچھ عرصہ قبل ہائی وے ڈویژن کے سب ڈویژن نمبر 1 میں تعینات دو اوورسیئر ملک سعید احمد اور شیخ عبدالعزیز جو پندرہ سال تک ایک ہی ڈویژن میں رہے کا تبادلہ سیالکوٹ اور

گوجرانوالہ کر دیا گیا جو تباھلہ کے صرف ایک ماہ کے اندر ہی واپس اسی ڈویژن میں آگئے اگر ایسا ہے تو ان اوورسیئر صاحبان کا تبادلہ کیوں کیا گیا ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ڈاکٹر محمد صادق ملہی) : (1) یہ درست نہیں کہ ملک محمد سعید اور شیخ عبدالعزیز اوورسیئر عرصہ پندرہ سال سے ہائی وے ڈویژن لاہور میں کام کر رہے ہیں ۔ شیخ عبدالعزیز عرصہ سات سال اس ڈویژن میں کام کر رہے ہیں ۔ اور موجودہ سب ڈویژن میں تین سال سے کم عرصہ سے کام کر رہے ہیں ۔ ملک محمد سعید بھی صرف چھ سال سے اسی ڈویژن میں کام کر رہے ہیں ۔ ان دو اوورسیئروں کو عام حالات کے تحت گوجرانوالہ اور سیالکوٹ تبدیل کیا گیا تھا ۔ لیکن اس معاملہ پر دوبارہ غور و خوض کرنے پر مناسب سمجھا گیا کہ ان کو واپس ہائی وے ڈویژن میں تعینات کر دیا جائے ۔

سڑک کی پختگی

6623* ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان : کیا وزیر مواصلات و تعمیر اب از راہ کرم بیان فرمائینگے کہ ۔

(الف) شاہدرہ ۔ نارووال (براستہ مریدکے) سڑک کی تعمیر اب کس مرحلے پر ہے ۔

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ منصوبہ کے مطابق اس سڑک کی تعمیر 1973 میں مکمل ہو جانی چاہیئے تھی لیکن یہ کام اب تک مکمل نہیں ہو سکا ۔ اگر ایسا ہے تو تاخیر کی کیا وجوہ ہیں ۔ نیز یہ کام کب تک مکمل ہو جائیگا ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ڈاکٹر محمد صادق ملہی) : (الف) شاہدرہ تا نارووال سڑک براستہ مریدکے کے ہر دو گروپوں میں کام ہو رہا ہے ۔ پہلا گروپ لمبائی 28 میل ضلع شیخوپورہ میں واقع ہے جس کے 13½ میل تک تمام کام مکمل ہو چکا ہے ۔ جبکہ بڑے پلوں اور پلیوں کا کام تقریباً 80 فیصد تک مکمل ہو چکا ہے ۔

دوسرا گروپ میل نمبر 29 سے میل 50.75 تک ضلع سیالکوٹ میں واقع ہے ۔ جس میں مٹی ڈالنے کا کام تقریباً ساری سڑک پر مکمل ہو چکا

ہے ۔ علاوہ ازیں پہلے 7 میل میں (sub-base) سب بیس کا پتھر ڈالا جا چکا ہے ۔

(ب) جی ہاں ۔ یہ سڑک پروگرام کے مطابق 1973 میں مکمل نہ کی جا سکی ۔ کیوں کہ 1973 کے سیلابوں اور شدید بارشوں کی وجہ سے کام بند ہو گئے ۔ علاوہ ازیں M.P.O. واپڈا کے کام کی رفتار بھی سست پڑ گئی ۔ جس کی وجہ یہ تھی کہ انہیں بہت سی مشینری کو بحکم سرکار سیلاب سے متاثرہ کاموں کی بحالی کے لئے منتقل کرنا پڑا ۔

امید ہے کہ یہ سڑک اس مالی سال کے اختتام تک مکمل طور پر تعمیر ہو جائیگی ۔

شیخ عزیز احمد : کیا وزیر موصوف یہ یقین دہانی کرالیں گے کہ یہ صرف امید پر تکیہ رکھا جائے کہ اس مالی سال کے آخر تک کام ختم ہو جائے گا ۔

وزیر مواصلات و تعمیرات : جناب والا ! صورت حالات کے مطابق امید ہی کی جا سکتی ہے حتمی طور پر یقین دہانی نہیں کرائی جا سکتی ۔

علیوٹ کے مقام پر پل کی تعمیر

***6457 ۔ مسٹر محمد حنیف خان** : کیا وزیر مواصلات و تعمیرات نشان زدہ سوال نمبر 2380 کے جزو (ج) کے جواب کے حوالہ سے جو کہ ایوان میں 13 مارچ 1973 کو دیا گیا تھا از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا علیوٹ کے مقام پر پل کی تعمیر کے سلسلے میں انتظامات مکمل ہو چکے ہیں ۔

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ مقام پر نیا پل کب تک مکمل ہو جائے گا اور اگر زیر مشاہدہ نکات پر فیصلہ نہیں ہوا تو اس کی تاخیر کی کیا وجہ ہے ۔ اگر جواب نفی میں ہے تو اس کی کیا وجہ ہے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ڈاکٹر محمد صادق ملہی) : (الف) جی ہاں ۔

(ب) چونکہ مشاہدات اب تک جاری ہیں ۔ اس وجہ سے تعمیر کا فیصلہ سر دست نہیں کیا جا سکتا ۔ پل کے محل وقوع کا تعین ہونے کے بعد ہی ڈیزائن وغیرہ تیار کیا جا سکے گا ۔ کیونکہ اگر کوئی قدم جلدی میں اٹھایا گیا تو ہو سکتا ہے کہ وہ باعث نقصان ہو اور اس طرح جو رقم خرچ کی گئی ہو وہ ضائع جائے ۔

ضلع جھنگ میں سیلاب سے تباہ شدہ سڑکوں کی مرمت

6507* ۔ مہر دوست محمد لالی : کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم نشان زدہ سوال نمبر 5231 کے جواب کے حوالہ سے جو ایوان میں مورخہ 29 مئی 1974 کو دیا گیا تھا بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع جھنگ جو سیلاب سے سڑکوں کی تباہی کے اعتبار سے صوبہ میں تیسرے نمبر پر ہے اس ضلع کی تباہ شدہ سڑکوں کی مرمت کے لئے پچھلے سال ایک پیسہ بھی خرچ نہیں کیا گیا ہے ۔ اگر ایسا ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں ۔

(ب) مذکورہ ضلع میں تباہ شدہ سڑکوں کی مرمت کے لئے 75-1974 میں کتنی رقم مختص کی گئی اور کتنے میل لمبی سڑکوں کی مرمت کی جائے گی ۔ اگر اس سلسلہ میں کوئی رقم مختص نہیں کی گئی تو اس کی کیا وجوہات ہیں ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ڈاکٹر محمد صادق ملہی) : (الف) یہ درست ہے کہ ضلع جھنگ میں سڑکوں کو سیلاب سے شدید نقصان پہنچا تھا ۔ 74-1973 کے دوران سیلاب سے متاثرہ سڑکوں کی مرمت پر کل مبلغ 56.50 لاکھ روپے خرچ کئے گئے جس کا پیشتر حصہ سوال نمبر 5231 کے جواب دینے کے بعد صرف ہوا ۔

(ب) سال رواں میں مبلغ 32.32 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں اور اس سال کل 102.55 میل مرمت کئے جائیں گے ۔

سڑک کی پختگی

*6523 ۔ مہر دوست محمد لالی : کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) ضلع جھنگ میں لالیاں ۔ چنڈ روڈ کو پختہ کرنے کے لئے سال 1973-74 میں کل کتنی رقم مختص کر گئی تھی اور اس رقم میں سے 30 جون 1974 تک کتنی رقم خرچ کی گئی اور کن مدات پر ۔

(ب) 30 جون 1974 تک مذکورہ سڑک کتنے میل پختہ کی گئی ۔ اگر اس سڑک کا کوئی حصہ بھی پختہ نہیں کیا گیا تو اس کی کیا وجوہات ہیں ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ڈاکٹر محمد صادق ملھی) : (الف) مالی سال 1973-74 کے لئے رقم 18,00,000 لاکھ روپے مختص کئے گئے مالی سال 1973-74 خرچہ مبلغ 18,10,000 روپے مندرجہ ذیل مدات مکمل کی گئیں ۔

1 ۔ مٹی کا کام 17 میلوں میں جزوی طور پر مکمل ہوا ۔

2 ۔ سب بیس (sub base) کا کام دو میلوں میں ۔

3 ۔ بیس کورس (base course) کا کام 6 فرلانگ میں ۔

4 ۔ سرفیسنگ (surfacing) یعنی لک کا کام 4 فرلانگ میں ۔

5 ۔ پلیوں کا کام جزوی طور پر تین میلوں میں ۔

6 ۔ میٹریل برائے بیس کورس (base course) جمع کرنے کا کام جزوی طور پر دو میلوں میں ۔

سریا جمع کرنے کا کام برائے تعمیر پلیاں جزوی طور پر 15 میلوں میں ۔

7 ۔ اینٹیں جمع کرنے کا کام برائے تعمیر پلیاں جزوی طور پر 5.5 میلوں میں ۔

(ب) 30 جون 1974 تک 1/2 میل پختہ کیا گیا ۔ باقی میلوں میں کام

چل رہا ہے - سڑک مکمل نہ کرنے کی وجوہات مندرجہ ذیل ہیں :-

(i) - سال 74-1973 میں شدید سیلاب -

(ii) - ٹھیکیداروں کی ہڑتال -

Mr. Speaker : The question hour is over.

سردار امجد حمید خان دستی : جناب سپیکر ! میں ایک مسئلے کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ آج کے اخبارات میں شیخ مسعود صادق صاحب کی وفات کے متعلق خبر شائع ہوئی ہے -

مسٹر سپیکر : رانا محمد اقبال صاحب ! اس سلسلے میں میرے پاس آئے تھے - علامہ صاحب اور حاجی صاحب کیا وہ آپ سے ملے تھے -

علامہ رحمت اللہ ارشد : جی جناب والا ! آپ پہلے تحریک ہائے التوائے کار شروع کر دیں -

مسٹر سپیکر : علامہ صاحب اتنی دیر میں ممبران کی درخواست ہائے رخصت لی جاتی ہیں -

---

اراکین اسمبلی کی رخصت

چوہدری محمد حیات کوندل

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست چوہدری محمد حیات صاحب کوندل ممبر صوبائی اسمبلی پنجاب کی طرف سے موصول ہوئی ہے -

میں مورخہ 25 اکتوبر 1974ء کو بوجہ بیماری اجلاس میں شرکت نہ کر سکا - اس دن کی رخصت دی جائے -

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے -

(تحریک منظور کی گئی)

اراکینِ اسمبلی کی رخصت

مسٹر غلام احمد باجوہ

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست مسٹر غلام احمد صاحب باجوہ ممبر صوبائی اسمبلی پنجاب کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

میں خدا کی مہربانی سے روضہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر حاضری دینے کے لئے جا رہا ہوں اور انشاءاللہ حج کا فریضہ بھی ادا کروں گا۔ اس لئے 19 دسمبر سے تین ہفتوں کے لئے صوبائی اسمبلی کے اجلاس میں حاضر نہیں ہو سکتا۔ میری رخصت منظور فرمائی جائے۔

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :-

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

چوہدری ممتاز احمد کاہلوں

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست چوہدری ممتاز احمد صاحب کاہلوں ممبر صوبائی اسمبلی پنجاب کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

گذارش ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے حج بیت اللہ شریف کے لیے جا رہا ہوں اس لیے میری صوبائی اسمبلی کے اجلاس سے مورخہ 19 دسمبر سے تین ہفتوں کی رخصت منظور فرمائی جائے۔ بڑی نوازش ہو گی۔

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

سید محمد تقی شاہ

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل ٹیلی گرام سید محمد تقی شاہ صاحب ممبر **صوبائی اسمبلی** کی طرف موصول ہوئی ہے :

0 1250 A 13 Jhang 17 25 Secretary Punjab Assembly Lahore could not attend session owing death of my sister in law occured Fifteenth Instant.

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :-

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

سید فدا حسین

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست سید فدا حسین صاحب ممبر **صوبائی** اسمبلی پنجاب کی طرف سے وصول ہوئی ہے :

میں کل بوجہ ضروری کام حاضر اجلاس نہیں ہو سکا ۔ براہ مہربانی مورخہ 18 دسمبر 1974ء کی رخصت منظور فرمائی جاوے۔

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

ملک سرفراز احمد

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست ملک سرفراز احمد صاحب **ممبر** صوبائی اسمبلی پنجاب کی طرف موصول ہوئی ہے :

مجھے ایک ذاتی کام سے ساہیوال جانا ہے لہذا

اجلاس اسمبلی سے آج 19 دسمبر 1974ء کی
رخصت عنایت فرمائی جائے ۔

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر نذیر حسین منصور

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست مسٹر نذیر حسین منصور ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے ۔

I could not attend the meeting of Law and Parliamentary Affairs held on 4th December 1974 because I was busy in connection with tour of Quaid-a-Awam Z. A. Bhutto in Multan Division. Kindly grant leave for 4th December 1974 and oblige.

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

چوہدری دلاور خان

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست چوہدری دلاور خان صاحب ممبر صوبائی اسمبلی پنجاب کی مسٹر ناصر علی خان بلوچ ۔ ایم ۔ پی ۔ اے کی معرفت موصول ہوئی ہے :

گذارش ہے کہ چوہدری دلاور خان صاحب
ایم ۔ پی ۔ اے جھنگ۔ فریضہ حج ادا کرنے کے
لئے تشریف لے گئے اور موجودہ اجلاس میں رخصت
کے لئے فرما گئے تھے۔ موجودہ اجلاس کے لئے رخصت
عطا فرمائی جائے گذارش ہو گی ۔

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسئلہ استحقاق

مسٹر سپیکر : اب تحاریک استحقاق لی جاتی ہیں ۔ احمد بخش توہیم صاحب کی ایک تحریک استحقاق ہے جس کا میں نے کل بھی ذکر کیا تھا جس میں انہوں نے یہ شکایت کی ہے کہ کوئی افسر جو ڈی ۔ آئی ۔ ٹی ۔ ہے وہ کچھ کال مثول سے کام لے رہا ہے چونکہ میں نے اس کو ابھی تک admit نہیں کیا ہے نہ میں نے ابھی تک اس کا فیصلہ کیا ہے ۔ اس کا فیصلہ کرنے سے پہلے ایک دو چیزیں میں معزز ممبر سے دریافت کرنا چاہتا ہوں اور میں اس ایوان میں کروں گا ۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ آیا کسی آئین میں ۔ قانون میں یا کسی رولز میں یہ تحریر ہے کہ فاضل اراکین اسمبلی کے گھروں پر ٹیلیفون لگائے جائیں گے اس کے بعد یہ تحریک استحقاق بنے گی ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! اس کو pending رکھ لیا جائے ۔

مسٹر سپیکر : وہ جو بل پاس ہو گیا تھا وہ ابھی تک ایکٹ نہیں بنا ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! آپ اس کو ملتوی فرما دیں ۔

مسٹر سپیکر : جب بل ایکٹ بن جائےگا تو complaint اس کے بعد پیدا ہو گی اور یہ complaint اس سے پہلے کی ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ۔ بالکل ٹھیک ہے ۔

وزیر قانون : جناب والا ! اس کو استحقاق کمیٹی کے پاس بھیج دیں ۔

مسٹر سپیکر : جب یہ استحقاق ہی نہیں تو میں اس کو کس طرح استحقاق کمیٹی کے پاس بھیج دوں ۔

I, therefore, withhold the consent.

فصول لیاقت پور کے سیلاب زدہ علاقہ میں قرضہ جات کی وصولی کے سلسلہ میں وزیر اعلیٰ کا ایوان میں غلط بیان دینا۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے خاص اہمیت کے حامل واضح مسئلہ کو جو اسمبلی کی دخل اندازی متقاضی ہے پر بحث کرنے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں۔ مسئلہ یہ ہے کہ مورخہ 16 دسمبر 1974ء کو میری تحریک التوا کے سلسلہ میں جناب وزیر اعلیٰ نے اپنے بیان میں اس امر کی تردید کی ہے کہ انہوں نے لیاقت پور میں وزیر اعظم کے دورہ کے موقع پر سیلاب زدہ لوگوں کے قرضہ جات کی وصولی پر ایک مزید فصل کی مہلت نہیں دی ۔ حالانکہ انہوں نے واضح طور پر وزیراعظم کی موجودگی میں اس امر کا اعلان کیا تھا جس کا میرے پاس مکمل ثبوت ہے ۔ چونکہ وزیر اعلیٰ نے اس معزز ایوان میں غلط بیان پیش کیا ہے ۔ جس سے میرے اور اس ایوان کے حقوق کو پامال کیا گیا ہے ۔

جناب والا ! اس کے ساتھ ہی میں یہ تحریک پیش کروں گا کیونکہ یہ نہایت اہم مسئلہ ہے ۔ بہت سے عوام کا مفاد اس سے وابستہ ہے ۔ اس لئے اس کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے تا کہ ثابت کیا جا سکے کہ یہ کہا گیا کہ ہے نہیں ۔

وزیر قانون : جناب والا ! میں اس ضمن میں یہ گذارش کروں گا کہ اس ایوان کے اراکین اچھی طرح سے جانتے ہیں کہ جناب وزیر اعلیٰ نے واشگاف الفاظ میں اس بات کی تردید کی ہے کہ کوئی ایسا وعدہ نہیں کیا گیا ۔ جناب والا ! اسمبلی کا ریکارڈ اس بات کا گواہ ہے کہ یہ اس طرح سے نہیں کہا گیا تھا بلکہ یادداشت کو تازہ کرنے کے لئے کمشنر صاحب سے بھی دریافت کیا گیا تھا اور اس میٹنگ کا ریکارڈ بھی ملاحظہ کیا گیا تھا ۔ جناب والا ! ویسے بھی کسی خاص علاقہ کا مسئلہ نہیں تھا اور نہ ہی کسی خاص علاقہ کے لئے ایسا وعدہ کیا جا سکتا تھا ۔

مسٹر سپیکر : یہ تو merits کی بات ہے۔
and if the member asserts that a correct answer has not been given then the breach of privilege is there. Every member is entitled to receive a correct answer.

وزیر قانون : جناب والا ! اس ہاوس نے بھی وزیر اعلیٰ صاحب کا بیان سن لیا ہے اگر ہاؤس چاہے تو اس پر بحث کر لی جائے ۔ اجازت ہاؤس دے سکتا ہے ۔

مسٹر سپیکر : آپ کی تجویز یہ ہے کہ اس کو زیر بحث لانے کے لئے ہاؤس میں پیش کیا جائے۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! دو باتوں میں سے ایک ہو گی یا تو اسے زیر بحث لایا جائے یا پھر اسے استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔ اب اس میں سے جو بھی آپ بہتر سمجھیں کر لیں ۔

وزیر قانون : جناب والا ! کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ اس میں کونسا استحقاق مجروح ہوا ہے ؟

مسٹر سپیکر : یہ تو آپ نہیں کہہ سکتے اگر وہ سمجھتے ہیں تو ضرور ہوا ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! وقار تو مجروح ہوا ہے ۔

وزیر قانون ! جناب ویسے پارلیمانی تاریخ میں یہ ہوتا ہے کہ قائد ایوان اور قائد حزب اختلاف جو بھی کوئی بات کہتے ہیں اسے صحیح سمجھا جاتا ہے ۔

مسٹر سپیکر : ہاں کنونشن تو یہی ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! ٹھیک ہے کہنا تو چاہیے لیکن ٹھیک کہا نہیں گیا ۔ ہم تو خود بھی یہی کہتے ہیں کہ صحیح ہونا چاہیے ۔ جو کچھ کہا گیا ہے صحیح نہیں ہے جو کچھ میں نے اپنی تحریک میں کہا ہے میں اسے ثابت کر سکتا ہوں کیونکہ یہ معمولی چیز نہیں ہے وہاں پر جناب وزیر اعظم صاحب جناب سردار نصر اللہ خان دریشک صاحب اور جناب افضل وٹو صاحب بھی موجود تھے ۔

مسٹر سپیکر : حاجی صاحب آپ نے تو پھر تقریر شروع کر دی ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب آپ ان سے consent لے لیں ۔ جس طرح یہ کہیں گے اس کے بعد میں آپ سے شارٹ سٹیٹمنٹ کے لئے التجا کروں گا ۔

وزیر قانون : جناب والا ! یہ اپنی نوعیت کی پہلی تحریک استحقاق ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : یہی تو حیرانی ہوئی ہے ۔

Mr. Speaker : Can't a meeting be arranged between the Chief Minister and the mover ?

Minister For Law : Yes, Sir, I can arrange it.

Mr. Speaker : Then, let us keep it pending.

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! یہ یقین دہانی کروا دیں کہ میٹنگ کا بندوبست کروا دیاجائے گا ۔

وزیر قانون : جناب والا ! ضرور کروا دی جائے گی ان کی ملاقات میں کروا دوں گا ۔

مسٹر سپیکر : حاجی صاحب ایسی بات تو آپ نہ کہیں آخر میری بھی تو کوئی ذمہ داری ہے ۔

قرار داد تعزیت

شیخ مسعود صادق کی وفات حسرت آیات

علامہ رحمت اللہ ارشد : جناب والا ! آپ کی اجازت سے میں یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت چاہوں گا ۔

> کہ صوبائی اسمبلی کا یہ ایوان شیخ مسعود صادق کی وفات حسرت آیات پر دلی رنج اور صدمہ کا اظہار کرتا ہے ۔ مرحوم ایک عصر آفرین شخصیت تھے وہ امرتسر کے ایک قدیم سیاسی خاندان کے قابل قدر ممتاز رہنما تھے ۔ مرحوم نے اس ایوان میں ربع صدی تک قابل فخر خدمات دیں ۔ یہ ایوان مرحوم کی خدمات کو بے پناہ خراج تحسین پیش کرتا ہے ۔ یہ ایوان مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے کہ وہ مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ دے ۔ یہ ایوان مرحوم کے خاندان اور پسماندگان کے غم میں برابر کا شریک ہے ۔ اناللہ وانا الیہ راجعون ۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور : جناب سپیکر ! یہ قرار داد جو جناب قائد حزب اختلاف کی جانب سے پیش ہوئی ہے دراصل یہ متفقہ قرار داد ہے ۔ جناب شیخ مسعود صادق مرحوم جو اس ایوان کے رکن رہنے ہیں تحریک پاکستان کے ایک عظیم کارکن تھے ۔ قیام پاکستان کے لئے جو جدوجہد انہوں نے کی ہے پاکستان کی تاریخ میں مزین ہے ۔ جناب والا ! میں اس طرف بیٹھنے والے ارکان اور اپنی طرف سے شیخ مسعود صادق مرحوم کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہوں اور ان کے پسماندگان کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کرتا ہوں ۔ مرحوم ایک مشہور سیاست دان بھی تھے ۔ انہوں نے اس صوبہ اور اس ایوان کی بڑی خدمت کی ہے ۔ اور جناب مسعود صادق صاحب جو اس ایوان کے قائد بھی رہے ہیں امیر محمد خان اور ایوب خان کے زمانہ میں وہ ایک بہت بڑے سیاسی کارکن تھے ۔ میں اس طرف سے بیٹھنے والے دوستوں کی طرف سے انہیں خراج عقیدت پیش کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں مغفرت عطا فرمائے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے ۔

Mr. Speaker : I also associate myself with the sentiments expressed by the Leader of Opposition and the Minister for Law. I extend my sympathy to the bereaved family and pray that may his soul rest in eternal peace.

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! میں استدعا کرتا ہوں کہ اس قرار داد کی ایک نقل ان کے اہل خاندان کو اس ہاؤس کی جانب سے بھیجی جائے ۔

مسٹر سپیکر : حاجی صاحب ویسے آپ نہ بھی کہتے تب بھی ہم انہیں ضرور ارسال کرتے ۔ بہر حال میں آپ کے یاد دلانے کا مشکور ہوں ۔ اب اس قرار داد کو ایوان میں برائے منظوری پیش کیا جاتا ہے ۔

قرار داد پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے :

کہ صوبائی اسمبلی کا یہ ایوان شیخ مسعود صادق کی وفات حسرت آیات پردلی رنج اور صدمہ کا اظہار کرتا ہے ۔ مرحوم ایک عصر آفرین شخصیت تھے وہ امرتسر کے ایک قدیم سیاسی خاندان کے قابل قدر ممتاز رہنما تھے مرحوم نے اس ایوان کی ربع صدی تک قابل فخر خدمات دیں ۔ یہ ایوان مرحوم کی خدمات کو بے پناہ خراج عقیدت پیش کرتا ہے ۔ یہ ایوان مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کرتا ہے ۔

اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے کہ وہ مرحوم
کو جوار رحمت میں جگہ دے ۔ یہ ایوان مرحوم
کے خاندان اور پسماندگان کے غم میں برابر کا
شریک ہے ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔

(تحریک با اتفاق رائے منظور کی گئی)

مسٹر سپیکر : اب فاتحہ خوانی ہو گی ۔

(اس مرحلہ پر مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

مسٹر سپیکر : علامہ رحمت اللہ ارشد اگلی قرار داد تعزیت پیش کریں گے ۔

شفاءالملک حکیم محمد حسن قرشی کی وفات حسرت آیات

علامہ رحمت اللہ ارشد : جناب سپیکر ! میں آپ کی اجازت سے قرار داد تعزیت پیش کرنی چاہتا ہوں ۔

که صوبائی اسمبلی کا یہ ایوان شفاء الملک حکیم
محمد حسن قرشی کی وفات پر دلی رنج و غم کا اظہار
کرتا ہے ۔ مرحوم تحریک خلافت سے لیکر تحریک
پاکستان تک ایک ممتاز سیاسی رہنما رہے ہیں ۔
دنیائے طب میں وہ ایک ممتاز شخصیت تھے ۔ ان
کی بے لوث خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے ان کے
لئے مغفرت کی دعا کرتا ہے ۔

وزیر قانون : جناب سپیکر ! جناب قرشی صاحب کی وفات سے یہ صوبہ بالخصوص اور یہ ملک بالعموم تحریک خلافت اور تحریک پاکستان کے ایک کارکن سے محروم ہو گیا ہے ۔ جناب قرشی صاحب کی خدمات جو انہوں نے تحریک پاکستان کے سلسلے میں سر انجام دی ہیں ۔ یا اسلامیان پاکستان و ہند کی خدمت کے لئے کی ہیں وہ کسی سے مخفی نہیں ہیں ۔ میں اس طرف بیٹھنے والے فاضل اراکین کی طرف سے گہرے رنج و غم کرتے ہوئے ان کی مغفرت کی دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے ۔ مرحوم پرانے سیاسی کارکن تھے ۔ انہوں نے اس ملک کے لوگوں کی بہت خدمت کی ہے ۔

مسٹر سپیکر : میں بھی ان جذبات کا جن کا قائد حزب اختلاف اور وزیر قانون نے اظہار کیا ہے ۔ انہیں جذبات کا اظہار کرتا ہوں اور مرحوم کے خاندان سے ہمدردی کرتا ہوں ۔ اور دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں جگہ دے ۔ اب یہ قرار داد بغرض منظوری ایوان کے سامنے پیش ہے ۔

قرار داد پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے :

> کہ صوبائی اسمبلی کا یہ ایوان شفاء الملک حکیم محمد حسن قرشی کی وفات پر دلی رنج وغم کا اظہار کرتا ہے ۔ مرحوم تحریک خلافت سے لیکر تحریک پاکستان تک ایک ممتاز سیاسی رہنما رہے ہیں ۔ دنیائے طب میں وہ ایک ممتاز شخصیت تھے ۔ ان کی بے لوث خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے ان کے لئے مغفرت کی دعا کرتا ہے ۔

(قرار داد متفقہ طور پر منظور کی گئی)

مسٹر سپیکر : اب فاتحہ خوانی ہو گی ۔

(اس مرحلہ پر مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کی گئی) ۔

تحاریک التوائے کار

مسٹر سپیکر : آج تحریک التوائے کار کا پروگرام ہے یا نہیں ۔

وزیر قانون : یہ پرائیویٹ ممبر ڈے ہے ۔ آج ان کو موقعہ دیں ۔

مسٹر سپیکر : نیت تو نہیں نظر آتی تحریک التوائے کار کی ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : نہیں جناب نیت ہے ۔

مسٹر سپیکر : آپ اگر چاہتے ہیں ۔ تو میں ابھی adjourn کر دیتا ہوں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : قانون کے مطابق تحریک التوائے کار کی تحریک پیش کرتے ہیں ۔

وزیر قانون : میں انہیں یقین دلاتا ہوں ۔ کہ وہ دو گھنٹے ہیں ۔ ہم ان کے لئے دو تین مہینے ملتوی کرنے کے لئے تیار ہیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : آپ میری تحریک التوا پر ہاں کر کے تو دیکھیں پھر دیکھیں کہ التوائے کار ہوتا ہے یا کام بڑھتا ہے ۔

(قہقہہ)

مسٹر سپیکر : اب چوہدری امان اللہ لک کی تحریک التوائے کار نمبر 29 لی جاتی ہے ۔

انار کلی بازار لاہور سے ملحقہ گلیوں میں نا جائز تجاوزات

مسٹر سپیکر : چوہدری امان اللہ لک یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ انار کلی بازار سے ملحقہ گلیوں میں دکانداروں نے کارپوریشن کے عملہ سے ساز باز کر کے ناجائز تجاوزات کی ہوئی ہیں جس کی وجہ سے غلاظت سے بھری ہوئی نالیوں میں تعفن پھیل رہا ہے اور بیماری پھیلنے کا خطرہ پایا جاتا ہے ۔ ان حالات سے انار کلی میں گزرنے والے راہ گیروں اور ان گلیوں کے مکینوں میں حکومت کے خلاف غم و غصہ پایا جاتا ہے ۔

وزیر قانون : جناب والا ! اگرچہ اس تحریک التوائے کار میں کوئی recent occurrence نہیں ہے تاہم فاضل رکن نے ناجائز تجاوزات کا ذکر کیا ہے ان کو دور کر دیا جائیگا ۔ اور اس قسم کی جو شکایت ہے جب کبھی بھی حکومت کے نوٹس میں آتی ہے حکومت اس کا پورے طور پر نوٹس لیتی ہے اور اسکا سد باب کرتی ہے ۔ اس تحریک التوائے کار کے سلسلہ میں بھی میں یقیناً یہ گزارش کروں گا کہ جس کسی نے بھی نا جائز تجاوزات کی ہوئی ہونگی ۔ اس تجاوز کو بہت جلد دور کرا دیا جائے گا ۔ اور وہاں کوئی گندگی یا کسی قسم کی کوئی بات ہو گی تو پاکستان کے معیار کے مطابق اس کی صفائی کی کوشش کی جائے گی ۔

Mr. Speaker : The adjournment motion is not pressed.

حاجی صاحب یہ جو 30 نمبر تحریک التوا ہے جس میں آپ نے **evacuee** کی پراپرٹی کا ذکر کیا ہے ۔ رانا صاحب یہ محکمہ غالباً آپ کے **trust board** پاس ہوا کرتا تھا جبکہ پروانشل تھا ۔

وزیر قانون : جناب والا! یہ محکمہ مرکزی حکومت کے زیر انتظام ہے ۔ **evacuee trust board** صوبائی حکومت کی تحویل میں نہیں ہے ۔ تاہم فاضل رکن کی یہ شکایت جو ہے وہ متعلقہ محکمہ تک پہنچا دی جائیگی ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : پراپرٹی تو **evacuee trust board** کی تھی مگر اس کو خالی صوبائی حکومت نے کرایا ہے ۔ یہ سکول بھی اس میں صوبائی حکومت کا تھا اور اس کو خالی کرانے والے بھی ساہیوال کے ڈپٹی کمشنر ہیں جنہوں نے یہ خالی کرا کر پنجاب کے دوسرے محکمہ کو دے دی ہے ۔ اس کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے ۔

وزیر قانون : جناب والا ۔ ہر ضلع میں ڈپٹی کمشنر **Evacuee Trust board** کا **ex-officio chairman** ہوتا ہے اگر اس نے کوئی کارروائی کی ہے تو وہ بھی اس نے **ex-officio chairman** کی طرف کی ہے جو کہ مرکزی حکومت کے دائرہ اختیار میں ہے ۔ نہ کہ اس نے بحیثیت ڈپٹی کمشنر یہ کام کیا ہے ۔ اس نے یہ کام بحیثیت چیئرمین متروکہ املاک بورڈ کے کیا ہے ۔ اس لئے یہ تحریک التوائے کار اس ایوان میں پیش نہیں کی جا سکتی ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : سکول کس کے دائرہ اختیار میں ہیں ۔ سکول پراونشل گورنمنٹ کا تھا جن کو پریشانی ہوئی ۔ جن کو بے گھر کیا گیا ۔ اس کا تعلق اس صوبہ سے تھا ۔

مسٹر سپیکر : اس لئے انہوں نے کہا ہے کہ ٹیکنیکلی یہ نہیں ہو سکتی ہے ۔ اور اس میں جو کچھ ہو سکتا ہے وہ یہ ہے کہ وہ اس کو متعلقہ محکمہ کے پاس بھجوا دیں گے ۔ کیونکہ اب انہوں نے یہ **assurance extend** کر دی ہے ۔ اس لئے میں اب اس کو ایوان میں پڑھ دیتا ہوں ۔

————

متروکہ جائیداد کے ٹرسٹ بورڈ کی طرف سے قومیائے گئے ننکل آنیا ہائی سکول نمبر 1 ، ساہیوال کے کھیل کے میدان اور ہوسٹل کو ساہیوال کی انتظامیہ سے ساز باز کر کے اپنے قبضہ میں لینا

مسٹر سپیکر : حاجی محمد سیف اللہ خان یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ ننکل آنیا ہائی سکول نمبر 1 ۔ ساہیوال کی سابقہ انتظامیہ نے کھیل کا میدان اور ہوسٹل کی جگہ متروکہ جائیداد کے محکمہ سے کرایہ پر لی ہوئی تھی ۔ سکول کے قومیائے جانے کے بعد کھیل کا میدان اور ہوسٹل بھی محکمہ تعلیم کے زیر انتظام آ گیا ۔ اب متروکہ جائیداد کے ٹرسٹ بورڈ نے ساہیوال کی انتظامیہ کے ساتھ ساز باز کر کے اس حصہ کو اپنے قبضہ میں لے لیا ہے ۔ اور ہزاروں بچوں کو کھیل کے میدان سے اور دور دراز علاقوں سے آنے والے بچوں کو ہوسٹل سے محروم کر دیا گیا ہے ۔ اس اقدام سے نہ صرف بچوں کا تعلیمی حرج ہو رہا ہے بلکہ ہوسٹل کے رہائشی طلباء کے لئے سر چھپانے کو جگہ نہیں رہی ہے ۔ ایک طرف تو حکومت تعلیم کے سلسلہ میں زیادہ امداد دے رہی ہے اور دوسری طرف ساہیوال کی انتظامیہ نے حکومت کو عوام میں بدنام کرنے کی اور حکومت کے خلاف نفرت پیدا کرنے کے لئے یہ اقدام کیا ہے جبکہ محکمہ تعلیم نے اس بارے میں بالکل کوئی امداد نہیں کی ہے ۔

حاجی صاحب آپ صبح میرے پاس تشریف لائے تھے ۔ وہ کونسی تحریک التوائے کار تھی ۔ نمبر 96 اور 97 تھیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جی ہاں

مسٹر سپیکر : تحریک التوائے کار نمبر 75 کل نہیں لی گئی تھی ۔ وزیر زراعت ! آپ نے یہ دیکھ لی ہے ؟

وزیر زراعت : جی ہاں جناب ! مگر محرک حاضر نہیں ہیں ۔

مسٹر سپیکر : کل ان سے وعدہ ہو گیا تھا کہ یہ آپ کی منظور ہو گئی ہے اس کو کل take up کیا جائے گا ۔ I will take up 75

حاجی محمد سیف اللہ خان : بہتر جناب ۔

بہاول پور ڈویژن کے کاشتکاروں اور تاجروں کو کپاس کی واجب الادا رقم کی عدم ادائیگی

مسٹر سپیکر : سید تابش الوری یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ حکومت کے مسلسل اعلانات کے باوجود ابھی تک بہاولپور ڈویژن کے کاشتکاروں اور تاجروں کو کپاس کی واجب الادا رقم جو کہ ستر لاکھ سے زائد ہے ادا نہیں گئی ہے جبکہ دوسرے ڈویژنوں میں بیشتر رقوم کی ادائیگی ہو چکی ہے۔ فروخت شدہ کپاس کی قیمت کی عدم ادائیگی اور حکومت کے امتیازی سلوک کے باعث بہاول پور ڈویژن کے کپاس کے کاشتکار اور تاجر سخت پریشانیوں سے دو چار ہیں۔ اور ان میں بے اعتمادی اور بے چینی کی فضا جنم لے رہی ہے۔

وزیر زراعت : جناب والا ! صورت حال یہ ہے کہ موجودہ سال کے آغاز سے کپاس کا عالمی بحران پیدا ہوگیا ہے۔ جس کے نتیجہ میں پاکستان میں بھی کپاس کے نرخ گرنے لگے۔ اور جننگ فیکٹریز اور ٹیکسٹائل ملزکو اتنا خسارہ ہوا کہ وہ کاشتکاروں کو ان کی رقم ادا نہ کر سکے۔ جناب وزیر اعظم نے اس اس مسئلہ میں ذاتی دلچسپی لی اور حکومت پنجاب کی مشینری حرکت میں آئی اور یہ طے پایا کہ جو بھی بنک ہیں۔ خصوصاً پانچ بڑے بنک جو ہیں ان کو کہا گیا کہ مل مالکان کو قرضے دیں۔ تا کہ وہ ان قرضوں سے کاشتکاروں کو رقم دے سکیں۔ ginners association نے اپنے واجبات ہمیں دیئے جو کہ تقریباً 12 کروڑ روپے بنتے تھے۔ جس میں سے 8 کروڑ کی ادائیگی کاشتکاروں کو ہو چکی ہے اور مزید ایک کروڑ روپے ہو رہے ہیں۔ اب صرف تین کروڑ روپے رہتے ہیں۔ جہاں تک بہاولپور ڈویژن کا سوال ہے ان کے واجبات ہماری پہلی لسٹ کے مطابق صرف 5 لاکھ روپے ہیں۔ جس میں اڑھائی لاکھ ان کو ادا کر دیئے گئے ہیں۔ اور یہ جناب اب سلسلہ جاری ہو گیا ہے۔ حکومت نے وعدہ کیا تھا اور اس معزز ایوان میں ہم نے کہا تھا کہ ہم ذمہ دار ہیں اور ان کے واجبات ان کو لے دیں گے۔ اب لسٹیں آ رہی ہیں۔ اس میں انہوں نے چار سال کے پیسے نہیں دیئے ہوئے تھے وہ بھی اس حکومت نے پیسے لے کر دیئے ہیں۔ مزید کپاس کے پیسے آ رہے ہیں۔ ہم نے ذمہ داری اٹھائی ہے اور ہم دے رہے ہیں۔ جناب والا ! یہ ریکارڈ ہے کہ پاکستان کی پچھلی تاریخ میں کسی حکومت نے کاشتکار کے نجی معاملہ میں یہ ذمہ داری

نہیں اٹھائی تھی جو اس حکومت نے اٹھائی ہے اور ان کو پیسے اب مل رہے ہیں ۔

Mr. Speaker : In view of the statement of the Minister of Agriculture, this adjournmment motion is accordingly disposed of.

قائداعظم میڈیکل کالج بہاولپور کے تین پروفیسروں کا لائل پور میڈیکل کالج میں تبادلہ

مسٹر سپیکر : حاجی محمد سیف اللہ خان یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ وفاق مورخہ 19 دسمبر 1974ء میں شائع شدہ خبر کے مطابق قائد اعظم میڈیکل کالج بہاولپور کے تین پروفیسروں کو یک وقت لائل پور میڈیکل کالج میں تبدیل کر دیا گیا ہے ۔ حالانکہ ان پروفیسروں کو بہاولپور میں تعینات ہوئے بہت تھوڑا عرصہ ہوا تھا ۔ طلباء نے ان بے وقت تبادلوں پر سخت احتجاج کیا ہے اور کلاسوں سے بائیکاٹ کرنے کی دھمکی دی ہے ۔ اس صورت حال سے طلباء اور عوام میں سخت اضطراب ، بے چینی اور شدید غم و غصہ پایا جاتا ہے ۔

وزیر قانون : جناب والا ! یہ تحریک التوائے کار بنتی نہیں ہے یہ تو ایک ایڈمنسٹریٹو معاملہ ہے ۔ کسی ملازم کو کسی جگہ بھی تبدیل کیا جا سکتا ہے یہ تو ایک حکومت کے قانونی اختیارات میں مداخلت کے مترادف ہے ۔ اگر اس قسم کی تحریک التوائے کار اس ایوان میں زیر بحث آئیں تو پھر حکومت کوئی کام نہیں کر سکتی ۔ کسی شخص کو تبدیل نہیں کیا جا سکتا ۔ کسی ملازم کو برطرف نہیں کیا جا سکتا کسی ملازم کو معطل نہیں کیا جاسکتا ۔ کسی سے باز پرس نہیں کی جا سکتی ۔ یہ حکومت کا قانونی حق ہے ۔ اگر حکومت اپنے قانونی حق کو استعمال کرتی ہے تو کسی فاضل رکن کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ اس کے متعلق تحریک التوائے کار پیش کرے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! مجھے اس سے اتفاق ہے کہ حکومت کو اختیار ہے جس وقت چاہے یہ تبدیل کر دے ۔ جس افسر کو چاہے تبدیل کر دے ۔ مگر جہاں تک ادارے کا سوال ہے یہ تو حکومت کے فرائض میں شامل ہے کہ اس ادارے کی فلاح و بہبود کو ہر قیمت پر مدنظر رکھے ۔

بہاولپور میڈیکل کالج جو پہلے ہی بہت سی محرومیوں کا شکار ہے وہاں سے تین پروفیسروں کا بیک وقت بلاوجہ تبدیل کر دینا اور ان کا متبادل انتظام نہ کرنا بہت بڑا نقصان ہے ۔ ایک میڈیکل کالج جو ٹیکنیکل بھی ہے جس میں ایک دن کا حرج بہت بڑی اہمیت رکھتا ہے میں نہیں سمجھتا کہ اس کو وہ lightly کیوں لے رہے ہیں ۔ اور پھر اس صورت حال میں جب طلباء نے اس عظیم ترین ادارے میں بائیکاٹ کا فیصلہ کر لیا ہے ۔ اگر ان کے تبادلے منسوخ نہ کئے گئے تو طلباء کی تعلیم میں بہت بڑا حرج ہو گا ۔

Mr. Speaker : It is ruled out of order.

اس طرح تو پھر یہاں جس طرح طلباء نے کیا ہے پھر کسی دفتر کے عملے کے لوگ کریں گے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! وہ یہ بتائیں کہ متبادل انتظام کیا کیا گیا ہے ؟

وزیر قانون : جناب والا ! میں یہ عرض کرتا ہوں کہ جو کوئی بھی تبادلہ کیا جاتا ہے وہ عوام کے مفاد کے لئے کیا جاتا ہے ۔

مسٹر سپیکر : وہ آپ سے یقین دھانی چاہتے ہیں کہ متبادل انتظام کر دیا جائے گا ؟

وزیر قانون : انشاء اللہ ۔ جناب والا ! ہمیں لائلپور اور ملتان کے کالج میں کوئی امتیاز اور فرق نہیں ہے ۔ اس کی فلاح و بہبود کا ہمیں پورا پورا خیال ہے اور یقیناً وہاں متبادل انتظام کیا جائے گا ۔ اور کسی صورت میں بھی بہاولپور کالج کے طلباء کی تعلیم کا حرج نہیں ہونے دیا جائے گا ۔

مسٹر سپیکر : حاجی صاحب انہوں نے کہا ہے کہ ان کی تعلیم کا حرج نہیں ہونے دیا جائے گا ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : بس ٹھیک ہے ۔

Mr. Speaker : It is ruled out of order. Now adjourment motion No. 97.

گورنمنٹ گرلز ہائی سکول الہ آباد ضلع رحیم یار خان میں ہیڈ مسٹرس کا تعینات نہ کیا جانا

مسٹر سپیکر : حاجی محمد سیف اللہ خان یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ آج ٹیلیفون سے موصول ہونے والی اطلاع کے مطابق گورنمنٹ گرلز ہائی سکول الہ آباد ۔ ضلع رحیم یار خان کی طالبات نے اس امر پر حکومت سے سخت احتجاج کیا ہے کہ سکول مذکورہ میں عرصہ تقریباً دس ماہ سے کوئی ہیڈ مسٹرس تعینات نہیں کی گئی ۔ جس کی وجہ ادارہ بری طرح متاثر ہو رہا ہے اور طالبات کی پڑھائی میں سخت حرج واقع ہو رہا ہے ۔ انہوں نے دھمکی دی ہے کہ اگر ہیڈ مسٹرس کا تقرر ایک ہفتے کے اندر اندر نہ کیا گیا تو سکول میں ہڑتال کر دیں گے ۔ اس صورت حال سے عوام میں سخت اضطراب ' بے چینی اور غم و غصہ پایا جاتا ہے ۔

حاجی صاحب اس کو آپ نے recent بنایا ہے "آج" کا لفظ لکھ کر ؟

حاجی محمد سیف اللہ خان : جی جناب ! انہوں نے اب ہڑتال کا فیصلہ کر لیا ہے ۔

وزیر قانون : جناب والا ! چاہے یہ تحریک التوائے کار بنتی ہے یا نہیں بنتی ۔ یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم ہر سکول میں ہیڈ مسٹرس تعینات کریں ۔

مسٹر سپیکر : اور اس کے لئے آپ ان کے مشکور ہیں کہ وہ آپ کے نوٹس میں یہ بات لائے ہیں ۔

وزیر قانون : جی ہاں ! میرے نوٹس میں یہ بات آگئی ہے میں اس کا پتا کروں گا کہ وہاں ہیڈ مسٹرس کیوں نہیں ہے ۔ اگر نہیں ہے تو کسی نہ کسی کو تعینات کر دیا جائے گا ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : کسی نہ کسی کو نہیں بلکہ فوری طور پر تعینات کیا جائے ۔

مسٹر سپیکر : کسی نہ کسی کو نہیں بلکہ فوری طور پر تعینات کیا جائے گا ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! ٹھیک ہے ۔

Mr. Speaker : Now We go on to the next item.

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! assurance papers بھی آپ بھیجیں گے کیونکہ ہو سکتا ہے اجلاس کا آج آخری دن ہو اور وہ رہ جائیں ۔

مسٹر سپیکر : کوئی بات نہیں ہو جائیں گے ۔ اس میں کیا ہے ۔ میں نے اس میں کچھ منسٹر سے پوچھنا ہوتا ہے اور غالباً آپ کے کاغذات سے متعلقہ منسٹر موجود نہیں ہیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا! ویسے وہ انشورینس بڑی simple سی ہے ۔

مسٹر سپیکر : simple اپنی جگہ پر ہوگی ۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور آپ کا آج پروگرام کیا ہے ۔ کتنے دن سیشن چلانے کی نیت ہے ؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور : جناب والا! میں گذارش کرونگا کہ آپ اسے آج ملتوی فرما دیں ۔

مسٹر سپیکر : آپ نے حزب اختلاف سے مشورہ کیا ہے؟ بہر حال میں نہیں کہتا ۔ آپ اگر کہیں کہ ایجنڈے پر کوئی کام ہی نہیں ہے تو ٹھیک ہے ۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور : نہیں جناب والا! اس میں صورت حال یہ ہے کہ ہم زیادہ سے زیادہ کل اجلاس رکھ سکتے ہیں لیکن قانون سازی کی کوئی کارروائی نہیں ہو سکتی ۔ اس لئے اجلاس کا رکھنا مناسب نہیں ہے کیونکہ جب ہم کوئی کام نہیں کرتے تو پھر اجلاس کے رکھنے کا کوئی فائدہ نہیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا! معلوم ہوتا ہے کہ ان کے پاس کوئی کام نہیں ہے ۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور : جناب والا! ہمارے پاس کام ہے ۔ آپ نے کہا ہے کہ ہماری تیاری نہیں ہے حالانکہ کل میں نے dictate کیا ہے ۔

مسٹر سپیکر : انہوں نے کہا ہے کہ کل کی جو پوزیشن ہے وہ یہی ہے کہ لیجسلیشن چونکہ لمبی ہے ۔ اس لئے یہ دو دن چاردن میں مکمل نہیں ہو سکتی یعنی لمبے بل ہیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا! آپ اجلاس **prorogue** کرینگے یا **adjourn** کرینگے ؟

مسٹر سپیکر : دیکھیں گے ۔ اب **prorogue** تو وہ جانتے ہیں میں تو زیادہ سے زیادہ **sine die adjourn** کر سکتا ہوں ۔

آج پھر پورا وقت بیٹھنا ہے یا جلدی اٹھ جانا ہے

I would like to have consenous of the House.

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

مسودات قانون

(جو ایوان میں پیش کئے گئے)

مسٹر سپیکر : عبدالعزیز ڈوگر صاحب موجود نہیں ہیں ۔ مسٹر محمد حنیف نارو ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد : میں نے وزیر قانون سے مشورہ کیا ہے مناسب یہی ہے کہ اس ایوان کو ملتوی کر دیں ۔

مسٹر سپیکر : کیا ملتوی کرنے کے لئے کوئی وقت مقرر کیا ہے ؟

مسودہ قانون (ترمیم) اطفال پنجاب مصدرہ 1974

(مسودہ قانون نمبر 75 بابت 1974)

مسٹر محمد حنیف نارو : جناب والا! میں تحریک پیش کرتا ہوں ۔ (منٹ)

کہ دی پنجاب چلڈرن (امنڈمنٹ) بل 1974 پیش کرنے کی اجازت دی جائے ۔

مسٹر سپیکر : تحریک پیش کی گئی ہے سوال یہ ہے :

کہ دی پنجاب چلڈرن (امنڈ منٹ) بل 1974 پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر محمد حنیف فارو : جناب والا! میں دی پنجاب چلڈرن (امنڈ منٹ) بل 1974 پیش کرتا ہوں۔

مسٹر سپیکر : دی پنجاب چلڈرن (امنڈ منٹ) بل 1974 پیش کر دیا گیا ہے۔

It is referred to the concerred Standing Committee Report to come within 90 days.

مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) **موٹر گاڑی ہائے مغربی پاکستان مصدرہ 1974**

(مسودہ قانون نمبر 53 بابت 1974ء)

مرزا فضل حق : جناب والا! میں تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ دی ویسٹ پاکستان موٹر و ہیکلز (پنجاب امنڈمنٹ) بل 1974 پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

مسٹر سپیکر : تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے :

کہ دی ویسٹ پاکستان موٹر و ہیکلز (پنجاب امنڈمنٹ) بل 1974 پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مرزا فضل حق : جناب والا! میں دی ویسٹ پاکستان موٹر و ہیکلز **(پنجاب** امنڈ منٹ) بل 1974 پیش کرتا ہوں۔

مسٹر سپیکر : دی ویسٹ پاکستان موٹر و ہیکلز (پنجاب امنڈ منٹ) بل 1974 پیش کر دیا گیا ہے۔

It is referred to the concerned Standing Committee. Report to come within 90 days.

مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) موٹر گاڑی ہائے مغربی پاکستان مصدرہ 1974

(مسودہ قانون نمبر 52 بابت 1974)

مسٹر محمد حنیف تارو : جناب والا ! میں تحریک پیش کرتا ہوں ۔

کہ دی ویسٹ پاکستان موٹر و ہیکلز (پنجاب امنڈمنٹ) بل 1974 پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

مسٹر سپیکر : تحریک پیش کی گئی اور سوال یہ ہے ۔

کہ دی ویسٹ پاکستان موٹر و ہیکلز (پنجاب امنڈمنٹ) بل 1974 پیش کرنے کی اجازت دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر محمد حنیف تارو : جناب والا! میں دی ویسٹ پاکستان موٹر و ہیکلز (پنجاب امنڈ منٹ) بل 1974 پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر : دی ویسٹ پاکستان موٹر و ہیکلز (پنجاب امنڈ منٹ) بل 1974 پیش کر دیا گیا ہے ۔

It is referred to the concerned Standing Committee. Report to come within 90 days.

قرارداد

(مفاد عامہ سے متعلق)

گورنمنٹ ڈگری کالج سول لائنز ملتان کا شہید ڈگری کالج کے نام سے موسوم کیا جانا

محترمہ حسینہ بیگم کھوکھر : جناب والا ! میں تحریک پیش کرتی ہوں ۔

کہ اس ایوان کی رائے ہے کہ گورنمنٹ ڈگری کالج

سول لائنز ملتان کا نام افتخار شہید ڈگری کالج
رکھا جائے ۔

مسٹر سپیکر : تحریک پیش کی گئی ہے ۔

کہ گورنمنٹ ڈگری کالج سول لائنز ملتان کا نام
افتخار شہید ڈگری کالج رکھا جائے ۔

بیگم ریحانہ سرور (شہید) : جناب والا ! میں یہ گذارش کرونگی کہ یہ ریزولیوشن کمیٹی کے سپرد کیا جائے اس میں ایسی جلدی بھی کیا ہے ۔

مسٹر سپیکر : اب سوال یہ ہے :

کہ اس ایوان کی رائے ہے کہ گورنمنٹ ڈگری
کالج سول لائنز ملتان کا نام افتخار شہید ڈگری
کالج رکھا جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر سپیکر : بیگم عابدہ حسین، ملک ثناءاللہ خان ، ملک محمد حسین حاجی محمد سیف اللہ خان یہ سب ایوان میں موجود نہیں ہیں ۔

The House stands adjourned Sine-die.

(اسمبلی کا اجلاس غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی ہو گیا) ۔